ان من الشعر لحکمة وان من البیان لسحرا

رشحاتِ قدسیہ

یعنی

کلام فصاحت التیام محبوب سبحانی غوث صمدانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی

جامع ، مترجم ، شارح

ابوالفضل سید محمود قادری خلیفہ جگر گوشہ غوث الثقلین نقیب الاشرف پیر ابراہیم سیف الدین گیلانی

بحسن مساعی

محمد ولایت حسین صدیقی (بی ایس سی) و سید شاہ نصیر الدین سنبل ابوالعلائی

ٹرسٹی معارف اسلامیہ ٹرسٹ — معتمد عمومی ٹرسٹ

سلسلۂ مطبوعات معارف اسلامیہ ٹرسٹ نمبر (۱۳)

کاتب ۔ حبیب ہادی رفاعی

تعداد اشاعت (۵۰۰)

سن اشاعت ۱۹۸۷ء

مطبع اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد

ہدیہ پینتیس (۳۵) روپے سکہ ہند

ملنے کے پتے

اسٹوڈنٹ بکڈپو چارمینار حیدرآباد

۲ ۔ مینار بکڈپو " "

۳ ۔ حسامی بکڈپو " "

۴ ۔ بک سائٹ عابد روڈ "

۵ ۔ الکتاب پبلشرز " "

۶ ۔ دفتر معارف اسلامیہ ٹرسٹ ۔ ڈیوڑھی مولوی سید محمودؒ فتح دروازہ
20-7-175 حیدرآباد 500265

نوٹ :۔ اضلاع اور بیرون ہند کو نصف ہدیہ پیشگی روانہ کرنے پر کتاب پارسل ہوگی ۔

مندرجات

ہیں اشعار یہ شاہ بغداد کے
رکھیں کیوں نہ سر پہ انہیں خاص عام

ہے بس ان کی تعریف یہ مختصر
کلام الملوک ملوک الکلام

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاعری کیا ہے؟ وارداتِ قلبی کا اظہار یا دلی جذبات کی ترجمانی۔ لیکن جس طرح طبقاتِ انسانی کے مدارج ہیں اور سب انسان اپنی فطری صلاحیتوں اور کمالات میں یکساں نہیں بلکہ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ کے تحت اپنے ابنائے جنس پر فضیلت جزوی یا کلی رکھتے ہیں اسی طرح تمام شعراء کو ایک ہی صف میں کھڑا نہیں کیا جا سکتا۔ ایک شاعر بنتا ہے دوسرا شاعر پیدا ہوتا ہے۔ دونوں شعر کہتے ہیں لیکن ایک فطری شاعر کا کلام خود بخود پکار اٹھتا ہے ؎ من چیزے دیگرم۔ اس کا کلام لوازمِ شاعری سے برتر و بالا ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات سے بھی ناآشنا ہو لیکن اس کا کلام "بہ از آبِ حیات" ہوتا ہے جو دلوں کو نئی زندگی بخشتا اور مُردہ تنوں میں روح پھونکتا ہے کیونکہ ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض شاعری "گل و بلبل" کے افسانے تک محدود ہوتی ہے اور بعض "شمع و پروانہ" کی حکایت پر ختم ہو جاتی ہے۔ بعض شاعر مناظرِ قدرت کی دل فریبیوں میں گُم ہو جاتا ہے اور بعض "بادہ و پیمانہ" کی سرمستیوں سے بے خود ہو کر جھومنے لگتا ہے۔ بعض کی آواز "چنگ و رباب" کے نغموں میں گھل مل جاتی ہے اور بعض ؎ "شمشیر و سناں اوّل۔ طاؤس و رباب آخر" کا پیام دیتا ہے اور قوموں کے عروج و زوال کا نقشہ پیش کر کے اپنی قوم کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنا چاہتا ہے اور کبھی اس صف سے ایک ایسا شاعر بھی پیدا ہوتا ہے کہ جس کی زبان "زبانِ قدرت" اور جس کا کلام "کلامِ فطرت" ہوتا ہے۔ وہ مناظرِ قدرت کی عکاسی یا بہار و خزاں کے انقلابات یا تاریخ نویسی یا افسانہ نگاری کی بجائے خزانۂ غیب کے ان زر و جواہر کو سمیٹ سمیٹ کر لاتا ہے جو دوسروں کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں وہ جب بولتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہیں بول رہا ہے بلکہ اس کی زبان سے کوئی اور بول رہا ہے "اسرارِ ازل" کے خزانے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ قدم قدم پر اس کو نیا انکشاف اور تازہ الہام ہوتا ہے اس قسم کی شاعری کو "جزویست از پیغمبری" کہا گیا ہے اور یہی وہ شعراء ہیں جنہیں "تلامیذ الرحمٰن" کا لقب دیا گیا ہے ایسا شاعر "اسرارِ ازل را نہ تو دانی و نہ من" کہنے کی بجائے ؎ وَ اطْلَعَنِیْ عَلٰى سِرٍّ قَدِیْمٍ وَ قَلَّدَنِیْ وَ اَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ " کا نعرہ لگاتا ہے اس کا کلام "پیامِ محبت" ہوتا ہے جو ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتا اور دلوں کے ناسوروں کو مندمل کرتا ہے بادۂ محبت سے سرشار ہو کر وہ خود جھومنے نہیں لگتا بلکہ ؎

فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ وَ هِیْمُوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

کی عام دعوت دے کر دوسروں کو بھی ساغرِ محبت پلانا اور اپنے ساقی کے قدموں پر ڈالنا چاہتا ہے۔ اس کے نغموں میں دل کی دھڑکنوں کی آواز صاف سنائی دیتی ہے۔ جو کچھ وہ کہتا ہے دل سے کہتا ہے اس لئے دلوں پر چوٹ لگتی ہے اور آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں کا سیلاب بہنے لگتا ہے۔ سننے والا بعض اوقات یہ سمجھنے لگتا ہے کہ جو کہا جا رہا ہے وہ "حدیثِ دیگراں" نہیں بلکہ یہ اسی کے وارداتِ قلب ہیں بمصداق ؎

دیکھنا تقریر کی لذّت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ سمجھا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

اس کی شاعری فطرتِ انسانی کے ان سوالات کا حل پیش کرتی ہے جو ماورائے عالم سے متعلق ہیں اور جن کا تعلق مشاہدات سے نہیں بلکہ محسوسات سے ہوتا ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کا کلام عام فہم و ادراک سے بالاتر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جس مقام سے جو کہتا ہے وہاں تک عام فکرِ انسانی کی رسائی نہیں ہوتی اس لئے سننے والا "متحیر" اور سراسیمہ ہو جاتا ہے۔ اک عقل و دانش ان اصطلاحات سے نامانوس ہوتی ہے لیکن جن کا حاسّۂ قلبی لطیف، جن کی عقل رَسا، اور جن کی نظر تیز ہوتی ہے وہ تا بحدِّ اپنی استعداد کے بہرہ اندوز ہو جاتے ہیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ محسوساتِ باطنی کے اظہار کے لئے الفاظ اپنی بے بسی کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اس وقت کہنے والے کو مجبوراً لفظی قیود اور تصنّعات سے بے پروا ہو کر اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں اس کا اصل منشا اپنے محسوسات اور واردات کی ترجمانی سے زائد نہیں ہوتا۔ شاعرانہ فن کاری کا اظہار اس کا مقصود نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود اس کے کلام میں زندگی ہوتی ہے۔

وہ کلام جو صرف فنّی ترکیبوں، مصنوعی بندشوں اور لفظی آرائشوں کا حامل ہوتا ہے، فنی نقطۂ نظر سے وہ کتنا ہی بلند سمجھا جائے اس کی مثال اسی خوبصورت مجسّمہ کی ہوتی ہے جو آرٹ کا ایک انمول شاہکار سمجھا جا سکتا ہے لیکن جس میں روح نہیں ہوتی لفظی صنّاعی اور ظاہری محاسن کے ساتھ حسنِ معنی بھی موجود ہو، خوبصورت شکل و صورت اور متناسب اعضاء کے ساتھ ہر رگ و پے میں آثارِ حیات بھی پائے جائیں تو پھر ؎

کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست

کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

جہاں فصاحت و بلاغت کا گلشن لہلہا رہا ہو اور روش روش پر عروسِ معنی بھی مصروفِ خرام ہو۔ جہاں کی فضا طائرِ سدرہ کے مسحور کن اور دل آویز نغموں سے گونج رہی ہو اور قدم قدم پر زندگی کے چشمے بھی اُبل رہے ہوں جہاں رندانِ سبوکش بھی جمع ہوں، بادۂ گلفام بھی، ساقی سروشی بھی ہو، گردشِ جام بھی، جہاں خزاں کا نام و نشان نہ ہو اور ہمیشہ بہار کا دور دورہ ہو تو اس چمن کی لطافت اور دلفریبی کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اسے دیکھ کر زبان سے بے ساختہ نکل جاتا ہے ؎

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

عرصۂ دراز قبل مجھے ایسے ہی "فردوسِ بریں" کا پتہ چلا جس کے پھولوں میں گلہائے جنّت کی خوشبو اور جس کی فضا مشک و عنبر سے زیادہ معطر ہو۔ جہاں محبّت کے نغمے گونج رہے تھے اور زندگی اپنی بہار بتا رہی تھی۔ جہاں شرابِ طہور کی

نہریں بہہ رہی تھیں اور معرفت کے چشمے اُبل رہے تھے۔ دل و دماغ اسی "جنّتِ نگاہ و فردوسِ گوش" کو دیکھ کر مسحور ہوگئے۔

جس نے دین کے قالبِ مُردہ میں نئی رُوح پھونکی ہو اور "محی الدینؒ" کے لقب سے پکارا گیا ہو اگر اس کے گلستانِ سخن میں یہ کیفیت نہ پائی جائے تو اور کہاں پائی جائے۔

خیال ہوا کہ اپنے دامن میں ان پھولوں کو جو مختلف کیاریوں میں پھیلے ہوئے بہار دکھا رہے تھے سمیٹوں اور ان کا گلدستہ تیار کر کے بزم کی رونق بڑھاؤں۔

اس عزم سے جب آگے بڑھا تو دیکھا کہ چنبیلی اور گلاب کے پھولوں میں بعض اور پھول بھی شامل ہوگئے ہیں یعنی دوسرے شعراء کا کلام بھی شریک ہوگیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ اس قسم کی آمیزش بیشتر شعراء کے کلام میں ہوئی ہے اس کے مختلف اسباب ہیں مثلاً۔

(۱) متقدمین نے اپنی بیاضوں میں اپنے حسبِ مذاق اشعار جمع کیے لیکن شاعر کا نام تحریر نہیں کیا۔ بعد آنے والوں نے ان سب اشعار کو کسی خاص شاعر کا کلام سمجھ لیا۔ یا یہ ہوا کہ

(۲) قلمی بیاضوں میں بعض شاعر کا نام بھی لکھا گیا لیکن کرم خوردگی کے باعث بعض کلام کے ساتھ شاعر کا نام باقی نہ رہ سکا۔ نتیجتاً وہ کلام بھی اس شاعر کا سمجھ لیا گیا جس کا نام دوسرے اشعار کے تحت تحریر کیا گیا تھا۔ یا یہ ہوا کہ

(۳) اشعار کا رنگ یکساں نظر آیا اور ان کو اسی رنگ اور اسلوبِ بیان کے کسی اور شاعر سے منسوب کر دیا گیا

(۴) بعض دفعہ الحاق بھی ہوگیا۔

جہاں تک میری ناقص رائے ہے حضور غوثیہؒ۔ آپ کے کلام میں الحاق بہت کم ہوا ہے بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ نہیں ہوا۔ البتہ یہ ضرور ہوا ہے کہ بعض دوسرے شعراء کے کلام کو آپ کی ذاتِ گرامی سے منسوب کر دیا گیا ہے یا نقل در نقل کی وجہ سے کلام میں لفظی ردّ و بدل ہوگیا جس سے صرفی و نحوی غلطیاں رُونما ہوگئیں۔ ان کی اصلاح اور اصل کلام کی تلخیص آسان نہ تھی۔

ابتداً متعدد مطبوعہ اور قلمی نسخے جمع کیے گئے اور پھر ان میں تطبیق کی سعی کی گئی۔ باہمی تطبیق سے اکثر لفظی تبدیلیاں خود بخود رفع ہوگئیں۔ کتب و سِیَر، مناقب اور دواوین کے سیر حاصل مطالعہ سے دوسرے شعراء کا کلام بھی علیحدہ ہوگیا۔ مثلاً بہجۃ الاسرار کے حاشیہ پر عینیہ قصیدہ طبع ہوا ہے جو (۳۹۱) اشعار پر مشتمل ہے اسکو حضرت غوث جیلانیؒ کے اسمِ گرامی سے منسوب کیا گیا ہے۔ یہ قصیدہ مطلعِ ذیل سے شروع ہوتا ہے۔

فؤادٌ بہٖ شمسُ المحبّۃِ طالعٌ
ولیس لنجمِ العذلِ فیہ مواقعٌ

جب یہ قصیدہ میری نظر سے گذرا تو اس کا اسلوبِ بیان مختلف معلوم ہوا اور شبہ ہوا کہ یہ قصیدہ حضور کا نہیں ہے۔ یہ شبہ یقین کی صورت میں بدل گیا جب حضرت عبدالکریم جیلیؒ کی تصنیف "انسانِ کامل" مطالعہ میں آئی اس میں آپ نے جا بجا اس عقیدے کے اشعار نقل کیے ہیں اور اس کے ساتھ یہ تحریر فرمایا ہے کہ "ولقد قلتُ فی قصیدتی" یعنی میں نے اپنے قصیدے میں یہ شعر بنایا ہے فوراً نتیجہ نکل آیا کہ دراصل پورا قصیدہ حضرت عبدالکریم جیلیؒ کا طبع زاد ہے قیاس نے یہ رائے قائم کرنے پر مائل کیا کہ قلمی نسخے میں "عبد ال الجیلی" کے الفاظ تو موجود تھے لیکن درمیانی لفظ "کریم" کرم خوردگی کے باعث غائب تھا پڑھنے والوں نے لفظ "عبد" اور پھر "جیلی" سے یہ رائے قائم کی

کہ درمیانی لفظ "قادمًا" تھا اب جو طباعت کا موقع آیا تو یہ قصیدہ بجائے "عبدالکریم الجیلیؒ" کے آپ کے اسم گرامی سے منسوب کر کے شائع کر دیا گیا۔ چنانچہ دُرّ الدارین میں بھی حضرت سید شاہ غلام علی قادری الموسوی نے اسکو حضرت غوثیت مآب رضؓ سے منسوب کیا ہے۔

اسی طرح وہ قصیدہ جو أتطلب أن تكون كثير مال

و يُسمع منك دُ ... وما كل حال

کے مطلع سے شروع ہوتا ہے بہجۃ الاسرار میں آپ کے نام سے شائع ہوا ہے لیکن مرقع کلیمی مولفہ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کے صفحہ (۳۷) پر حضرت امام غزالی کے نام سے طبع ہوا ہے اسلوب بیان میں حضور کا کلام تسلیم کرنے میں مانع ہے اسی طرح سلطان العاشقین ابی الفارض البکری کا مشہور قصیدہ

اِکشِف حِجابُ التّجلّی وَ اَحیِنی بالتّملّی

وَ اِن بدالک قتلی فَانتَ فی الف حِلّی

مالی سِوے الروح خُذھا وَالرّوح جھد المقلّ

اَخَذتُ مِنّی بَعضی فَلیہ کانت کُلّی

وَقفتُ بالباب دھرًا عسٰی افوز فلیتہ

مالی بغیرک شغلٌ وانت غایۃ شغلی

آپ سے منسوب کیا گیا ہے لیکن دیوان ابی الفارض میں یہ موجود ہے اور اُستاذی بحر العلوم مولانا عبدالقدیر صدیقی نے بھی روح الادب فی کلام العرب میں حضرت ابی الفارض کے نام سے شائع فرمایا ہے۔

الغرض مطبع کی ایجاد سے قبل اسی قسم کی صورتیں اکثر پیش آئی ہیں۔

"فیوضات ربانیہ" میں

خُذ بلطفک یا الٰہی من لہٗ زادٌ قلیلٌ

مُفلسٌ بالصدق یاتی عندَ بابک یا جلیل

کے مطلع سے جو قصیدہ شروع ہوتا ہے وہ بھی حضرت غوث پاک رضؓ سے منسوب کیا گیا ہے لیکن عام طور پر یہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے منسوب و مشہور ہے۔ آخری شعر کی آخری بیت

انتَ یا صدیق عاصٍ تُب الے مولےٰ الجلیل

سے اس کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے

اب فارسی زبان کی بعض رباعیات ملاحظہ فرمائیں جس سے معلوم ہو گا کہ کس طرح ایک ہی رباعی مختلف شعراء کے نام سے منسوب کی گئی ہے۔

اس خصوص میں پہلے مشہور رباعی گو شاعر عمر خیام کا کلام ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح دوسرے شعراء کے کلام کو جن کا اسلوبِ بیان عمر خیام سے ملتا تھا یہ سمجھ کر کہ یہ بھی "عمر خیّام" کا ہو گا اس کے مجموعہ کلام میں شامل کر دیا گیا اور بعض دفعہ خود عمر خیّام کی رباعیوں کو دوسرے شعراء کی رباعیوں میں شریک کر دیا گیا۔

عمر خیام کی حسبِ ذیل رباعی زبان زدِ خاص و عام ہے

گر مے نخوری طعنہ مزن مستاں را گر دست دہد توبہ کنم یزداں را

تو فخر بدیں کنی کہ من مے نخورم صد کار کنی کہ مے غلام ست آں را

یہ رباعی مجموعہ رباعیات آتشکدۂ ایران میں افضل کاشانی متوفی [illegible] کے نام سے طبع ہوئی ہے اسی طرح حسب ذیل رباعی بھی افضل کاشانی کے نام سے طبع ہوئی ہے حالانکہ عمر خیام کی ہے

بت گفت بہ بت کہ اے عابد ما   دانی زچہ روئے گشتۂ ساجد ما
بر ما بہ جمال خود تجلی کردست   آں کس کہ زتست ناظر و شاہد ما

رباعی ذیل کو "مجموعہ اسلامبول" اور "المعجم البارد" میں مولانا روم سے منسوب کیا گیا ہے۔

عاشق ہمہ روز مست و شیدا بادا   دیوانہ و شوریدہ و رسوا بادا
در ہشیاری غصہ ہر چیز خوریم   چوں مست شدیم ہر چہ بادا بادا

رباعی ذیل مجموعہ رباعیات آتشکدۂ ایران میں افضل کاشانی سے اور المعجم البارد میں امیر خسرو سے منسوب کی گئی ہے۔

خواہی ز فراق در فغاں دار مرا   خواہی ز وصال شادماں دار مرا
من با تو نگویم کہ چناں دار مرا   زاں ساں کہ دلت خواست چناں دار مرا

اسی طرح عمر خیام کی اس رباعی کو افضل کاشانی سے منسوب کیا گیا ہے اور بعض نے ہمتی گنجوی شاعر دور سنجر سے منسوب کیا ہے

اے چرخ فلک خرابی از کینۂ تست   بیدادگری عادت دیرینۂ تست
اے خاک اگر سینۂ تو بشگافند   بس گوہر قیمتی کہ در سینۂ تست

تذکرۂ حسینی مطبوعہ نول کشور سنہ ۱۲۵۲ میں صفحہ (۲۴۷) پر رباعی ذیل شیخ نجم الدین رازی متوفی سنہ ۹۵۴ سے منسوب کی گئی ہے "خیابان عرفان" میں بھی رازی کے نام سے طبع ہوئی ہے لیکن "آتشکدۂ آذر" میں شیخ محی الدین متوفی سنہ ۶۱۶ سے منسوب کی گئی ہے۔

ہر سبزہ کہ بر کنار جوئے رستست   گویا زلب فرشتہ خوئے رستست
پا بر سر سبزہ تا بخواری ننہی   کاں سبزہ زخاک لالہ روئے رستست

رباعی ذیل شیخ الاسلام حضرت عبد اللہ انصاری متوفی سنہ ۴۸۱ سے منسوب کی گئی ہے حالانکہ عمر خیام کی ہے۔

گر از پئے شہوت و ہوا خواہی رفت   از من خبرے کہ بے نوا خواہی رفت
بنگر چہ کسے و از کجا آمدہ جاں   می داں کہ چہ می کنی کجا خواہی رفت

رباعیات مولانا روم میں دوسرا شعر اسی طرح ہے

در در گذری ازیں بہ بینی بہ عیاں   کز بہر چہ آمدی کجا خواہی رفت

اور "المعجم البارد" میں نجیب الدین جربادقانی سے اسکو منسوب کیا گیا ہے

خیام کی مشہور رباعی ہے۔

مے نوش کہ عمر جاودانی اینست   خود حاصلت از دور جوانی اینست
ہنگام گل و مل است و یاراں سرمست   خوش باش دمے کہ زندگانی اینست

لیکن دیوان حافظ مطبوعہ نول کشور سنہ ۱۲۸۹ میں اسی کو حافظ شیرازی کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔

اسی طرح یہ رباعی ابو سعید ابو الخیر کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

ترکیب طبائع چو بکام تو دمے ست   تو داد کن از ہر چہ کہ بزم سخنے ست

با اہل خرد نشیں کہ اصل من و تو   گردے و شرارے و نسیمے و نمے ست

"المغنم البارد" میں صفحہ (۶۹) پر اس کو بطریق ذیل مہدی کوکب سے منسوب کیا گیا ہے

چوں حاصل عمر تو فریبے و دمے ست   بعید از ممکن گر ترا ہر دم ستمے ست

مغرور مشو بخود کہ اصل من و تو   گردے و شرارے و نسیمے و نمے ست

رباعی ذیل حضرت ابوسعید ابوالخیر، حافظ شیرازی، افضل کاشانی تینوں سے منسوب ہے

گردوں کمرے ز عمر فرسودۂ ماست   جیحوں اثرے ز چشم پالودۂ ماست

دوزخ شررے ز رنج بیہودۂ ماست   فردوس دمے ز وقت آسودۂ ماست

رباعی ذیل حضرت ابوسعید ابوالخیر سے منسوب ہے لیکن "آتشکدۂ آذر" میں مقصود تبریز کے نام سے اور "المغنم البارد" میں "قلندر" کے نام سے طبع ہوئی ہے۔

از باد صبا دلم چو بوئے تو گرفت   ما را بگذاشت جستجوئے تو گرفت

اکنوں ز منش ہیچ نمی آید یاد   بوئے تو گرفتہ بود خوئے تو گرفت

"ہفت اقلیم" میں رباعی ذیل فخرالدین رازی کے نام سے تحریر ہے اور اسی کو رباعیات افضل کاشانی کے نام سے شائع کیا گیا ہے فرق صرف اس قدر ہے کہ ردیف بجائے "آید" کے "بود" تحریر کی گئی ہے۔

آں مرد نیم کز عدمم بیم آید   آں نیم مرا خوشتر ازیں نیم آید

جانیست مرا بعاریت دادہ خدا   تسلیم کنم چو وقت تسلیم آید

چند اور مثالیں ملاحظہ ہوں۔

از واقعۂ ترا خبر خواہم کرد   واں را بدو حرف مختصر خواہم کرد

با عشق تو در خاک فرو خواہم رفت   با مہر تو سر ز خاک بر خواہم کرد

یہ رباعی "آتشکدۂ آذر" اور "شمع انجمن" میں سلطان ابویزید آل مظفر برادر شاہ شجاع سے منسوب کی گئی ہے لیکن "کالس الکرام" شرح رباعیات خیام میں اس کو قطران بن منصور ترمذی سے منسوب کیا گیا ہے جو انوری کا استاد تھا "تذکرۂ حسینی" میں رباعی ذیل غیاث الدین بلخی تخلص بہ ہمتی کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

در دہر ہر آنکہ نیم نانے دارد   وز بہر نشست آستانے دارد

نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے   گو شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

لیکن "کلیات خاقانی" میں خاقانی کے نام سے اور رباعیات افضل میں افضل کے نام سے طبع ہوئی ہے

رباعی ذیل بھی عمر خیام کی ہے لیکن اسے شاہ قاسم بن شاہ قوام سے اور "تذکرہ ہفت اقلیم" و "کشکول بہائی" میں سیمابی کے نام سے منسوب ہے۔

گویند بحشر گفتگو خواہد بود   واں یار عزیز تند خو خواہد بود

از خیر محض بجز نکوئی ناید   خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود

رباعی ذیل امام غزالی سے منسوب کیا گیا ہے اور "المغنم البارد" میں افضل کاشانی کے نام سے طبع ہوئی ہے

کس را پس پردۂ قضا راہ نشد   وز سر خدا ہیچ کس آگاہ نشد

ہر کس ز سر قیاس چیزے گفتند   معلوم نگشت و قصہ کوتاہ نشد

عمر خیام کی مشہور رباعی ہے۔

من مے نخورم و ہر کہ چو من اہل بود ــــ مے خوردن من بہ نزد او سہل بود

مے خوردن من حق زازل می دانست ــــ گر مے نخورم علم خدا جہل بود

لیکن تاریخ خریدہ میں سراج الدین قمری کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

اسی طرح یہ رباعی بھی عمر خیام کی ہے مگر اس کو ابو نصر فارابی کے نام سے بادنےٰ تغیر منسوب کر دیا گیا ہے

ملاحظہ ہو نگارنامہ عطائے اور المعجم البارد

اسرار ازل وجود خام و ناپختہ بماند ــــ واں گوہرے بس شریف ناسفتہ بماند

ہر کس ز قیاس چیزے گفتند ــــ واں نکتہ کہ اصل بود ناگفتہ بماند

رباعی ذیل عمر خیام کی ہے لیکن "مجمع الفصحا" میں حکیم سنائی سے اور رباعیات کاشانی میں افضل سے منسوب ہے

گر آمدنم بمن بُدے نامدمے ــــ ور نیز شدن بمن شدے کے شدمے

بہ زاں نہ بدے کہ اندریں دیر خراب ــــ نے آمدمے نے شدمے نے بدمے

تذکرہ صدر شاہیں یہ بتانے کے لئے کافی ہیں کہ مطبع کی ایجاد سے قبل اسی طرح مختلف شعراء کے کلام میں خلط ملط ہو گیا ہے۔ رفتہ رفتہ جب مختلف قلمی نسخے اور دواوین کی باہمی تطبیق ہوتی گئی تو اس شاعر کا خود بخود پتہ چل گیا جس کا یہ کلام تھا اور اس باہمی تطبیق سے کلام کے اغلاط بھی رفع ہو گئے جو نقل در نقل سے پیدا ہو گئے تھے

بعض اوقات مخصوص اسلوب بیان سے بھی کسی شاعر کا پتہ چلانے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ یہ ایک مُسلّمہ حقیقت ہے کہ ہر شاعر کا اسلوب بیان یکساں نہیں ہوتا۔ جن کا مطالعہ وسیع ہوتا ہے وہ مختلف شعراء کے طرز کلام سے پتہ چلا لیتے ہیں کہ یہ کلام فلاں شاعر کا ہے گو ان کے سامنے اس شاعر کا نام نہ لیا جائے۔ داغ کے کلام کی سادگی اور روزمرہ بول چال اور صاف وسلیس زبان کو غالب کی دقت پسندی میں تلاش کرنا بے سود ہوگا۔ ناسخ و آتش کی لفظی آرائش تشبیہات اور استعارے میر اور مومن کے کلام میں کہاں ملینگے۔

کچھ عرصہ ہوا ڈاکٹر طٰہٰ حسین کا ایک مضمون الہلال مورخہ ۲۶ اگسٹ ۱۹۲۰ء میں شایع ہوا تھا ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس خصوص میں اپنی جس رائے کا اظہار کیا ہے اس سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے لکھا تھا کہ

"شاعر کی تحقیق کس طرح پر کی جانی چاہیئے اس کے لئے خود شاعر کی شخصیت سب سے پہلی چیز ہے۔ یہ اس لئے کہ شاعر اپنے شعر میں اپنی شخصیت ضرور رکھتا ہے۔ اگر شاعر کامل ہے تو اس کا دیوان اسکی نفسیت اور فطریات کا آئینہ اور اس کی پوری شخصیت کا مظہر ہوتا ہے۔ اس کی مختلف نظموں میں ایک ہی روح، ایک ہی نفسیت، ایک ہی قوت کارفرما ہوگی۔ بلاشبہ تمام اشعار یکساں نہ ہوں گے۔ لطافت و رونق اور قوت وجودت میں کمی بیشی ہوگی لیکن شاعر کی شخصیت تب ہی نمایاں ہوگی اور وحدتِ شعری اس درجہ واضح ہوگی کہ ذوقِ سلیم فوراً فیصلہ کر دے گا کہ یہ شعر فلاں کا ہے یا یہ شعر فلاں شاعر کے اسلوب پر ہے۔ ہمارے خیال میں یہ طریق تحقیق ناقابل شک اور فنون ادب میں یکساں طور پر قابل عمل ہے خصوصاً شعر نمائی میں اسکی اہمیت غیر معمولی ہے کیونکہ شعر کی یہ صنف نفس کا شفاف آئینہ اور جذبات کا ہی مظہر ہوتا ہے"۔

اس نقطۂ نظر سے حضور غوثیت مآب کے کلام پر غور کیا جائے تو اس میں آپ کی شخصیت نمایاں طور پر دکھائی دے گی۔ کہیں اپنے مقام فنافی الرسول اور مرتبہ محبوبیت کا اعلان کا کہیں عبدیت کاملہ کا اظہار اور اسی مناسبت سے اپنے محبود کی حمد و ثنا میں رطب اللسان کہیں ناز، کہیں نیاز، کہیں حقیقت، کہیں مجاز، کہیں محو، کہیں غلبۂ حال الغرض کلام پڑھتے جاؤ آپ کی

حیات طیبہ کا ایک ایک گوشہ نظر کے سامنے آ جائے گا۔

ظاہری نظریں بعض اوقات کلام کی تابناکی سے خیرگی محسوس کرتی ہیں اسلئے کہ جس مقام سے یہ کیا گیا ہے وہاں تک ان کی رسائی نہیں لیکن نظروں کی بے مائگی سے اصل مقام کا تو انکار نہیں کیا جا سکتا بمصداق ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ — یا بقول حافظ ؎

سخن چہ محاز نی اے سست نظم بر حافظ — قبول خاطر و لطف سخن خداداد است

درحقیقت عالم حال میں بعض مقامات پر اپنے مرتبۂ خاتمیت ولایت محمدیہ کا اعلان فرمایا ہے۔ یہ وہ مقام ہے کہ جو عام اذہان اور عقل انسانی سے ماوراء ہے۔ اس مقام کے عرفان کے لئے پہلے حقیقت محمدیہ کا عرفان ضروری ہے۔ بقول مولانا ابوالکلام آزاد۔

" یہ وہ مقام ہے کہ جب اہل کشف و من ہدایات کے سامنے کھلا تو انہوں نے حقیقت محمدیہ کے احاطہ حیات اور عدم نزدال و بقار بوجہ دائرۃ الادائر اور مرکز ادوار تعینات مابعد اور نقطۂ المحبات فی الاصل والحقیقہ ہونے کے تمام انوار تعینات وجود کو اسکی نورانیت کے سامنے بے فروغ اور ماند پایا اور اسی لئے شیخ اکبر نے اس کو تعین اول اور محمد صحیح اصلاح "عقل اول" کا قرار دیا اور پھر انسان کامل اور "روح الاعظم اور نفس واحدہ اور قلم الاعلیٰ" اور "نور الانوار" اور نفس الکائنہ سے بھی اسکو تعبیر کیا کہ بلحاظ بقار ذکر و دوام فیضان و احسان وہی ایک انسان، اسد کامل، روح الاعظم اور نفس الواحدۃ الکائنہ ہے اور حیات محنویہ مستمرہ نوع کے وارثین کی مرکزیت صرف اسی کو پہنچتی ہے اور اسی لئے قرآن کلیم نے صرف اسی وجود کو "العبد" سے تعبیر کیا کہ ساری عزیمتیں آنی و فتنی ہیں مگر صرف یہی وہ عبودیت کاملہ وواحدہ ہے جو ہمیشہ عباد و معبودیں واسطہ ہدایت اور ہمیشہ عبد کو معبود سے داخل کر دینے کے لئے حی و قائم ہے۔ وقال الحان ف البوصیل تی ے۔

مُنَزَّہٌ عن شریکٍ فی محاسنہٖ — فجوھر الحُسن فیہ غیر مُنقسم

اور چونکہ نوع انسانی کی سعادت و تنویر کا مرکز بسیدہ وجود انبیاء کرام ہے اور حقیقت محمدیہ بحکم و جئنا بلک علیٰ ھٰؤلاء شہیداً ان سب سے مافوق اور شمس و کواکب اور صباح و مصباح کے معاملہ کا حکم رکھتی ہے اس لیے حیات قائمہ و دائمہ کا "نور الانوار" اور مصباح المصابیح صرف وہی دائرہ ٹھیرا اور اسی لئے شیخ اکبرؒ نے اسمار کو "حقیقۃ الاسماء" اور "لوح محفوظ" سے بھی تعبیر کیا سبحان اللہ آخری سمیتہ و تعبیر کس درجہ ترجمان حقیقت وموافق بالشرع والعقل ہے۔ دُنیا میں جس قدر بھی ہدایت و تعلیم کی لوحیں ہیں سب کے لئے تغیر و تبدل ہوا حتیٰ کہ آج کوئی محفوظ نہیں لیکن اللہ اکبر! مقام محمدی کی معنویت و معنوئیت کہ اسکی سیرت طیبہ و حیات حید قائمہ کی لوح محفوظ کا ایک لفظ بھی محو نہ ہو سکا اور قرآن محفوظ و کتاب مسطور فی رقٍ منشور اور فی صدور الذین اُوتوا العلم میں اس کا ایک ایک حرف ایک ایک لفظ اسی طرح نقش و ثبت ہے اور ہمیشہ رہے گا جس طرح قلم ازل نے صبح تعین کی کرنوں سے لکھ دیا تھا پس قرآن کے لئے اگر کوئی ہستی لوح محفوظ ہو سکتی ہے تو وہ صرف وہی روح اعظم اور خالد ہے جسکے ذکر کو خود قرآن نے اپنے آغوش حفظ و صیانت میں ہمیشہ کے لئے لیا ہے۔ حضرت سید العارفین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی نام کی طرف یہ فرما کر اشارہ کیا ہے

اَفَلَتْ شموسُ الاوّلین و شمسُنا
ابداً علیٰ اُفقِ العلیٰ لا تغربُ"

اب جو ولایت مطلقہ محمدیہ کا خاتم ہوگا وہ بھی اپنے مین کا مارا پورا مظہر ہوگا۔ دیکھو آئینہ میں جب آفتاب کا عکس پڑتا ہے تو وہ بھی آفتاب کی مانند چمک اٹھتا ہے اور جس طرح نظر آفتاب کو نہیں دیکھ سکتی اسی طرح وہ اس آئینہ پر بھی نہیں جم سکتی جس میں جمال آفتاب منعکس ہو۔

یہی وہ مقام ہے جسکو صاحب فتوحات مکیہ نے نسبت محمدی سے تعبیر کیا ہے اور انہی کے الفاظ میں

"امت مرحومہ کے قطبیت و فاتحیت اور ولایت کبریٰ کا منتہا مرتبہ یہی ہے۔ بعض صوفیا نے اسکو مقام اتحاد سے تعبیر کیا ہے یعنے" اتباع اور تعشق وتشبہ بالا تباع کے کمال تفانی و استہلاک سے بحکم المرء مع من احبہ من المرء لا تشئلث وسل عن قرینہ سطیع و مطاع و محبوب کے تمام صفات اور خصائص سے تمثل و تخلق اور عینیت و یگانگت سے بہرہ اندوز و فایز المرام ہوکر فاذا ابصرتہ ابصرتنی کا معاملہ پیش آجاتا ہے بمصداق ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی نے حضور غوثیت مآب سے مخاطب ہوکر کیا خوب کہا ؎

مصطفیٰ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا — جس نے دیکھا میری جاں جلوۂ زیبا تیرا

کہا جاتا ہے کہ "معرفت نفس" کے بعد زبان بند ہوجاتی ہے بحکم مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فقد کلَّ لسانہٗ لیکن اسکے آگے ایک ایسا مقام بھی آتا ہے جہاں "دستور زباں بندی" کی بجائے "تحدیث نعمت" اور "اعلان مقام" کا حکم ہوتا ہے اب کہنے والا جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ وہ اس طرح کہنے پر ماذون ہوتی ہے اسکو حکم ہوتا ہے و اما بنعمۃ ربک فحدث ۔ اسکو اظہار فخر نہیں بلکہ اطاعت امر اور اظہار حقیقت کہا جائے گا۔ کما قال سیدنا الجیلی رضی اللہ

وما قلت ھذا القول فخرا وانما

اتی لی الاذن حتی تعلموا حقیقتی

بہرحال خوب سمجھ لو ؎ آئینہ مغرور حسن خویشتن ہرگز نہ شد

بلکہ می بیند جمالے در جمال خویشتن

عندلیب شیراز اس بارے میں یوں نغمہ سرا ہیں۔

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند

آنچہ استاد ازل گفت ہماں می گویم

فاتح باب ولایت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنا تعارف اس طرح فرمایا تھا۔

"میں بائے بسم اللہ کا نقطہ ہوں میں جنب اللہ ہوں جس کے حق میں تم سے تقصیر واقع ہوئی ہے۔ میں قلم ہوں لوح محفوظ ہوں میں عرش ہوں میں کرسی ہوں میں سات آسمان اور زمین ہوں۔

(مذہب منصور حصہ دوم ص۹)

اور اپنے فرزند ارجمند امام حسن رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر "عرفان نفس" کا یوں درس دیا تھا۔

دواءک فیک وما تشعر — وداءک منک وما تبصر

وتزعم انک جرم صغیر — وفیک انطوی العالم الاکبر

اللہ اکبر! اس عالم اکبر کا کون احاطہ کر سکتا ہے جسکی وسعت کے سامنے ساری کائنات کوتاہئ دامن کا اقرار

کرنے پر مجبور ہو جس آئینہ میں آفتاب کا پورا پورا عکس جلوہ فگن ہو اس کی تابناکی اور جلوہ ریزی کا کہنا ہی کیا ہے جہاں اس کا کوئی گوشہ بھی ضیائے آفتاب سے منور ہوگیا تو سارے کواکب کی روشنی اسکے سامنے مدھم پڑگئی۔ آؤ اس بزم نور کی ایک جھلک دیکھو۔

حضرت شاہ ولی اللہ کا اسم گرامی سُننے میں آیا ہوگا۔ انہی کی زبان سے ان کا تعارف سُنو۔

"ترجمہ میں وہ یوں رقم طراز ہیں :۔ "نعمتِ عظمیٰ بریں ضعیف آنست کہ اُو را خلعتِ فاتحیہ دادند و فتح دورۂ بازپسیں بر دستِ وے کردند اور "تفہیمات" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"بسرّم دادہ اند کہ ایں حقیقت بہردم بر ساں امروز وقت۔ وقتِ لستَ وزمان زمانِ تو ولئے برکہ کہ زیر لوائے تو بنا شد"

ایک اور جگہ اس کیفیت کو زیادہ سرمستی کے ساتھ یوں کھولتے ہیں۔

" فَفَهَّمَنِی رَبِّی انا جَعلناکَ امامَ هذه الطریقة و سَدَدْنا طُرقَ الوصولِ الی حقیقة القُربِ کُلّها الیوم غیرَ طریقة واحدة و هُوَ مُحبّتُکَ و الانقیادُ لکَ و السمّاء لیس علی همّی عادٍ الکَ سماء و لیستِ الارضُ علیه بارضٍ۔ فاهلُ المشرقِ و المغربِ کُلّهم رعیّتکَ و انتَ سلطانُهم۔ عَلِموا اَولَم یعلموا۔ فانْ عَلِموا فازُوا وَ اِنْ جَهِلُوا خابوا"

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

" و مِن نعمِ اللهِ علیَّ ولا فخرَ اَن جَعَلَنی ناطِق هذه الدّورة و حَکیمها و قائدَ هذه الدّورة و حکیمها و قائدَ هذه الطبقة و زعیمها۔ فنطقَ علی لسانی و نفثَ فی نفسی۔ فانْ نَطَقتُ باذکار القوم و اشغالِهم نَطَقتُ بجامعها و اِنْ تکلّمتُ علی نسبِ القوم فیما بینهم و بین ربّهم رُویت لی مناکبها و قبضتُ علی جوامع خطابها وَ اِنْ خطبتُ بامرِ اللطایف و غوامض الحقایق تعرفتُ قاموسها و لبستُ ناموسها و قیست علی جلابیبها و اخذتُ تلابیبها وَ اِنْ بحثتُ مِنْ عِلمِ الشرایع و النبوات فانا لیثُ عرینها و حافظ جریمها و وارثُ خزائنها وَ باحثُ مغاینها اقلیتهم بعجائبٍ لا تحصی و غرائبَ لا اکتامسایرُ جلیّ مشعر و کم اللهِ من لطیفٍ خفیٍ یدق خفاه عن فهم الزکیِّ "

ایک اور مقام پر اس طرح اعلان کرتے ہیں :

" بسرّم دردادند کہ ایں تقریریہ ابردم بر ساں کہ ایں فقیر الشہ شتیٰ دارد۔ بیک لسان ولی اللہ ابن عبدالرحیم است و بدیگرے انسان است و بدیگرے تاسے بدیگرے جسم و بدیگرے جوہر و بلسان آخر باعتبار آں لسان اہم بجرم وہم۔ شجرم وہم فرس وہم جمل وہم غنم۔ تعلیم اسماء آدم داستن بودم و ربخ بر نوح طوفان شد و سبب نصرت اُو بودم من بودم و زنجیر بر ابراہیم آتش گلزار گشت من بودم۔ توریت موسیٰ من بودم۔ احیا عیسیٰ راستن بودم۔ قرآن مصطفےٰ من بودم والحمد للہ رب العالمین

(مقدمہ تفسیر القرآن از ابوالکلام آزاد ص ۱۳۳)

یہ مدارج و مراتب اس ہستی کے ہیں جس نے صرف "ناطِق هذهِ الدّورة و حکیمها کا دعوےٰ کیا تھا۔ اب جس کا دور ازل سے ابد تک ہو ...... اور جس کا آفتاب جادہ وجلال فلکِ اعلیٰ پر دوامًا تاباں و درخشاں ہو جو خاتم ولایت محمدیہ" اور مظہر کاملِ کمالاتِ احمدیہ ہو اس کی منزلت و مرتبت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے کہ مجددین وقت

اور اولیائے عصر کی بھی صرف اس کے قدموں تک رسائی ہے جن کو وہ "بل علے عینی و راسی" کہتے ہوئے اپنے سر اور آنکھوں پر لیا۔ اپنے مدارج میں ترقی کا باعث سمجھتے ہیں اس کے آگے کی انہیں بھی خبر نہیں سے

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا + اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

بعض کم فہموں نے اس کو ان ذوات قدسیہ کی توہین خیال کی اور یکسر "قدمی هذہ علےٰ رقبۃ کل ولی اللہ" کا انکار کر دیا یا اس کی اس طرح تاویل کرنے کی کوشش کی کہ قدم سے مراد حضور کا مسلک اور طریقہ ہے۔ انہیں کیا معلوم کہ ان ذوات قدسیہ کی اسمیں توہین ہے یا ان کے لئے موجب فخر و مباہات و باعث ازدیاد مراتب و وجاہت ہے اس بارے میں حضرت شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی کی شہادت سنئے۔ وہ اخبار الاخیار میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"ہر روئے نہ تواں یافت کہ در خدمتِ او قدم از سر نسازد و زیر پائے او سر نہاد زد و ایں خود سبب سرفرازی ایشان ست۔ کسے کہ قدم بہ قدم مصطفےٰ بود بلکہ دیدم بقدم او زدن معادت آں سراست کہ پائمال او گردد"۔

زبدۃ الآثار میں شیخ حیات ابن القیس الحرانی کی ایک اور شہادت ملتی ہے جو حسب ذیل ہے:۔

"لما اتاہ الامر بقولہ قدمی ھذہ علےٰ رقبۃ کل ولی اللہ تن اد اللہ تعالےٰ للاولیاء نورًا فی قلوبھم و برکۃ فی علومھم وعلوا فی احوالھم ببرکۃ وضعھم رقابھم ورؤسھم مک)

اور یہ سب کس لئے ہوا؟ اسکی وجہ حضرت ابی سعید القیلوی سے سن لیجئے جس کو بہجۃ الاسرار میں شیخ علی شطنوفی نے نقل کیا ہے

لما قال الشیخ عبد القادر قدمی ھذہ علےٰ رقبۃ کل ولی اللہ تجلےٰ الحق عزوجل علےٰ قلبہ و جاءتہ خلعۃ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم بید طائفۃ من الملائکۃ المقربین والبسہا بمحضر من جمیع الاولیاء من تقدم منھم ومن تاخر۔ الاحیاء یاجسادھم و الاموات بارواحہم وکانت الملائکۃ ورجال الغیب حافین بمجلسہ واقفین فی الھواء صفوفا حتی انسد الافق بھم ولن ینبق ولی فی الارض الا حنےٰ عنقہ"

الحاصل ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ یہ خاص موہبت الٰہی ہے کما قال سبحانہ تعالےٰ واللہ یختص برحمتہ من یشاء سے یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا۔

ماشئت قل فیہ فانت مصدق
فالحب یقضی والمحاسن تشھد

مختصرًا یہ سمجھ لو سے لیس علے اللہ بمستنکر ــ ان یجمع العالم فی واحد

چاہتا تھا کہ صرف اشارات سے کام لوں تفصیلات ارباب علم کے لئے چھوڑ دوں اس لئے کہ سو

سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کے لئے

لیکن پھر خیال ہوا کہ ان مقامات کے سمجھنے میں جو الجھنیں ہوتی ہیں ان کے پیش نظر شکوک و شبہات کی وادی کو عبور اور سارے نشیب و فراز کو طے کر لینا ہی مناسب ہوگا تاکہ آئندہ راہ ہموار ہو جائے۔

اب رہے کلام کے نفائس و دقائق تو ان کا احصار کون کر سکتا ہے۔ اس بارے میں بھی حضرت شیخ محقق کی شہادت سن لیجئے۔ زبدۃ الآثار میں آپ نے حسب ذیل شہادت چھوڑی ہے۔

"ہمچناں کہ فضائل، مناقب و خوارق کرامات آں حضرت خارج از دائرہ حصر و احصار است ہمچنیں نفائس کلام او و دقائق اقوال او وائی ست۔ عبارات بشرح آں و نہ اشارات

بہ درکِ آں ۔ ازیں جہت بشرح وترجمہ گستاخی وجرأت نہ نمودہ وچیزے از انچہ فی رسہ بفہم نظام آں ذکر کردیم تا ریں رسالہ خالی نباشد ۔

علامہ دہر محقق عصر کے تاثرات اور حسنِ ادب کو آپ نے دیکھ لیا ۔ اس کے بعد مجھ جیسے ہیچ مدان سے حضور کے کلام بلاغت نظام کی کما حقہٗ تشریح یا ترجمہ کی کیا توقع کی جا سکتی ہے ؎

صلاحِ کار کجا و منِ خراب کجا ۔ ببیں تفاوتِ رہ از کجا ست تا بہ کجا

بعض قصائد کا منظوم فارسی ترجمہ حضرت جامی علیہ الرحمہ نے کیا ہے یہ منظوم تراجم نقا وے مجموعہ سے نقل کئے گئے ہیں اسی طرح قطب لاہور حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امجد اور مولینا احمد رضا خاں بریلوی علیہم الرحمۃ کے عقیدہ قمریہ کے منظوم تراجم بھی نقل کر دیئے گئے ہیں ۔ ان تراجم کی موجودگی میں بزبان اُردو میں نے ترجمہ غیر ضروری اور خلافِ ادب سمجھ کر نہیں کیا دیگر قصائد کا ترجمہ میں نے اپنی بضاعت و استعداد کے مطابق کیا ہے یہ جسارت صرف بایں خیال کی ہے کہ حضور کا کلام عربی زبان میں ہے جس سے اکثر ابنائے وطن پوری طرح استفادہ نہیں کر سکتے لیکن تحت اللفظ ترجمہ نہ ہے بجائے اشعار کا سیدھی سادھی زبان میں مفہوم ادا کیا ہے تاکہ بآسانی مطلب سمجھ لیا جائے ۔ بعض خاص مقامات پر جہاں "رہبرِ طریق" اور "خضرِ راہ" کی ضرورت ہوتی ہے مختصر تشریح بھی کی گئی تاکہ ذہن میں انتشاری کیفیت پیدا نہ ہو ۔ اس کے باوجود اگر کوئی مقام سمجھ میں نہ آئے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس کا سمجھنا آپ کے علمی استعداد سے باہر ہے ۔ کلام پر زبانِ اعتراض کھولنے کی بجائے اس کو اپنی محدود فہم و دانش پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہوگا بقول حافظ ؎

چو بشنوی سخنِ اہلِ دل مگو کہ خطا ست
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا ست

اور اس نصیحت پر عمل کیجئے کہ ؎

اِحفظوا لِسانَکُم وعَالِجوا قلبکم وخذوا مَاتعرفو ودَعوا ما تُنکروا

بمصداق ؎ وَاِذا لَم ترالہلال فسَلّم ✦ لاُناس رأوہُ بالابصار

مع ہذا ؎ اذا اَخشیتَ فی لفظی قصورًا ۔ وخفظی والبراعۃ والبیان
فلا تعجَل الی لومی فرقی ۔ علے مقدارِ ایقاعِ الزّمان

ابوالفضل سیّد محمود قادری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رشحاتِ قدسیہ یعنے قصائدِ غوثیہ

مناجات

شَرَعْتُ بِتَوْحِیْدِ الْاِلٰہِ مُبَسْمِلًا ۱ سَاَخْتِمُ بِالذِّکْرِ الْحَمِیْدِ مُجَمِّلًا

(اس قصیدہ کی) ابتدا میں نے بسم اللہ پڑھتے ہوئے توحید الٰہی سے کی (اور اسے) عنقریب عمدگی کے ساتھ ذکر حمید پر ختم کروں گا

وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰہَ لَا رَبَّ غَیْرُہٗ ۲ تَنَزَّہَ عَنْ حَصْرِ الْعُقُوْلِ تَکَمُّلًا

اور گواہی دیتا ہوں کہ بجز اللہ کے کوئی پروردگار نہیں جو کمالاً دائرہ عقل سے ماوراء ہے

وَاَرْسَلَ فِیْنَا اَحْمَدَ الْحَقِّ مُبَدَّلًا ۳ نَبِیًّا بِہٖ قَامَ الْوُجُوْدُ وَقَدْ خَلَا

اور جس نے ہم میں احمد مجتبےٰ جیسے ایک سچے نبی کو منتخب کرکے بھیجا وہ ایسے نبی ہیں جن سے وجود اور ماسوائے وجود کا قیام ہوا

فَعَلَّمَنَا مِنْ کُلِّ خَیْرٍ مُؤَبَّدٍ ۴ وَاَظْهَرَ فِیْنَا الْعِلْمَ وَالْحِلْمَ وَالْعُلَا

پس آپ نے ہم کو ہر ظاہر نیکی کی تعلیم دی اور ہم میں علم اور حلم اور سربلندی کے اوصاف پیدا کئے

فیا طالب عزّ و کنز و رفعة	٥	من الله فادعوه باسمائه العلا
پس اے طالب عزت اور اے خواستگار رفعت		اپنی تمام نعمتوں کو خدا سے اس کے اسمائے حسنیٰ کا وسیلہ لیکر طلب کر
فقل بانکسار بعد طهر و قربة	٦	فاسئلك اللّٰهم نصرا معجلا
طہارت اور خشوع و خضوع کے بعد عاجزی سے کہہ		اے بار الہا میں تجھ سے نصرت عاجلہ کا طالب ہوں
بحقك یا رحمٰن بالرحمة التی	٧	احاطت فکن لی یا رحیم مجملا
اے رحمٰن و مہربان تری ذات پاک اور اس رحمت عالم کا واسطہ		جو تمام کائنات پر محیط ہے اے رحیم مجھے نیکوکار بنا دے
ویا ملك قدوس قدس سریرتی	٨	وسلم وجودی یا سلام من البلا
اور اے ملک قدوس! میرے دل کو مصفا کردے		اور اے سلام! ہر بلا سے میرے وجود کو (مجھے) محفوظ رکھ
ویا مؤمن هب لی امانا محققا	٩	وسترا جمیلا یا مهیمن مسبلا
اور اے مومن! مجھے کامل ایمان عطا کر		اور اے نگہبان راہ میری لغزشوں کی پردہ داری فرما
عزیز ازل عن نفسی الذل واحمنی	١٠	بعزك یا جبار من کل معضلا
اے عزیز میرے نفس سے ذلت و خواری کو دور کر		اور اے جبروت والے تیری عزت کا واسطہ ہر مشکل میں میری حمایت کر
وضع جملة الاعداء یا متکبر	١١	یا خالق خذ لی عن الشر معزلا
اور اے متکبر تمام دشمنوں کو پسپا فرما		اور اے خالق مجھے برائی سے دور رکھ

ویا باریٔ النعماء زد فیض نعمۃ	۱۲	افضت علینا یا مصور اوّلا
اور اے باری تعالیٰ اپنے فیضان نعمت میں بیشی فرما		جس کو اے مصور! تو نے ابتدا ہی میں ہم پر انڈیل دیا ہے
رجوتک یا غفار فاقبل لتوبتی	۱۳	بقهرک یا قهار شیطانی اخذلا
اے غفار! میں نے تجھ سے امید مغفرت رکھی ہے پس میری توبہ قبول فرما		(اور) اے قہار اپنے قہر سے میرے شیطان کو ذلیل و خوار کر دے
بحقک یا وهّاب علما وحکمۃ	۱۴	والرزق یا رزّاق کن لی مسهّلا
اے وہاب تیرا صدقہ مجھے علم و حکمت عطا فرما		اور اے رزاق میرے وسائل رزق کو آسان فرما دے
وبالفتح یا فتّاح نوّر بصیرتی	۱۵	وبالعلم نلنی یا علیم تفضّلا
اور اے فتاح اپنی صفت فتح سے میری نظر روشن کر دے		اور اے علیم تیری صفت علم کا واسطہ مجھے فضیلت عطا فرما
ویا قابض اقبض قلب کلّ معاند	۱۶	ویا باسط ابسطنی باسرارک العلا
اور اے قابض (بند کرنے والے) ہر مخالف کے اعدار دل کو بند کر دے		اور اے باسط (کھولنے والے) اپنے اسرار عالیہ مجھ پر منکشف کر دے
ویا خافض اخفض قدر کلّ منافق	۱۷	ویا رافع ارفعنی بروحک ثقلا
اور اے پست کرنے والے ہر منافق کی شان و شوکت کو پست کر دے		اور اے بلند کرنے والے اپنی مہربانی سے میری کثافت دور کر دے
سألتک عزّا یا معزّ لاهله	۱۸	مذل فذل لظالمین منکّلا
اور عزت دینے والے میں تجھ سے عزت کا اسکے اہل کیلئے طالب ہوں		اور اے ذلت دینے والے ظالموں کو ذلت کا عذاب دے

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۱۹	فَعِلْمُكَ كَافٍ يَا سَمِيعُ فَكُنْ اِذًا	بَصِيرًا بِحَالِي مُصْلِحًا مُتَقَبِّلَا
	اے سننے والے میرے تیرا علم کافی ہے جبکہ	تو میرے حال کو دیکھنے والا اور اصلاح کرنے اور قبول کرنے والا ہے
۲۰	فَيَا حَكَمٌ عَدْلٌ لَطِيفٌ بِخَلْقِهِ	خَبِيرٌ بِمَا يَخْفَى وَمَا هُوَ مُجْتَلَا
	اور اے فیصلہ کرنے والے انصاف کرنے والے اور اپنی مخلوق پر لطف و عنایت کرنے والے	تو خبیر ہے تجھے ہر ظاہر و باطن کی خبر ہے
۲۱	فَعِلْمُكَ قَصْدِي يَا حَلِيمُ وَعُمْدَتِي	وَاَنْتَ عَظِيمٌ عُظْمُ جُودِكَ قَدْ عَلَا
	اے دید دیار حلیم تیرا علم ہی میرا مقصود و مدعا ہے	اور تو سب سے بڑا ہے تیرا جود و سخا سب سے بڑھ کر ہے
۲۲	غَفُورٌ وَسَتَّارٌ عَلَى كُلِّ مُذْنِبٍ	شَكُورٌ عَلَى اَحْبَابِهِ وَمُوَصِّلَا
	ہر خطاکار کے حق میں تو غفور (نہایت بخشنے والا) اور ستار (پردہ پوشی کرنے والا) ہے	اور اپنے چاہنے والوں کے حق میں تو شکور (قدردان) اور ان کو قریب کرنے والا ہے
۲۳	عَلِيٌّ وَقَدْ اَعْلَى مَقَامَ حَبِيبِهِ	كَبِيرٌ كَثِيرُ الْخَلْقِ وَالْجُودِ مُجْزِلَا
	تو بلند ہے اور اپنے حبیب کا مقام بھی تو نے بلند کیا ہے	تو نہایت بڑا ہے تیری ذات نہایت فیض رساں اور سخاوت والی ہے
۲۴	حَفِيظٌ فَلَا شَيْءٌ يَفُوتُ لِعِلْمِهِ	مُقِيتٌ نَقِيبُ الْخَلْقِ اَعْلَى وَاَسْفَلَا
	تو نہایت حفاظت کرنے والا ہے اسلئے کوئی چیز تیرے علم سے خارج نہیں	تو جلال اور طاقت والا ہے تمام اعلیٰ و ادنیٰ مخلوق کا نقیب [illegible]
۲۵	فَعِلْمُكَ حَسْبِي يَا حَسِيبُ تَوَلَّنِي	وَاَنْتَ جَلِيلٌ كُنْ لِغَمِّي مُنَكِّلَا
	اے حسیب (حساب لینے والے) تیرا علم میرے لئے بس ہے	تو ہی میرا والی بن جا اور تو جلیل القدر ہے بس تو ہی میرا غمگسار ہے

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
اِلٰهِی کَرِیْمٌ اَنْتَ فَاَکْرِمْ مَوَاهِبِی	۲۶	وَکُنْ لِعَدُوِّی یَا رَقِیْبُ مُجَدِّلًا
میرے خدا! تو کریم ہے اپنے عطایائے کرم سے مجھے نواز		اور اے رقیب (نگہبان) میرے دشمن کو مغلوب کر
دَعَوْتُكَ یَا مَوْلَا مُجِیْبًا لِمَنْ دَعٰی	۲۷	قَدِیْمُ الْعَطَایَا وَاسِعُ الْجُوْدِ فِی الْمَلَا
اے آقا! میں نے تجھے پکارا ہے (اور) تو ہر پکارنے والے کا جواب دیتا ہے		تو ازل کا داتا ہے تو کونین میں نہایت سخی ہے
اِلٰهِی حَکِیْمٌ اَنْتَ فَاَحْکِمْ مُشَاهَدِی	۲۸	فَوُدُّكَ عِنْدِی یَا وَدُوْدُ تَنَزَّلَا
میرے خدا تو حکمت والا ہے میرے مشاہدہ کو محکم بنا		کہ اے ودود! (محبت والے) تیری محبت میرے دل میں اتر چکی ہے
مَجِیْدٌ فَهَبْ لِی الْمَجْدَ وَالسَّعْدَ وَالْوَلَا	۲۹	وَیَا بَاعِثُ اَبْعَثْ نَصْرَ جَیْشِی مُهَرْوِلَا
تو مجید (بزرگ) ہے (لہذا) مجھے بزرگی اور سعادت اور محبت سے سرفراز فرما		اور اے باعث! میرے لشکر کے آگے فتح و نصرت بھیج دے
شَهِیْدٌ عَلَی الْاَشْیَاءِ طَیِّبْ مَشَاهِدِی	۳۰	وَحَقِّقْ لِی حَقَّ الْمَوَارِدِ مَنْهَلَا
تو تمام کائنات کا دانا بینا ہے میرے بھی مشاہدہ کو پاک صاف کر دے		اور حقیقت کے چشمے کے کنارے لگا دے
اِلٰهِی وَکِیْلٌ اَنْتَ فَاقْضِ حَوَائِجِی	۳۱	وَیَکْفِی اِذَا کَانَ الْقَوِیُّ مُوَکَّلَا
الٰہی تو کارساز ہے تو ہی میری حاجتوں کو پورا کر		اور جب کوئی غلبہ آور ہو تو تو ہی میرے لئے کافی ہے
مَتِیْنٌ فَمَتِّنْ ضُعْفَ حَوْلِی وَقُوَّتِی	۳۲	اَغِثْ یَا وَلِیُّ عَبْدًا دَعَاكَ تَبَتُّلَا
تو متین (طاقتور) ہے میرے حول اور قوت کی کمزوریوں کو قوی بنا دے		اور اے ولی میری فریاد کو پہنچ کہ تیرے بندے نے سب سے مایوس منقطع ہو کر تجھے پکارا ہے

حمدتک یا مولا حمیدا موحدا	۳۳	ومحصی ازلات الوری ومعدلا
میں اے مولا تیری حمد وثنا کی تجھے حمید موحد قابل تعریف دیکھا		خلق کی لغزشوں کو شمار کرنیوالا اور عدل کرنیوالا
الٰہی فمبدی الفتح لی انت الھدی	۳۴	معید لما فی الکون ان باد او خلا
الٰہی تو ہی میری نصرت وہدایت کا ظاہر کرنیوالا ہے		تو ہی کائنات کی تمام موجودات کو خواہ ظاہر ہوں یا باطن انہیں لوٹانے والا ہے
سئلتک یا محی حیوۃ ھنیئۃ	۳۵	امت یا ممیت اعداء دینی مجللا
اے جلانے والے! میں تجھ سے خوشگوار زندگی کا طالب ہوں		اے مارنے والے میرے اعدائے دین کو جلد فنا کردے
ویا حی احی میت قلبی بذکرک	۳۶	القدیم فلن قیوم سوی موصلا
اور اے حی (زندہ) اپنے ذکر قدیم سے میرے دل کو زندہ کردے		اور میری قلبی حالت کو قوی بنادے اور قرب عطا کر
ویا واجد الانوار اجد مسرتی	۳۷	ویا ماجد الانوار کن لی معولا
اور اے حامل انوار میری مسرتوں کو تازہ کردے		اور اے معظم انوار تو میرا سہارا بن جا
ویا واحد ما تم الا وجودہ	۳۸	ویا صمد قام الوجود بہ علا
اور آ واحد یکتا، تیرے ماسوا کسی کا وجود نہیں		اور اے بے نیاز تجھی سے وجود کا قیام اور اسکی سربلندی ہے
ویا قادر ذا البطش اھلک عدونا	۳۹	ومقتدر قدر لحسادنا البلا
اور اے قدرت وگرفت والے ہمارے دشمنوں کو ہلاک کر		اور اے مقتدر حاسدوں کیلئے بلا کو مقدر کردے

مصرعِ اوّل	نمبر	مصرعِ ثانی
وقدّ لسّ یا مقدّم عافنی	۴۰	من الضرّ فضلاً یا مؤخّر ذا العلا
اور اے مقدم میرے باطن کو سب سے آگے کر دے		اور آے موخر بلند مرتبت والے اپنے فضل سے مجھے تکلیف سے نجات دے
ویا سابق الخیرات اوّل اوّلا	۴۱	ویا آخر اختم لی اموت مهلّلا
اور نیکیوں کے سبقت کرنے والے مجھے سب سے پیش پیش کر دے		اور آے آخر میرا خاتمہ اسطرح کر کہ میں تیری تسبیح و تہلیل کرتے ہوئے مروں
ویا ظاهر اظهر لی معارفك التی	۴۲	بباطن غیب الغیب یا باطنا ولا
اور اے ظاہر مجھ پر اپنے اسرار و معارف کھول دے		جو اے باطن! پردۂ غیب اور انتہائی بطون میں پوشیدہ رہیں
ویا والی اوّل امرنا کلّ ناصح	۴۳	ویا متعال ارشد واصلح له الولا
اور اے والی ہمارا ہر ناصح کیلئے قابل قبول بنا دے		اور اے متعال (بلند مرتبہ والے) اسکو نیکوکار کر دے اور اسکی محبت استوار فرما
ویا برّ یا ربّ البرایا والعطا	۴۴	ویا توّاب تب وتقبّلا
اور آے بر (نیک) اے رب کائنات اور اے داتا		اور آے توبہ کو قبول کرنے والے ہماری توبہ قبول فرما
ویا منتقم من ظالمی نفوسهم	۴۵	کذالك عفو انت فاعف تفضّلا
جو اچھے نفوس پر ظلم کرتے ہیں ان سے بدلہ لینے والا ہے		اس طرح تو سراپا عفو ہے پس ہم پر فضل و احسان فرما
عطوف رءوف بالعباد و مسعف	۴۶	لمن قد دعا یا مالك الملك معقلا
بندوں کے حق میں تو مہربان اور رحم دل ہے		اور جسنے تجھ کو اے مالک الملک پکارا اسکی فریاد کو بھی سننے والا ہے

	نمبر	
فالبس لنا یا ذا الجلال جلالۃ	۴۷	فجودک والاکرام ما زال مُھطلا
اے ذوالجلال ہمیں خلعت عظمت پہنا		کہ تیرا (ابر) کرم لگاتار برسنے والا ہے
ویا مسقط ثبت علی الحق مُھجتی	۴۸	ویا جامع اجمع لی الکمالات فی الملا
اور مسقط (عدل کرنیوالے) میرے دل کو حق وعدل پہ ثابت قدم رکھ		اور اے جامع مجید مجھ میں ساری دنیا کے کمالات جمع فرما دے
الٰہی غنیٌ انت فاذھب لفاقتی	۴۹	ومغن فاغن فقر نفسی لملخلا
الٰہی تو غنی ہے پس میری گرسنگی اور فاقہ کو دور کر		اور تو غنی کرنے والا میرے نفس کے افلاس کو غنا سے بدل دے
ویا مانع منعنی من الذنب واشفنی	۵۰	من السوء مما قد جنیت تعملا
اور اے روکنے والے مجھے گناہ سے باز رکھ		اور پاک کر مجھے برائی سے جو کہ میں ارتکاب کیا ہے
ویا ضار کن للحاسدین مُونجا	۵۱	ویا نافع انفعنی بروح محصلا
اور اے ضرر پہنچانے والے حاسدوں کیلئے ضار بن جا		اور اے نفع دینے والے مجھے اپنی مہربانی سے نفع حاصل کرنیوالا بنا
ویا نور انت النور فی کل ما بدا	۵۲	فیا ھادِ کن للنور فی القلب مشعلا
اور اے نور تمام موجودات میں تیرے ہی نور کا ظہور ہے		اے ہدایت دینے والے اپنے مشعل نور سے میرے دل کو منور کر دے
بدیع البرایا ارجوا من فیض لطفہ	۵۳	ولم یبق الا انت باق لہ الولا
اے مخلوق کے پیدا کرنے والے تیرے الطاف و کرم کا امیدوار ہوں		تیرے سوا کوئی باقی نہ رہے گا پس تو ہی صاحب اختیار ہے

وَيَا وَارِثُ اجْعَلْنِي لِعِلْمِكَ وَارِثًا	۵۴	وَرُشْدًا أَنِلْنِي يَا رَشِيدُ تَحَمُّلَا
اور اے وارث مجھے تیرے علم کا ورثہ عطا کر		اور اے رشید مجھے رشد و ہدایت سے سرفراز فرما
صَبُورٌ وَسَتَّارٌ فَوَفِّقْ عَزِيمَتِي	۵۵	عَلَى الصَّبْرِ وَاجْعَلْ لِي اخْتِيَارًا مُزَمَّلَا
تو نہایت صبر و تحمل والا عیبوں کو ڈھانکنے والا ہے		پس میرا ارادوں کو توفیق صبر دے اور مجھے پورا صاحب اختیار کر دے
بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى دَعَوْتُكَ سَيِّدِي	۵۶	وَآيَاتِكَ الْعُظْمَى ابْتَهَلْتُ تَوَسُّلَا
میرے آقا تیرے اسماء حسنیٰ کا وسیلہ لیکر میں نے تجھے پکارا ہے		اور تیرے آیات عظمیٰ کا وسیلہ لے کر میں نے تجھ سے مناجات کی ہے
فَأَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ رَبِّي بِفَضْلِهَا	۵۷	فَهَيِّئْ لَنَا مِنْكَ الْكَمَالَ مُكَمَّلَا
بس اے بار الہا ان کے برکات سے		پورے پورے کمالات میرے لئے مہیا کر دے
وَقَابِلْ رَجَائِي بِالرِّضَا عَنْكَ وَاكْفِنِي	۵۸	صُرُوفَ زَمَانٍ صِرْتُ فِيهِ مُحَوَّلَا
اور میری تمناؤں کو اپنی رضا سے پورا اور میرا سہارا بن جا		کہ میں گردش زمانہ سے سرگرداں ہوں
أَغِثْ وَاشْفِنِي مِنْ دَاءِ نَفْسِي وَاهْدِنِي	۵۹	إِلَى الْخَيْرِ وَاصْلِحْ مَا بِعَقْلِي تَخَلَّلَا
میری فریاد کو پہنچ مجھے اپنے نفس کی بیماری سے شفا دے اور مجھے ہدایت		نیکی کی اور میری عقل میں جو فتور پیدا ہو چلا ہے اسکی اصلاح فرما
إِلٰهِي فَارْحَمْ وَالِدَيَّ وَإِخْوَتِي	۶۰	وَمَنْ بِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ يَدْعُو امْرَتِّلَا
الٰہی میرے والدین اور برادری پر رحم فرما		اور اس پر بھی اپنا فضل کر جو ان اسماء کیساتھ رو رو کر تجھے پکارے

حل لغات ۵۴۔ ... وارث ... رشید ... ہدایت ...

حل لغات ۵۸: امنعنی۔ مجھے روک۔ منع کرنا۔ روکنا۔ مانع۔ روکنے والا ... اشف ... شفا دے ... بیماری سے ...

حل لغات ۵۹: غنی۔ غنی کرنے والا۔ فقر۔ افلاس۔ محتاجی۔ فاقہ۔ بھوک۔ گرسنگی۔ اذہاب۔ لیجانا۔ اذہب۔ امر ہے ... دولت مند۔ بے نیاز۔ محتاج

حل لغات ۶۰: معجبہ۔ دل۔ قلب۔ مقسط۔ عدل کرنے والا۔ قسط ... جامع۔ جمع

حل لغات ۶۱: معطی۔ عطا کرنے والا ... جلالت۔ عظمت۔ جود۔ کرم۔ بخشش

حل لغات: اسماء ... لباس۔ جامہ۔ البس۔ امر ہے ... جمع عباد ...

حل لغات: عطوف۔ مہربانی۔ توجہ ... عبد۔ بندہ ... مستضعف۔ زیادہ ... کرنے والا

حل لغات۔ ضرار۔ نقصان۔ ضار۔ اسم فاعل۔ ضار۔ نافع

جنایت۔ گناہ کا مرتکب ہونا۔ سوء۔ برائی۔ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

منفعت بخش۔ نقصان پہنچانے والا۔ رؤف۔ لطف۔ مہربان۔ محصل۔

ترجمہ: نفع نقصان سب خدا کی طرف سے ہے۔

وَصَلِّ عَلٰی جَدِّی الْحَبِیْبِ مُحَمَّدٍ	۶۱	بِاَحْلٰی سَلَامٍ فِی الْوُجُوْدِ وَاَکْمَلَا
اور درود بھیج میرے دادا محمد مصطفےٰ پر جو تیرے حبیب ہیں		ایسے سلام کے ساتھ جو تمام کائنات کے سلاموں سے شیریں اکمل ہو
مَعَ الْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ جَمْعًا مُؤَبَّدًا	۶۲	وَبَعْدُ فَحَمْدُ اللّٰہِ خَتْمًا وَّاَوَّلًا
تمام آل اور اصحاب کے ساتھ ہمیشہ		زاں بعد اول و آخر تیری ہی تعریف ہے

(فتوحات ربانیہ)

۵۹ حل لغات۔ اغث۔ فریاد کو پہنچ۔ استغاثہ فریاد کرنا۔ غوث۔ غیاث۔ فریادرس داء۔ بیماری۔ دواء۔ درمان دارو علاج اختلال۔ دماغ میں فتور پیدا ہونا۔

۶۰ حل لغات۔ ترتیل۔ ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا۔ ورتل القرآن ترتیلا۔ حکم رب ہے طوطا مینا کی طرح پڑھنا بھی کوئی پڑھنا ہے۔ ٹھیر ٹھیر کر پڑھو۔ مطلب و معنی کا خیال بھی کرتے جاؤ۔ مخارج کو پوری طرح ادا کرو۔ دعا میں بھی سکون سے کام لو۔

۶۱ حل لغات۔ حلو۔ شیریں۔ احلی۔ زیادہ شیریں
المؤمن حلو یحب الحلوی۔
حمد۔ تعریف۔ محمد و محمود سراپا ہوا۔ وفی العرش
محمود وھذا محمد۔

قصیدہ ثانی

یہ قصیدہ دعائیہ ہے اور بہجۃ الاسرار سے منقول ہے نصرت علی الاعداء کیلئے اسکا ورد مفید ہوگا۔

شمار	مصرع اول	مصرع ثانی
۱	سَأَلْتُكَ يَا جَبَّارُ يَا سَامِعُ النِّدَآءِ	وَيَا حَاكِمُ احْكُمْ فِي الَّذِي قَدْ تَجَبَّرَا
	اے جبروت والے اور فریاد کو سننے والے میں نے تجھ سے استدعا اور خواست	کی ہے اے احکم الحاکمین اسکے حق میں حکم فرما دے جو مجھ پر دست درازی کر چکا ہے
۲	فَأَنْتَ الَّذِي تُرْجَى لِدَفْعِ مَضَرَّتِي	وَأَنْتَ مُغِيثُ دُعَاكَ مِنَ الْوَرَى
	تجھ ہی سے میرے رفع نقصان کی امید ہے	اور تو ہی ہر داد خواہ کا فریاد رس ہے
۳	سَأَلْتُكَ بِالْاِسْمِ الْعَظِيمِ فَمَنْ بَغَى	عَلَيَّ امْتَحِنْهُ بِالْعَمَاءِ فَلَا يَرَى
	میں نے تیرے اسم اعظم کا وسیلہ لیکر درخواست کی ہے	پس جو میرے خلاف سرکشی کرے اسکو نابینائی کیساتھ آزما کہ وہ نہ دیکھے
۴	أَجِبْ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ يَشْكُو مُصِيبَةً	كَسِيرُ الْجَنَاحِ لَا نَصِيرَ لَهُ يُرَى
	مظلوم کی دعا قبول فرما کہ وہ مصیبت کا شکوہ کر رہا ہے	کہ بازو شکستہ ہو چکے ہیں اور اسکا کوئی عمدہ معاون نظر نہیں آتا
۵	فَإِنْ لَمْ يَقَعْ غَيْثٌ فَمَا وَجْهُ حِيلَتِي	وَأَيْنَ الْفِرَارُ مِنْ عَدُوٍّ تَجَوَّرَا
	تو فریاد رس نہ ہو تو پھر بچاؤ کی کوئی صورت نہیں	میرے لئے پھر کوئی تدبیر نہیں اور نہ ہی ظالم دشمن سے مفر کی کوئی صورت ہو سکتی ہے
۶	فَيَا عَالِمَ النَّجْوَى وَيَا سَامِعَ النِّدَاءِ	وَيَا مُسْتَغَاثُ أَهْلِكْ مَنْ تَجَبَّرَا
	اے سرگوشیوں کے جاننے والے میری چیخ و پکار کے سننے والے	اور اے فریاد رس ظالم کو ہلاک کر دے

مصرعِ اول	نمبر	مصرعِ ثانی
وَكُلُّ مُصَابٍ يُسْتَغَاثُ بِمِثْلِهِ	٧	وَإِنِّي لَمْ أَشْكُ لِغَيْرِكَ مَاجَرَى
ہر مصیبت کا مارا اپنے ہی جیسے سے فریاد کرتا ہے		اور میں اپنی آپ بیتی کا تیرے سوا کسی سے شکوہ نہیں کرتا
فَكَيْفَ نُجِيبُ مَنْ بِقَلْبِهِ قَدْ دَعَا	٨	وَأَمْرُكَ فِي الْقُرْآنِ يُتْلَى عَلَى الْوَرَى
جس نے اپنے صمیم قلب سے دعا کی بھلا کہیں وہ نامراد ہوتا ہے		اور پھر جبکہ تیرا ارشاد قرآن میں پڑھا جاتا ہے
فَأَنْتَ الْمُغِيثُ وَالنَّصِيرُ عَلَى الْعِدَى	٩	وَقَوْلُكَ حَقٌّ لَا اخْتِلَالَ وَلَا امْتِرَا
تو ہی فریاد رس اور دشمن پر فتح دینے والا ہے		تیرا ارشاد درست ہے اسمیں کوئی شک ہے نہ شبہ
بِطٰهٰ مَعَ الْفُرْقَانِ وَالْبَقَرْ قَبْلَهَا	١٠	وَسَبِّحْ مَعَ الْأَنْفَالِ مَعْ سُورَةِ الْبَرَا
بواسطہ سورہ طٰہٰ و فرقان و بقرہ جو اسکے پہلے ہے		اور بوسیلہ سبح اسم و سورہ انفال ساتھ سورہ برات کے
وَيٰسِينَ مَعْ حٰمٓ كُلٌّ مَعَ النِّسَاءِ	١١	وَبِالْأَنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِينَ وَمَنْ قَرَا
اور بواسطہ سورہ یٰسین بہ ہمراہ حٰم و سورہ نساء		اور بوسیلہ جمیع انبیاء و رسل اور بواسطہ ہر قاری قرآن کے

از بہجۃ الاسرار صن۲۲۰

حل لغات

مصاب۔ مصیبت زدہ۔ یستغاث۔ فریاد کرے۔

تشریح:

حل لغات

تشریح:

حل لغات

عدو۔ دشمن۔ جمع اعداء۔ حق۔ سچ

اختلال و امترا۔ شک و شبہ

قصیدہ ثالث

یہ بھی دعائیہ قصیدہ ہے نیل مطالب کیلئے اس کا ورد انشاءاللہ تیر بہدف ثابت ہوگا
اس کا فارسی ترجمہ حضرت جامی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اسلئے میں نے اردو ترجمہ غیر ضروری تصور کرکے فارسی
ترجمہ کی نقل پر اکتفا کیا اور سچ پوچھئے تو اس سے بہتر ترجمہ بھی ناممکن تھا۔

يَارَبِّ اَظْفِرْنِىْ بِنَيْلِ مَطَالِبِىْ	۱	مِنْ فَيْضِ جُوْدِكَ اَرْحَمَ الرُّحَمَاءِ
خداوندا ظفر دہ از عنایت ٭ باحصال مطالب من ز رحمت		ز فیض بخشش انعام و احسان ٭ بدی خود ارحم الرحماء سبحان
وَاَظْهِرْنِىْ جُوْدَ الْوُجُوْدِ مُسَلَّطًا	۲	عِلْمًا وَّحِكْمًا مِّنْ عَظِيْمِ عَطَاءِ
بکن ظاہر ز بخشش ہا و اکرام ٭ تو ہستی دہ دہ ہستم از انعام		مسلط کن من از علم و حکمت ٭ عظیم است ایں عنایت باز رحمت
وَالْبِسْنِىْ لُبْسَ الْكَمَالِ تَقَدُّمًا	۳	مِنْ سِرِّكَ الْمَخْزُوْنِ يَا مَوْلَائِىْ
لباس از کمال اتم بپوشاں ٭ باوصاف تقدس پاک پاکاں		ز سر مخفی اسرار حقیقت ٭ تو اے مولائے یا خلاق قدرت
وَاكْشِفْنِىْ اَنْوَارَ الْخَلَائِقِ جُمْلَةً	۴	اَكْوَانِ حَتّٰى لَا اَرٰى بِغِطَائِىْ
کشا بر من با نوار حقائق ٭ تمامی راز اسرار دو قائق		تما جملہ حقیقت ہا اکواں ٭ نہ بینم تا حجاب خود بہ امکاں
وَاكْحُلْ بِاِثْمِدِ لِلشُّهُوْدِ بَصِيْرَتِىْ	۵	فَجَمَالُ وَجْهِكَ مُنْيَتِىْ وَمُنَائِىْ
کحلات شہود اے رب عزت ٭ بکن روشن مرا چشم بصیرت		جمال روئے خوبت آرزویم ٭ کمال از آرزو و جستجویم

۱ حل لغات
اظفر۔ فتح و نصرت عطا فرما
ظفر۔ فتح۔ اظفر۔ فتح حاصل کرنا۔ جیت
نال۔ ینال۔ نیلاً۔ حاصل کرنا۔ حصہ
عطا۔ بخشش

۳ حل لغات
لباس۔ جامہ۔ البس۔ پہنا (امر کا صیغہ)
مخزون۔ پوشیدہ۔ اسی سے خزانہ نکلا ہے
وہ چیز جو چھپا کر رکھی جاتی ہے۔ اسی لئے گنج
خزانہ کو کہا جاتا ہے۔

۴ حل لغات
کشف۔ کھولنا۔ اکشف۔ کھول دے
اکشفنا۔ کرنا کی جمع ہے۔ کرنے کے معنی ہیں
اکوان۔ کون کی جمع ہے۔
بیان عالم مراد ہے۔
غطا۔ پردہ۔ حجاب

۵ حل لغات
کحل۔ سرمہ۔ اثمد۔ سرمہ۔ منیتہ
منا۔ منیۃ۔ سب مترادف الفاظ ہیں
مراد۔ مراد۔ آرزو
ان کے معنی مراد۔ آرزو

وَاشْخَصَنِی اَنْوَارَ الْعُلُوْمِ اَرَیٰ بِهَا	۶	مَرْقُوْمَةَ الْاَشْيَاءِ فِیْ اٰنَاءٍ
ز انوار علوم کن معین ؛ کہ تا بینم از احوال روشن		تمامی ہنگرم مرقوم و مقسوم ؛ ز اشیاء جملہ ایں در آں علیم
يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ اَحْیِ مُهْجَتِیْ	۷	مِنْ نُوْرِ ذَاتِكَ يَا سَمِيْعَ دُعَائِیْ
یکن اے حی قیوم از عنایت ؛ دلم از زندہ از فیض کرامت		بہ نور پاک ذات از قرب قربت ؛ تو ئی شنوا دعایم دار رحمت
يَا ذَا الْجَلَالِ وَذَا الْجَمَالِ وَذَا الْعُلیٰ	۸	يَا كَامِلَ اَوْصَافٍ وَّ الْاَسْمَاءِ
کریا ذو العلا و ذو الجلال ؛ قدیر و کارساز ذو الجمال		و اے کامل با وصاف کمالات ؛ و اے اکمل ہر اسمائے حسنات
صَلِّ عَلَى الْمُخْتَارِ خَيْرِ عِبَادِكَ	۹	اَلْمَبْعُوْثِ بِالْفُرْقَانِ فِی الدُّنْيَا
درود و رحمت حق با د بیارہ ؛ بہ آں خیر البریہ شاہ مختار		کہ او مبعوث با قرآن و فرقان ؛ کریم و شافع و خیر البرایات

ولہ

یہ قصیدہ بھی قلم مدارالمہام سے ماخوذ ہے اس قصیدہ میں حضور نے اپنی جلالت شان کا اظہار بامتثال امر الٰہی "وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" فرمایا ہے۔

طرز کلام شاید ہی عالم کیف و سرور میں یہ اشعار زبان فیض ترجمان سے نکلے ہیں اسلئے پڑھنے والے پر بھی بیخودی اور کیف و سرور کا عالم طاری ہو جاتا ہے ؎ ساقی تری مستی سے کیا حال ہوا ہوگا ؛ جب تو نے یہ مے لیکر شیشے میں بھری ہوگی۔

رُفِعَتْ عَلٰى اَعْلَى الْوَرٰى اَعْلَامُنَا	۱	لَمَّا بَلَغْنَا فِی الْغَرَامِ مَرَامَنَا
ہمارے پرچم کائنات کی انتہائی بلندی پر اونچے گئے		جب راہ محبت میں ہم نے اپنی منزل مقصود پائی

حل لغات

تشریح

نحن الملوک علی سلاطین الملا	۲	والکائنات ومن بها خدامنا
ہم روئے زمین کے بادشاہوں کے بادشاہ ہیں		اور کائنات جو کچھ اس میں ہے وہ سب ہمارے خادمین ہیں
فبذلنا للحب نلنا عزة	۳	وعلی الرؤس نقلت اقدامنا
ہم نے رسوائے عشق ہوکر عزت حاصل کی		اور ہمارے قدم سب کے سروں پر ہو گئے
فجمالنا ملا الوجود وحالنا	۴	لا یستطاق ولا یفل حسامنا
ہمارا حسن کل موجودات پر چھا گیا اور ہمارا حال ایسا حال ہے کہ		جسکی کوئی تاب نہیں لاسکتا اور نہ ہماری تلوار کبھی کند ہوئی
ضربت طبول العز فی ساحاتنا	۵	وعلی السماء شی فابدت خیامنا
عزت کے ڈھول ہمارے صحن میں بجے		اور آسمان شرف پر ہمارے ہی خیمے تانے گئے
ولاجلنا وجد الزمان وکونه	۶	والدهر عبد والزمان غلامنا
زمانہ ہم سے ہے قیام زمانہ ہم سے ہے		زمانہ ہمارا بندہ ہے اور زمانہ ہمارا غلام ہے
انا وان اخر الزمان فاننا	۷	فقنا الذین فقد مواقدامنا
گویا باعتبار زمانہ ہم سب سے آخر ہیں		مگر ان سب سے سابق و فائق ہیں جو ہم سے پہلے گذرے
فبقربنا من قاب قوسین لقد	۸	رشقت قلوب المنکرین سهامنا
قاب قوسین سے تقرب کے باعث		ہمارے حاسدوں کے دل چھلنی ہو گئے

وَلَنَا الوَلَايَةُ مِن اَلَسْتُ بِرَبِّكُم	۹	وَاِمَامُنَا المَهدِیُّ فَهُوَ خِتَامُنَا
الست بربکم سے ہماری ولایت کی ابتدا ہوتی ہے		اور ہمارے امام مہدی ہیں اور وہی ہمارے خاتم ہیں
ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ	۱۰	وَالآلِ وَالاَصحَابِ ثُمَّ صِحَابِنَا
پھر درود ہو رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر		اور آپکی آل اور آپکے اصحاب پر اور پھر ہمارے اصحاب پر

وَلَهُ ۵

یَا دَارَ اَسمَاءَ بَانَت عَنكِ اَسمَاءُ	۱	وَاَصبَحَت بَعدَ ذَاكَ الاُنسِ قَفرَاءُ
اے اسماء کے قیام گاہ! اسماء تجھ سے جدا ہو گئی		اور تیری قیامگاہ اس پرمحبت اجتماع کے بعد ویران اور چٹیل میدان بن کر رہ گئی
بَانَت فَلَا البَانُ مَهزُوزٌ شَمَائِلُهُ	۲	کَلَّا وَلَا الرَّوضَةُ الغَنَّاءُ غَنَّاءُ
اسماء جدا ہو گئی جسکے بعد سرو شمشاد کی حرکت میں باقی نہ رہی		بلکہ میرے سے وہ سرسبز و بارونق باغ ہی نہیں رہا

وَلَهُ ٦

اِذَا كَانَ مِنَّا سَيِّدٌ فِي عَشِيرَةٍ		عَلَاهَا وَاِن ضَاقَ الخِنَاقُ حَمَاهَا
ہمارا سردار کسی قبیلہ یا کنبہ میں ہو تو		اس قبیلہ اور کنبہ پر غالب رہیگا اگر کوئی مصیبت تنگ حال کرے تو اسکی حمایت کریگا

وما اختبرت الّا واصبح شيحها	٢	وما افتخرت الّا وكان فداها
اور وہ قبیلہ آزمائش میں پورا اترے گا جبکہ سامنا سکا قائد ہو گا		اور یہ ہی آیہ صد افتخار ہو گا جبکہ نسل میں یہ جوانمرد موجود ہو
وماضربت بالابرقين خيامنا	٣	فاصبح ماوى الطالبين سواها
کوہ ابرقان استقام کا نام ایں ہمارے خیمے جب تک نصب رہیں گے		تمام رہ نورد و طالبان حق اسی طرف کا قصد کریں گے

وله

(قلائد الجواهر)

كفاك ربك كم يكفيك واكفة	١	كفاك فهاكمين كاف من كلكا
بس است پروردگار تیرا کفایت کنندہ از دوئے حادثہ		کہ پوشیدہ مانند کمیں است کہ باشد از صبا
تكر كراً كرّ الكرّ في كبد	٢	تحكي مشكشلة كلت لك الكلكا
می پیچد به پیچیدنی مانند پیچیدنی ریسمان در جگر		بر می کشد کارد تیز را مانند تیرے کہ از قضا پنجہ می زند
كفاك مابي كفاك الكاف كربته		ياكوكبا كان تحكي كوكب الفلكا
بس است آنچه نزد من بس است مرا از دارند ناخنه جگر		اے ستارہ دل من کہ ہستی در شباہت با ستارہ آسمان در روشنی

(فیوضات ربانیہ)

ولـه

#	مصرع اول	مصرع ثانی
۱	وَمُذْ عَنْكَ غِبْنَا ذٰلِكَ الْعَامَ اَنَّنَا	وَرَدْنَا عَلٰى بَحْرٍ وَّسَاحِلُهٗ مَغْنٰى
	اور تجھ سے جدا ہو کر ہم اس سال	ایک سمندر کے کنارے پہنچے جسکا ساحل ہماری قیامگاہ ہے
۲	وَشَمْسٌ عَلَى الْمَغْنٰى مَطَالِعُ نُوْرِهَا	مَغَارِبُهَا فِيْنَا وَمَطْلِعُهَا مِنَّا
	اور ایک سورج اس ساحلی منزل پر ضیا پاشی کر رہا ہے	اس آفتاب کا طلوع اور غروب ہمارے ہی علاقہ میں ہوتا ہے
۳	وَمَسَّتْ يَدَانَا جَوْهَرًا مِنْهُ كَيْتَ	لَطَائِفُهَا حَتّٰى صَفَتْ فَتَجَوْهَرْنَا
	اور اس دریا سے ہمارے ہاتھ ایک موتی لگا	سورج کی شعاعیں ترکیب پاکر اس چمکدار موتی کی شکل میں ظاہر ہوئیں
۴	وَمَا الْبَحْرُ وَالْمَغْنٰى وَمَا الشَّمْسُ قُلْ لَنَا	وَمَا جَوْهَرُ الْبَحْرِ الَّذِيْ عَبَرْنَا
	بتاؤ یہ کونسی دریا ہے اور کونسا ساحلی مقام ہے اور کونسا آفتاب	اور اس دریا کا جس سے ہم پار اترے کونسا جوہر ہے
۵	فَقُلْ بِلِسَانِ الْغَيْبِ لَا بِاِشَارَةٍ	اَقَمْنَا بِهٖ اَوْ غِبْنَا عَنْهُ اَمْ اَدْلَجْنَا
	اشارہ سے کام نہ چلے گا لسان غیب سے کہو	کہ وہ کونسا دریا تھا جہاں ہم ٹھیرے جہاں سے رات میں نکل کر نظر غائب ہوگئے
۶	فَلَمَّا اَقَمْنَا مَالَ رَبْعُ قُلُوْبِنَا	جَدِيْرًا عَلٰى مَرِّ الزَّمَانِ وَقَدْ شِبْنَا
	جب ہم وہاں ٹھیرے تو ہمارے دلوں کو سرسبزی و شادابی	مناسب رفتار زمانہ ہوئی اور ہم نے خوب عیش کیا

وَاِنْ تَحِنَّ اِدْلَاجُنَا فَمَا رِكَابُنَا	۷	يُطِيقُ بِنَا وَسْعًا وَعَنْهُ فَمَا ضِقْنَا
اور اگر ہم وہاں سے رات کو جانا چاہتے ہیں تو تعجب کی بات یہ ہیکہ		ہماری سواریاں ہمیں وہاں سے لیجانا پسند نہیں کرتی حالانکہ ہمکو کبھی ناپسند نہیں کیا
تَرَكْنَا بِحَارَ الزَّاخِرَاتِ وَرَاءَنَا	۸	فَمِنْ اَيْنَ يَدْرِي النَّاسُ اَيْنَ تَوَجَّهْنَا
موجزن دریاؤں کو ہم نے اپنے پیچھے چھوڑا		اب لوگوں کو کیا معلوم کہ ہم کہاں متوجہ ہوئے
وَثَمَّ حَدِيثٌ جَلَّ كُنْهُ صِفَاتِهِ	۹	عَنِ الْوَصْفِ مَا فَهْمًا بِذَاكَ وَلَا [illegible]
اور وہاں ہمیں وہ چیز ملی جسکی تعریف ناممکن ہے		اس کی حقیقت ہمارے فہم و ادراک سے بالاتر ہے
شَهِدْنَا جَمَالًا مَا تَجَلّٰى لِغَيْرِنَا	۱۰	تُلَاحِظُهُ اَرْوَاحُنَا عَنْهُ مَا حِدْنَا
ہم نے وہ جمال دیکھا جو کسی کو ہمارے سوا نظر نہیں آیا		ہماری ارواح اپنی یافت و شہود کی حد تک اسکا مشاہدہ کرتی ہے

قلائد الجواہر

قصیدہ (۹) ردیف الباء

قصیدہ ذیل حضور کا وہ مشہور آفاق قصیدہ ہے جسکی سند کئی کتابوں میں ملتی ہے قلائد الجواہر بہجۃ الاسرار۔ فتح المبین۔ فتوحات ربانیہ۔ انسان کامل (مولفہ حضرت سید عبد الکریم الجیلی وغیرہ)

اس قصیدہ پر شعرائے عرب و عجم نے تخمیس بھی کی ہے۔

اس قصیدہ کا منظوم فارسی ترجمہ حضرت ملا عبد الرحمن جامی قدس سرہ السامی نے فرمایا ہے اور حضرت ابو المعالی قدس سرہٗ قطب لاہور نے شرح فرمائی ہے اور بشکل رباعیات اس کا ترجمہ فرمایا ہے۔ البتہ دسویں شعر کی شرح اور ترجمہ حضرت کی تصنیف شریف میں نہیں ہے دسویں شعر کی شرح میری ہے باقی اشعار کی شرح جو حضرت جامی نے فرمائی ہے من و عن نقل کر دی گئی ہے۔

مصرع اول	شمار	مصرع دوم
مَا فِی الصَّبَابَةِ مَنْهَلٌ مُسْتَعْذَبٌ	۱	اِلَّا وَلِیْ فِیْهِ الْاَلَذُّ الْاَطْیَبُ
عشقی اندر نباشد چشمهٔ خوب * بر سیری پاک و مات محبوب		گر باشدم الذات صافی * خوشگوار بهاست وافی
اَوْ فِی الْوِصَالِ مَکَانَةٌ مَخْصُوْصَةٌ	۲	اِلَّا وَمَنْزِلَتِیْ اَعَزُّ وَاَقْرَبُ
نباشد وصال قرب قربت * مکان خاص تر با عز و عظمت		گر باشد بیرے آما یا فراز * در آں با عز و قربت جا ممتاز
وَهَبَتْ لِیَ الْاَیَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِهَا	۳	فَحَلَتْ مَنَاهِلُهَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ
عطا گشته ز بہر ما بایام * ز رونق در صفا بخود با تمام		شدش روشن منابہائے شیریں * شدش شرب لطیف و خوشگوارش
فَغَدَوْتُ مَخْطُوْبًا بِکُلِّ کَرِیْمَةٍ	۴	لَا یَهْتَدِیْ فِیْهَا اللَّبِیْبُ فَیَخْطُبُ
شدم بیدار مطلوب کرامات * بہ تکمیل بندگی و خطابات		نیابد ہیچکس راہے دراں راز * ز دانائے مخاطب ہا با اعزاز
اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا یَخَافُ جَلِیْسُهُمْ	۵	رَیْبَ الزَّمَانِ وَلَا یَرٰی مَا یَرْهَبُ
ز مردانم معزز و جاہے * نہ ترسد ہمنشیں ہیچ گاہے		ز گردش ہائے دور زلیست و بالا * نہ بیند ہیچ تہہ و بالا
قَوْمٌ لَهُمْ فِیْ کُلِّ مَجْدٍ رُتْبَةٌ	۶	عُلْوِیَّةٌ وَبِکُلِّ جَیْشٍ مَوْکِبُ
بود قومے بہ تکمیل کراماتے * کہ باشد بہترش در اعلیٰ درجاتے		مقام او بعلیات برتر * و باشد مرکبے در ہر لشکر
اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَأُ دَوْحَهَا	۷	طَرَبًا وَفِی الْعَلْیَاءِ بَازٌ اَشْهَبُ
منم آں بلبل بستان رحمت * کہ شاخ عشق آمدہ بام رفعت		بہ علیات بام صد درجات * بہ باز اشہبم مشہور علیات

مصراع اول	شماره	مصراع دوم
أَصْبَحَتْ جُيُوشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِيئَتِي	۸	طَوْعًا وَمَهْمَا رُمْتُهَا لَا تَعْزُبُ
تمامی لشکر حب گشته روشن ۔ بقصد خود بزیر خواهش من		منم ہر چند کردم دور از خویش ۔ تنشد غائب باشد پیش پیش
مَا زِلْتُ أَرْتَعُ فِي مَيَادِينِ الرِّضَا	۹	حَتَّى وُهِبْتُ مَكَانَةً لَا تُوهَبُ
چرا گاہم بمیدان رضا بود ۔ رضائے من رضائے بندہ بود		مقامم تا کر بخشید او زرحمت ۔ نشد تملش پئے دیگر عنایت
أَصْبَحْتُ لَا أَمَلًا وَلَا أُمْنِيَّةً	۱۰	أَرْجُو وَلَا مَوْعُودَةً أَتَرَقَّبُ
شدم بیدار دو کامیابم ۔ بحق امید وار و خوشکوارم		نماند ہیچ امیدم موجود ۔ شد بد امید باہم جلہ موجود
أَضْحَى الزَّمَانُ كَحُلَّةٍ مَرْقُومَةٍ	۱۱	تَزْهُو وَنَحْنُ لَهَا الطِّرَازُ الْمُذْهَبُ
زمانہ شدم او روشن بہ ترتیب ۔ چو آں حلہ کہ با نقش است		منم او را طراز زر نگارے ۔ طراز جلوہ افروز بے بہائے
أَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِينَ وَشَمْسُنَا	۱۲	أَبَدًا عَلَى فَلَكِ الْعُلَى لَا تَغْرُبُ
فرو شد شموس اولین ما ہمیشہ لیکن باند شمس فضیلت ما		درخشاں بر فلک علا و نخواہد فرو شد ہیچ ساعت

خمسہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

یہ خمسہ کلام حقانی در قول محبوب سبحانی ہے جو خود مصنف کتاب مذکورنے نمالبًا اسکی قلمی نسخہ نقل کیا۔ کسی کتاب میں اسکا پتہ نہ چل سکا

یا طالبین وصالنا تقربوا	۱	وسرنا فی کل شیٔ فترقبوا
ہمارے وصال کے خواستگار آؤ ہمارا قرب حاصل کرو		ہر شے میں ہمارے اسرار کا پتہ چلاؤ
ولحبنا فی خاننا فتحببوا		ما فی الصبابۃ منھل مستعذب
ہماری محبت اور آرزو ہو تو ہمارے میخانہ میں آؤ جام پر جام لگاؤ		عشق و محبت کا کوئی بھی ایسا شیریں چشمہ نہیں ہے

الا ولی فیہ الالذ الاطیب

جس میں میرے لئے لذیذ و خوشگوار ترین حصہ نہ ہو

ان ثم فی شرف المعالی رتبۃ	۲	معلومۃ للواصلین مفیدۃ
عشق و محبت کا اگر کوئی بہتر سے بہتر مضمون ہے		جو واصلین حق کے مفید مطلب ہو سکتا ہے
او فی منا اھل الکمال سریرۃ		او فی الوصال مکانۃ مخصوصۃ
یا کسی صاحب کمال کا عمدہ بیان ہے		یا وصال الٰہی کا کوئی مخصوص مقام ہے

الا ومنزلتی اعز و اقرب

تو یقین جانو میرا درجہ ان سب سے بلند اور سب سے نزدیک ہے

وانا المفیض علی العوالم عرفها	۳	انا قطب ارباب الکمال وکفوها
میں سارے عالم میں معرفت کی خوشبو پھیلانے والا ہوں		میں ارباب کمال کا قطب ہوں اور انکے لیے ایک نمونہ ہوں
وهبت لی ایام رونق صفوها		انا عین عین العین حاوی طرفها
اس زمانہ کی خالص شے وصال مجھے عطا ہوئی		میں فانی بخود باقی بحق ہوچکا ہوں اور مظہر ذات حق ہوں

فحلت منا هلها وطاب المشرب

اب معرفت کے چشمے بھی شیریں ہوچکے ہیں انکا پانی بھی خوشگوار ہوچکا ہے

من کشف اسرار ووهب عزیمة	۴	منی اهل الصدق کل عزیمة
معرفت الٰہی کے اسرار ان پر کھولے جاتے ہیں اور انکے ارادوں کو استحکام بخشا جاتا ہے		مخلص اور پاک اہل لوگوں کے لئے میری جانب سے پورا اہتمام ہے
فغدو مخطوبا بکل کریمة		ولکل بی یرجو وصال قریمة
اسلئے ہر قسم کی بزرگی مجھ سے منسوب کیگئی ہے		ہر ایک میرے توسط سے وصال الٰہی کا طالب ہے

لا یهتدی فیها اللبیب فیخطب

جس میں صاحبان بصیرت بھی راہ نہیں پاتے اور نہ کلام کرسکتے ہیں

وانا لجمیع الاولیاء رئیسهم	۵	انا سر آل المصطفی لو ناموسهم
میں سلطان الاولیاء ہوں		میں معارف وحقائق میں آل مصطفی اور اہلبیت اطہار کا رازدار ہوں

وَاَنَا الصَّفُّ لِلْعَارِفِیْنَ نَفِیْسُھُمْ — اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا یَخَافُ جَلِیْسُھُمْ

میں عارفین کا محبوب نظر ہوں — میرے ہم نشینوں کو نہ گردش

زَیْبَ الزَّمَانِ وَلَا یَرٰی مَا یُرْھَبُ

زمانہ کا خوف اور نہ کسی خوفناک چیز کا اندیشہ

اَنَا عَرْشُ اَسْمَاءِ الْاِلٰہِ لَوْحُھَا — ۶ — وَاَنَا الطُّوْفَانُ لِلْمَعَارِفِ نُوْحُھَا

میں اسمائے الٰہی کی بلندترین کیفیات اپنے اندر محفوظ کئے ہوئے ہوں — حقائق و معارف کے سمندر میں زبردست خطرات جو پیش آتے ہیں ان سے حضرت نوح کی طرح بچانا ہوں

اَنَا صَاحِبُ الْاَسْرَارِ مَالِکُ رُوْحِھَا — اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَاءُ دَوْحِھَا

میں حقائق و معارف اور اُنکی روح سے پورا پورا واقف ہوں — میں گلشن معرفت کا بلبل ہزار داستان ہوں جو اپنے نغمہ ہائے فرحت بخش سے ہر انواع فضائے گلستان کو معمور کرتا

طَرَبًا وَفِی الْعَلْیَاءِ بَازٌ اَشْھَبُ

میں باز اشہب ہوں جس کا مقام بادشاہ کے ہاتھ پر ہوتا ہے اور جو بالا حرکت غیرے معارف و حقائق کا شکار کرتا ہے

اَلْحَقُّ اَرْسَلَنِیْ لِاَھْلِ طَرِیْقَتِیْ — ۷ — سُلْطَانُ اَھْلِ الدِّیْنِ حَامِی الْمِلَّۃِ

خدا نے مجھے اہل طریقت کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے — میں اہل دین کا بادشاہ اور حامی ملت یعنی دین کا محافظ ہوں

وَلِیَ الْاَیَّامُ تَرْقُبُ نَظْرَتِیْ — اَصْبَحَتْ جُیُوْشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِیْئَتِیْ

زمانہ میرے گرد گھوم رہا ہے اور میری نظر دیکھ رہا ہے — لشکر عشاق میری تحت مشیت ہے

		طوعا ومهما رمتها لا تغرب
		جب کبھی میں انہیں طلب کرتا ہوں تو وہ تعمیل امر میں حاضر ہو جاتے ہیں
لي في مقام الواصلين منية	٨	أبقت نفوس العارفين سنية
میں مقام واصلین میں فنا ہو چکا ہوں		جہاں ارباب عرفان کے نفوس روشن ہو جاتے ہیں
وعن الوجود واهله مغنية		أصبحت لا أملا ولا أمنية
اور جہاں وجود اور اہل وجود دونوں سے بے نیازی ہو جاتی ہے		اسی لئے میری یہ حالت ہے نہ تو مجھے کسی قسم کی آرزو ہے نہ تمنا
		أرجو ولا موعودة أترقب
		کہ جس کی میں خواہش کروں یا جس کا میں امیدوار ہوں
قد صار قلبي جامعا أهل القضا	٩	ومطالعا في علمه لوح القضاء
میرا دل صاحبان قضا و قدر کا جامع ہے		احکام قضا و قدر اس کے حیطۂ علم میں ہیں
حتى مضى في حاله ما قد مضى		ما زلت أرتع في ميادين الرضا
ہر حال میرے دل پر جو حالت گذری وہ گذری		میں تسلیم و رضا کے میدان میں چرتا ہوں
		حتى وهبت مكانة لا توهب
		یہاں تک کہ مجھے وہ رتبہ بخشا گیا جو کسی اور کو عطا نہیں ہوا

حل لغات: منیۃ - تمنا۔ سنیۃ - روشن، بلند۔ مغنیۃ - بے پرواہ کرنے والی چیز۔ امنیۃ - آرزو۔ اترقب - میں امیدوار ہوں۔

تشریح: وصال الٰہی سے بڑھ کر کوئی نعمت ہو سکتی ہے اس مقام پر ...

حل لغات: مطالع - ... ارتع - چرتا ہوں۔ میادین - میدان کی جمع۔ هبۃ - بخشش۔

شرح: مسلک قادریہ کیا ہے؟ تسلیم و رضا ...

جاهدت في الله حق الجهد بالزهد
في كل ما تشتهيه النفس كالشهد
فقمت لله بالقرآن والتهجد
...

ولہ

اذا نظرت عینی وجوہ حبائبی	١	فتلک صلاتی فی لیال الرغائب
میری آنکھ جب میرے محبوب کا روئے زیبا دیکھتی ہے		تو یہی میری رغبت والی راتوں کی نماز ہوتی ہے
وجوہ اذا ما اسفرت عن جمالہا	٢	اضاءت لہا الاکوان من کل جانب
روئے جاناں سے جب نقاب اٹھتا ہے		تو اس کے پرتو سے کائنات کا گوشہ گوشہ چمک اٹھتا ہے
حرمت الرضی ان لم اکن باذلاً دمی	٣	ازاحم شجعان الوغی بالمناکب
مقام رضا سے محروم ہو جاؤں اگر اپنے محبوب کیلئے اپنا خون نہ بہاؤں		اور بہادران جنگ سے دوش بدوش مقابلہ نہ کروں
اشق صفوف العارفین بعزمۃ	٤	تعلی بمجدی فوق تلک المراتب
میں اپنے مضبوط ارادے کے ساتھ عارفوں کی صفوں کو چیرتا چلا گیا		بالآخر میرا رتبہ ان کے رتبہ سے بلند ہو گیا
ومن لم یوف الحب ما یستحقہ	٥	فذاک الذی لم یأت قط بواجب
اور جس نے حق محبت ادا نہیں کیا		تو گویا اس نے ایک امر واجب کی تکمیل نہیں کی

بہجۃ الاسرار ص٥٨ قلائد الجواہر ص٢٨

ولہ

وَرَمُونِی بِالصَّدِّ وَالصَّدُّ صَعْبُ	۱	عَوَّدُونِی الوِصَالَ وَالوَصْلُ عَذْبُ
اور پھر انہوں نے تیر کا مجھے نشانہ بنادیا اور کرین نہیں جاناکی بجر ایک مصیبت ہے		انہوں نے مجھے خوگر وصل بنادیا (عادی بنادیا) وصل شیریں ہوتا ہے
فَرْطُ حُبِّی لَهُمْ وَمَا ذَاكَ ذَنْبُ	۲	زَعَمُوا حِينَ عَاتَبُوا أَنَّ جُرْمِي
ان کی شرط محبت ہے حالانکہ یہ تو کوئی جرم نہیں		بوقت عتاب فرماتے ہیں کہ میرا جرم
مَا جَزَا مَنْ يُحِبُّ إِلَّا يُحَبُّ	۳	لَا وَحَقِّ الْخُضُوعِ عِنْدَ التَّلَاقِي
کہ محبت کرنیوالے کی خیر بجز اسکے نہیں کہ وہ محبت کیا جائے		اس خضوع کی قسم جو محبوب سے ملنے کے وقت ہوتی ہے

تلائد الجواہر ص ۸۲

ولہ ۱۲

اِذاکُنتَ عَن عینِ العیانِ مُغیبًا	۱	فما انتَ عن قلبی وسِرّی بغائب
جب آپ میری ظاہری آنکھوں سے غائب تھے		تو میرے چشم دل اور دیدۂ جاں سے تو غائب نہ تھے
اِذا اشتاقتَ العینانِ مِنکِ لنظرۃ	۲	تمثّلتَ لی فی قلبکَ من کُلّ جانب
جب آنکھیں مشتاق دیدار ہوتی ہیں		تو آپ ہر جانب سے میرے دل میں متمثّل ہو جاتے ہیں

ولہ ۱۳

فتح المبین کی صفحہ ۱۰۹ پر یہ صراحت ہے کہ جب حضرت شیخ احمد الرفاعی حضرت غوث اعظم رض کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو انہوں نے یہ ابیات عرض کی

فی حالۃِ البُعدِ روحی کُنتُ اُرسلُھا	۱	تُقبّلُ الارضَ منّی وھِیَ نائبتی
یعنی حالت بعد سے میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا		تاکہ وہ نیابتاً میری جانب سے زمین بوسی کرے
وھٰذہِ نوبۃُ الاشباحِ قد حضرت	۲	فامدد یمینَکَ کی تحظی بھا شفتی
اور میں اب جسمانی طور پر حاضر بارگاہ ہوں		لہٰذا آپ اپنا دست راست دراز کریں تاکہ میں اپنے مشتاق لبوں سے اسکا بوسہ لے سکوں

اسکے جواب میں سید الاولیاء رضی اللہ عنہ نے متذکرہ بالا ابیات میں جواب سرفراز فرمایا جن کا اس احقر نے یہ منظوم ترجمہ کیا ہے

ہر چند کہ حسن رخت از چشم نہاں بود ⁂ ہر آئینہ دل وے ہر لحظہ عیاں بود
ہر دم کہ نگاہم مشتاق جمالست ⁂ دیدم کہ نگاہ تو بہ سوئم نگراں بود

تشریح: در راہ ... ابتدائی مرحلہ قرب و بُعد نیست [illegible]

بقول حضرت جامی [illegible]

وجہہ فی نظری کل غداۃ و [illegible]

وَلَهٗ ۱۴

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
دَنَوْتُ عَنِ الْمَحْبُوْبِ اَعْلَى الْمَرَاتِبِ	۱	فَاَوْهَبَنِيْ بِالْقُرْبِ اَزْكَى الْمَوَاهِبِ
میں نے اپنے محبوب سے قریب ہو کر اعلیٰ مدارج حاصل کئے		اس نے اپنی قربت سے مجھے بہترین عطایا سے فراز کیا
وَتَوَّجَنِيْ تَاجًا عَلٰى خِلَعِ الرِّضٰى	۲	بِاَسْنَى مَلَابِسَ فَنِلْتُ مَآرِبِيْ
اس نے خلعت رضا کے علاوہ مجھے تاج پہنایا		اور ایسے قسم کی پوشاک پہنائی غرض میں اپنا مقصد پالیا
وَنَادَمَنِيْ مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ وَقَدْ	۳	بَدَا لِيْ جَهْرًا لَا حِجَابَ وَحَاجِبِ
مجھ سے اس نے بلا واسطہ ہم نشینی کی		میرے لئے بلا حجاب و حاجب جلوہ گر ہو گیا
سَلَكْتُ طَرِيْقًا لَيْسَ يَسْلُكُ سَالِكٌ	۴	وَكَانَ حَبِيْبِيْ لِيْ دَلِيْلًا وَصَاحِبِيْ
میں نے وہ راہ طے کی جس پر کوئی سالک نہیں چل سکتا		اور میری رہنمائی اور رفاقت میرے حبیب رسول اکرمؐ نے فرمائی
خَلَوْتُ لِمَنْ اَهْوٰى بِغَيْرِ مُزَاحِمٍ	۵	فَيَا حَبَّذَا مَا طِبْتُ لِيْ مِنْ مَآرِبِ
جس سے مجھے عشق و محبت ہے بلا روک ٹوک میں اسکے ساتھ تنہا رہا		اے واہ میں نے کیا بہتر و خوشگوار مقاصد حاصل کئے
وَلِيْ وَلَهٌ قَبْلَ الْوُجُوْدِ وَكَوْنِهٖ	۶	وَلِيْ قَدَمٌ قَدْ جَالَ فِيْ جَذْبِ جَاذِبِ
یہ میری انتہا میرے محبوب کی محبت وجود اکوان کے قبل سے ہے		اور ازل ہی سے مجھے کسی کھینچنے والے نے اپنی جانب کھینچ لیا ہے

وهذا مقامی واتصالی بخالقی	۷	وذکری حظی من حبیب الحبائب
یہ میرا مقام ہے اور میرے خالق کیساتھ اتصال ہے		اور محبوبوں کے محبوب کی یاد میرا حصہ ہے
انا فی الھوی سلطان کل متیم	۸	لمملکتی فی الارض حنت رکائبی
مقام عشق میں ہر مشتاق کا میں بادشاہ ہوا		تمام شہسواران روئے زمین میں میری حکومت کے آگے سر جھکائے
وجالت خیولی الارض شرقا ومغربا	۹	وفی طولها والعرض دار نجائبی
اور میرے گھوڑوں نے مشرق و مغرب میں جولانی کی		اور دنیا کے طول و عرض میں میری عربی نسل کے گھوڑوں نے چکر لگایا
ودقت لی السادات فی الارض والهوی	۱۰	طبولا لعزی کلها الف ضارب
اور روئے زمین میں تمام سرداروں اور ارباب عشق نے میرا ڈنکا بجایا		میری شان و شوکت کے ڈھول پیٹنے والے ہزاروں ہیں
ولی خیمة خضراء فی مشرقها	۱۱	وفی مغرب اطنابها بتراکب
اور میرے لئے مشرق میں سبز خیمہ تانا گیا		جس کی طنابیں میخوں سے مغرب میں ترتیب سے لگائی گئیں
وتنصب فی حشر علینا تظللنا	۱۲	رجالی واصحابی بها فی مناصب
یہی خیمہ حشر میں ہم پر سایہ فگن رہے گا		میرے سارے احباب و اصحاب اسکے زیر سایہ بلحاظ مراتب مقیم ہونگے
انا قطب اقطاب الوجود حقیقة	۱۳	وجملهم لی یتبعون مذاهبی
میں درحقیقت عالم وجود کا قطب الاقطاب ہوں		اور سب میرے مسلک و مذہب کی اتباع کرتے ہیں

شعر	نمبر	شعر
اذا اجتمعوا فی جامع العشق حلقم	١٤	خطیبا اعظم من یبلغ عجائبی
جب وہ جامع عشق میں جمع ہوتے ہیں		تو میں بحیثیت خطیب بلاغت آمیز مجالس سنا کر نصیحت کرتا ہوں
قعودا جلوسا ینظروا تحت منبری	١٥	ویجروا دموعا بالدماء سواکب
یہ لوگ میرے منبر کے نیچے بیٹھے ہوئے مجھے تکتے رہتے		اور خون کے آنسو بہاتے رہتے
انا خادم فی حضرۃ نبویۃ	١٦	قریب لہ قربا کقوس الحواجب
میں بارگاہ نبوت میں خادم ہوں		اور حضور سے اتنا قریب ہوں جیسے کمان ابرو

وله ١٥

شعر	نمبر	شعر
تجلی لی المحبوب من غیبت الحجب	١	فشاهدت اشیاء تجلی من الخطب
پردہ غیب سے میرے لئے محبوب نے تجلی کی		تو میں نے ان تمام چیزوں کو دیکھ لیا جو اس تجلی سے روشن ہو گئیں
واشرقت الارض من نور وجهه	٢	فخفت لان اقضی لهیبة فجی
اس کے روئے روشن کی تجلی سے ساری کائنات جگمگا اٹھی		مجھے خوف ہوا کہ کہیں اس کی ہیبت سے اپنی جان نہ گذر جاؤں
ولما صدقنا شیلت الحجب بیننا		ولولا کلام الصدق ما شیلت الحجب
ہم جب محبت میں پورے اترے تو ہمارے بیچ جو پردے تھے اٹھ گئے		اگر راست بازی نہ ہوتی تو یہ حجابات دور نہ ہوتے

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
فَنَادَیتُہُ سِرَّ التعظیم شانہ	۴	ولم اطلب الرؤیا لہ خیفت العتب
میں نے آپ کی عظمت وشان کے پیش نظر آپ کو آہستہ ندا دی		اور باندیشۂ عقاب طالب دید نہ ہوا
سِوَی اِنَّنی نادیتُہٗ جلَّ بزرۃ	۵	لِتُحیِ بہا میتَ الصَّبابۃ واللُّب
میں نے زیادہ سے زیادہ یہ کیا کہ بس آپ سے التجا کی		کہ آپ از راہ لطف مجھے ایک نظر دیکھ لیں جس سے یہ کشتۂ محبت زندہ ہو جائے
تَعطّف علی من انت اقصی مرادُہٗ	۶	فمعک فی عینی وذکرک فی قلبی
اس پر لطف فرما جس کا تو انتہائی مقصد ہے		میری آنکھ میں تیرا جلوہ اور میرے دل میں تیری یاد ہے

وَلہٗ ۱۶

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
فلیتَ تحلو والحیاۃُ مریرۃٌ	۱	ولیتَ ترضی والانامُ غِضابٌ
کاش تو میرے حق میں شیریں ہوتا اور زندگی تلخ ہوتی		اور کاش تو راضی ہوتا اور سب لوگ ناراض ہوتے
ولیتَ الذی بینی وبینک عامرٌ	۲	وبینی وبینَ العالمین خرابٌ
اور اے کاش ہمارے باہم تعلقات آباد ہوتے		اور مجھ میں اور دونوں جہاں میں جو تعلقات ہیں وہ برباد ہو جاتے
اِذا صحّ منک الودُّ فالکلُّ ھیّنٌ	۳	وکلُّ الذی فوقَ التُّرابِ ترابٌ
تجھ سے صحیح محبت استوار ہو جائے تو ہر ہر شے میرے لئے آسان ہے		اور ہر شے جو اس مٹی پر ہے وہ مٹی ہی تو ہے

وله

١	إذا نظرت عيني وجوه حبائبي	فتلك صلاتي في ليالي الرغائب
	میری آنکھیں جب میرے محبوب کا رخ زیبا دیکھتی ہے	تو یہی میری طویل راتوں کی نماز ہوتی ہے
٢	وجوه إذا ما أسفرت عن جمالها	أضاءت لها الأكوان من كل جانب
	روئے جاناں سے جو نقاب اٹھتا ہے	تو اسکے پرتو سے کائنات کا گوشہ گوشہ چمک اٹھتا ہے
٣	حرمت الرضى إن لم أكن باذ لهم	أزاحم شجعان الوغى بالمناكب
	مقام رضا سے محروم ہو جاتا اگر (اپنے محبوب کیلئے) اپنا حق نہ بہا دوں	اور بہادران جنگ سے دوش بدوش مقابلہ نہ کروں
٤	أشق صفوف العارفين بعزمة	تعلى مجدي فوق تلك المراتب
	میں اپنے مضبوط ارادوں کیساتھ عارفوں کی صفوں کو چیرتا گیا	بالآخر میرا رتبہ ان کے رتبہ سے بلند ہو گیا
٥	ومن لم يوف الحب ما يستحقه	فذاك الذي لم يأت قط بواجب
	جس نے حق محبت پورا ادا نہیں کیا	گویا اس نے ایک امر واجب کی تکمیل نہیں کی

وله ١٨

هنيئاً لصحبي انني قائد الركب	١	اسيرُ بهم قصداً الى منزل الرحب
میرے اصحاب کو خوشخبری ہو کہ میں انکا امیر لشکر ہوں		(جو) انہیں ایک وسیع تر درگاہ کیجانب لیجا رہا ہوں
واكفنهم والكل في شغل امره	٢	وانزلهم في حضرة القدس من ربي
میں ان کے ہر معاملہ ہر شغل میں ممد و معاون رہوں گا		اور انکو (بالآخر) بارگاہ ربوبیت میں پہونچا دوں گا
ولي معهد كل الطوائف دونه	٣	ولي منهل عذب المشارب والشرب
اور میری وہ ارفع و اعلیٰ قرارگاہ ہے جسکے آگے		اور میرا چشمہ بھی نہایت شیریں و خوش مزہ ہے
واهل الصفا يسعون خلفي كلهم	٤	لهم همة امضى من الصارم العضب
اور اہل صفا میرے پیچھے بھاگے بھاگے آرہے ہیں		انکی ہمت کا کیا پوچھنا جو تلوار سے زیادہ کام کرتی ہے

وله ۱۹ ردیف التاء

طَابَ شُرْبُ الْمُدَامِ فِي الْخَلَوَاتِ	۱	اَسْقِنِي يَا فَقِيهُ فِي الْاٰنِيَاتِ
تنہائی میں مے نوشی اچھی لگتی ہے		(پس) اے دانشمند مجھے ساغر سے پلا دے
خَمْرَةٌ تَرْكُهَا عَلَيَّ حَرَامٌ	۲	لَيْسَ فِيهَا اِثْمٌ وَلَا شُبُهَاتٌ
یہ ایسی مے ہے جس کا چھوڑنا مجھ پر حرام ہے		جس کے پینے میں گناہ ہے نہ (حرمت کا) شبہ
وَشَرِبَهَا خَيْرُ الْبَرَايَا مُحَمَّدٌ	۳	هَامَ فِيهَا وَخُصَّ بِالْمُعْجِزَاتِ
اور اسکو سیدنا محمد مصطفےٰ خیر البرایا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا		اور اس سے سرشار ہوگئے اور معجزوں سے خاص کیے گئے
وَشَرِبَهَا مُوسَى عَلَى طُورِ سِينَا	۴	هَامَ فِيهَا وَخُصَّ بِالْمُنَاجَاتِ
اور اس کو (حضرت) موسیٰ نے طور سینا پر پیا		وہ بھی اس طرح سرشار ہوئے اور مناجات کے ذریعہ خاص کیے گئے

—

حل لغات متعلقہ قصیدہ ۱۹

هنیئا۔ مبارک باشد۔ رجال۔ صحب۔ اصحاب رفقاء۔ ...

تشریح ۱۔ حضور غوث پاک اپنے رفقاء اور اصحاب کو ...

تشریح ۲۔ آپ فرماتے ہیں کہ ...

حل لغات۔ معهد۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ قرارگاہ۔ منزل۔ طائفة۔ جماعت۔ گروہ۔ ...

تشریح ۔ آپ نے اس شعر میں اپنے مقام کی رفعت کا اظہار فرمایا ہے ...

حل لغات۔ صفا۔ صاف۔ پاکیزہ۔ ... اصفیاء۔ ... صارم۔ تلوار۔ شمشیر

نمبر		
۵	اَفْتِنِی یَافَقِیہ فِیھَا وَقُلْ لِی	ھَلْ یَجُوزُ شُرْبُھَا عَلَی الْعَرَفَاتِ
	اے فقیہ! اس شراب کے بارے میں فتوے دے اور مجھ سے کہہ	کہ کیا اس کا پینا عرفات پر جائز ہے!
۶	اَوَیَجُوزُ الطَّوَافُ وَالسَّعیُ فِیھَا	وَالتَّلَبِّیِ وَتَرمِی الجَمَرَاتِ
	کیا یہ پی کر طواف اور سعی	اور تلبیہ اور رمی جمرات جائز ہے!
۷	وَرَمُوا بِالجِمَارِ جَمْرَۃَ قَلْبِی	اَیُّ قَلْبٍ تَصَبَّرُ الجَمَرَاتِ
	اور انہوں نے اپنی محبت کے شعلوں سے میری آتش قلب اور بھڑکا دی	(بھلا) کون دل ان شعلوں کو برداشت کر سکتا ہے
۸	رَحَبُونِی وَاَجْلَسُونِی وَقَالُوا	اَنْتَ مَنْ اَنْشُرُ لَکَ الخَیْرَاتِ
	انہوں نے مجھے مرحبا کہہ کر مجھے بٹھایا اور کہا	تو وہ شخص ہے جسکے ذریعہ میں نیکیاں پھیلا رہا ہوں
۹	اَنَا عَبْدُ القَادِرِ طَابَ وَقْتِی	اَنَا حَامِی الحِمَا بِطُولِ حَیَاتِ
	میں بندہ قادر ہوں میرا زمانہ خوشگوار ہے	میں تا زیست چراگاہ کا نگہبان رہوں گا
۱۰	وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی شَفِیعِ البَرَایَا	خَیْرِ مَنْ حَجَّ اَوْ رَقٰی عَرَفَاتِ
	شفیع البرایا پر درود	جو ہر حج کرنے والے اور عرفات پر چڑھنے والے سے بھلے ہیں

(ماخوذ از قلمی نسخہ)

حل لغات: رمی – پھینکنا، پھینک کر مارنا۔ جمرات – چنگاری، جمع جمرات

حل لغات: مرحبا – خیر مقدم کرنا۔ نشر کرنا – پھیلانا۔ خیر – بھلائی، نیکی

وَلَہٗ ۲۰ ردیف الجیم

عَلیٰ بَابِنَا قِف عِندَ ضِیقِ المَنَاہِج	۱	تَفُز بِعَلِیّ القَدرِ مِن ذِی المَعَارِج
جب سب راستے تنگ ہو جائیں تو ہمارے دروازہ پر آکر ٹھہر جا		(ان شاء اللہ) بوسیلہ خدائے برتر اور ذو المراتب تو کامران ہوگا
اَلَم تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَسبَغَ نِعمَۃً	۲	عَلَینَا وَوَلّانَا قَضَاءَ الحَوَائِج
کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر نعمت انڈیل دی ہے		اور خلق کی حاجتوں کو پورا کرنے پر ہمکو مامور کیا ہے

(فیوضات ربانیہ۔ مرقع کلیمی)

وَلَہٗ ۲۱ ردیف الدال

یَا مَن تَحُلُّ بِذِکرِہٖ	۱	عُقَدُ النَّوَائِبِ وَالشَّدَائِد
اے وہ جسکی یاد سے کھل جاتے ہیں		مصائب اور سختیوں کے عقدے
یَا مَن اِلَیہِ المُشتَکیٰ	۲	وَاِلَیہِ اَمرُ الخَلقِ عَائِد
اے وہ جس سے سارے مصائب کا شکوہ کیا جاتا ہے		اور جو کار خلق کا محور ہے
یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا		صَمَدٌ تَنَزَّہَ عَن مُضَادِد
اے حی (زندہ) اور اے قیوم (قائم بالذات)		اور اے بے نیاز جو اضداد سے منزہ ہے

انتَ العلیمُ بما بُلیتُ	۴	بہٖ وانتَ علیہ شاہد
تو اس مکتب سے باخبر ہے جس میں مبتلا کیا گیا ہوں		کہ تو حاضر و ناظر ہے
انتَ المنزّہ یا بدیع الخلق	۵	عن ولدٍ ووالد
اے خالق (ارض وسماوات) تو ہر حیثیت نقص سے مبرا ہے		تو لم یلد و لم یولد ہے تو جانا جانا گیا
انتَ الرقیبُ علے العبا	۶	دِ وانتَ فی الملکوتِ واحد
تو بندوں کے احوال کا نگران ہے		اور ملکوت میں تیری ذات یکتا ہے
انتَ المعزّ لمن اطا	۷	عک والمذلُّ لکلِّ جاحد
تو اس کو عزت دینے والا ہے		تیری اطاعت کی اور جس نے نافرمانی کی اسکو ذلت دینے والا ہے
انّی دعوتُک والھمو	۸	مُ جیوشُھا قلبی تطارد
میں اس حال میں تجھے ندا دے رہا ہوں		جبکہ لشکر غم مجھے پریشان کئے ہوئے ہے
فرّج بحولک کربتی	۹	یا من لہٗ حُسنُ العوائد
اپنے حول و قوت سے میری مصیبت دور فرما		اے وہ جسکے قبضہ قدرت میں سب سے بہتر آسائش ہے
انتَ المیسّر والمسبّب	۱۰	والمسہّل والمساعد
توہی (ہر مشکل کو) آسان کرنیوالا اور کارساز ہے		ان سختیوں کو آسان کرنیوالا اور مدد و معاون تیری ذات ہے

یَسِّرْلنا فَرَجاً قَرِیباً	۱۱	یا الٰھی لاتباعِد
ہمارے لئے جلد کشادگی فرما		بار الٰہا پھر اسکو ہم سے دور نہ کر
فَخَفِیُّ لُطْفِكَ یُسْتَعَا	۱۲	نُ بِہٖ علی الزَّمَنِ المُعَانِدْ
کہ تیری پوشیدہ مہربانی سے ہی		مدد لی جاتی ہے مخالف زمانہ پر
کُنْ رَاحِمِی فَلَقَدْ اَئِسْتُ	۱۳	مِنَ الاَقَارِب وَالاَبَاعِد
رحم فرما کہ میں مایوس ہوچکا ہوں		رشتہ داروں اور بیگانوں سے
وَعَلَی العِدیٰ کُنْ نَاصِرِی	۱۴	لَاتُشْمِت بِی الحَواسِد
اور دشمنوں کے خلاف میرا مددگار ہوجا		حاسدوں کو میری تباہ حالی پر خوشی کا موقع نہ دے
ثُمَّ الصَّلَاۃُ عَلَی النَّبِی	۱۵	وَآلِہٖ الغُرِّ المَاجِد
پھر درود ہو نبی کریم پر		اور ان کی آل امجاد پر
مَا جَنَّ اللَّیلُ اَوْسَجیٰ	۱۶	اَوْ خَرَّ للرحمٰن سَاجِد
جب تک رات پوشیدہ کرتی رہے یا تاریکی چھائی رہے		یا جب تک خدائے مہربان کے آگے سجدہ کرنیوالے سجدہ کرتے ہیں

بہجۃ الاسرار ص ۴۳۲

حل لغات ۱۲

خفی۔ پوشیدہ۔ خفیہ۔ عناد۔ دشمنی۔ عداوت۔ معاند۔ مخالف

حل لغات ۱۳

یاس۔ ناامیدی۔ مایوسی۔ ائست۔ میں مایوس ہوگیا۔ اقارب۔ رشتہ دار نزدیک کے لوگ۔ یگانے۔ بعد۔ دوری اباعد۔ دور والے۔ بیگانے۔

حل لغات ۱۴

عدو۔ دشمن۔ عداوت رکھنے والا کن۔ ہوجا۔ ناصری۔ میرا مددگار شماتت۔ شتم سے ماخوذ ہے۔

حل لغات ۱۶

جن۔ ڈھانک لیا جنون مشتق کو ڈھانک لیتا ہے۔ جن۔ پوشیدہ مخلوق و اللیل سجیٰ۔ چھا جائے قرآن میں واردہے۔ ساجد اسم فاعل از اسجد سجدہ کرنے والا۔

وَلَہٗ ۲۳

مصرعِ اول	نمبر	مصرعِ ثانی
یَا حَبِیْبَ الْاِلٰہِ خُذْ بِیَدِیْ	۱	مَالِیْ عِجْزِیْ سِوَاکَ مُسْتَنَدِیْ
محبوب خدا! میری دستگیری کیجیے		میرے لئے بجز آپ کے کوئی سہارا نہیں
کُنْ رَحِیْمًا لِزَلَّتِیْ وَاشْفَعْ	۲	یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی اِلَی الصَّمَدِ
میری لغزشوں پر رحم فرمائیے اور شفاعت کیجیے		اے شافع امم بارگاہ صمدیت میں
اِعْتِصَامِیْ سِوٰی جَنَابِکَ لِیْ	۳	لَیْسَ یَا سَیِّدِیْ اِلَی الْاَحَدِ
بجز آپ کی ذات گرامی کے میرا کوئی وسیلہ		میرے آقا! بارگاہ احدیت میں نہیں
غَیْرُ عُرْوَاکَ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ	۴	لِلْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ مُعْتَمَدِیْ
بجز آپ کے دونوں جہاں میں میرا کوئی معاون نہیں		اس بیمار اور ذلیل کے لئے قابل اعتماد نہیں
صَلَوَاتِیْ عَلَیْکَ فِی الْمَلَوَیْنِ	۵	کَانَ مُتَجَاوِزًا عَنِ الْعَدَدِ
دونوں جہاں میں آپ پر میرا درود		آں گشت بے حد و بے شمار
وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ طُرًّا	۶	وَعَلٰی آلِکَ اِلَی الْاَبَدِ
نیز آپ کے اہل بیت پر		اور آپکی آل پر ابد سے ازل تک یعنی ہمیشہ ہمیشہ

ھُم نجُومُ الھُدیٰ الی الرُّشدِ	۷	وَعلی الصَّحبِ کُلھم اَجمع
جو رہِ ہدایت کے ستارے ہیں		اور آپ کے تمام اصحاب پر

۲۳ ردیف الرّاء

قدیرٌ علٰی تیسیرِ کُلِّ عسیرٖ	۱	اِذا ضاقَ حالی اشتکیتُ لِخالقی
جو ہر دشوار امر کو آسان کرنے پر قادر ہے		جب میرا حال تنگ ہوتا ہے تو اپنے خالق سے شکوہ کرتا ہوں
انجبارُ کسیرٍ وانفکاکُ اَسیر	۲	فما بینَ اِطباقِ الجُفونِ و حَلّھا
شکستہ دل کو تسلی اور اسیر غم کو رنج والم سے نجات دے سکتا ہے		جو پلکوں کے بند اور کھولنے کی اتنی دیر میں
وَاشکُو مِنَ الاَسوا وانتَ مُجیری	۳	اَیظلمنی دَھرٌ وَانتَ وَسیلتی
اور میں بدحالی کا شکوہ کرتا رہوں جبکہ تو پناہ دہندہ ہے		کیا مجھ پر زمانہ ظلم کرتا ہے جبکہ تو میرا سہارا ہے
وَاُظلَمُ فِی الدُّنیا وَاَنتَ نَصیری	۴	وَاَظمأُ وانتَ العذبُ فی کُلِّ مَوردٍ
اور کیا میں دنیا میں جور وجفا کا شکار ہوں جبکہ تو میرا مددگار ہے		اور کیا میں تشنہ کام رہوں جبکہ تو ہر گھاٹ پر چشمہ شیریں ہے
اِذا ضاعَ فِی البیدِ عِقالُ بعیری	۵	وَعارٌ علی حامی الحمیٰ وھُوَ قادرٌ
کہ اونٹ کی رسی کھل جائے اور صحرا میں میرا اونٹ گم ہوجائے		چراگاہ کے نگہبان کیلئے باوجود صاحب قدرت ہونے کے یہ عار کی بات ہے

وَلَاحَامِی الْمُلُوکِ اِلَّا اَمِیْرُہٗ	۶	فَھَا اَنَا مَمْلُوْکٌ وَاَنْتَ اَمِیْرِی
غلاموں کا حامی اور مددگار اسکا آقا و مولا ہی ہوتا ہے		تو پھر میں تیرا غلام ہوں اور تو میرا آقا ہے

(فیوضات ربانیہ)

وَلَہٗ ۲۴

اِنَّ الْبِلَادَ وَمَا فِیْھَا مِنَ الشَّجَرِ	۱	لَوْ بِالْھَوٰی عَطِلَتْ لَمْ تُرْوَ بِمَاءٍ مَطَرٍ
تمام شہروں اور ان میں جو درخت ہیں وہ سب		اگر آتش محبت سے جلس جائیں تو وہ کسی بارش سے ترو تازہ نہ ہو سکیں
لَوْذَاقَتِ الْاَرْضُ حُبَّ اللّٰہِ اشْتَعَلَتْ	۲	اَشْجَارُھَا بِالْھَوٰی فِیْھَا عَنِ الثَّمَرِ
اگر دنیا عشق الٰہی کا مزہ چکھ لے		تو آتش محبت کے شعلے درخت کے پھلوں سے تک نکلیں گے
وَعَادَ اَغْصَانُھَا جُرْدًا بِلَا وَرَقٍ	۳	مِنْ حَرِّ نَارِ الْھَوٰی یَرْمِیْنَ بِالشَّرَرِ
اور ان کی ڈالیں بلا برگ وبار برہنہ ہو جائیں		آتش محبت کے شرارے ان سے پھوٹا کریں
لَیْسَ الْحَدِیْدُ وَلَا صُمُّ الْجِبَالِ اِذَا	۴	اَقْوٰی عَلَی الْحُبِّ وَالْبَلْوٰی مِنَ الْبَشَرِ
(غرضکہ) لوہا ہو یا بلند پہاڑ ہوں		بلائے محبت کے اٹھانے میں انسان سے زیادہ قوی نہیں

(قلائد الجواہر صـ ۸۳)

تشریح:- قرآن میں آیا ہے۔ انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا۔

حل لغات: حدید۔ لوہا۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے متعلق قرآن میں آیا ہے والنا لہ الحدید

حل لغات
عساکر ۔ فوج کی جمع

حل لغات
ھموم ۔ بزرگ و سردار ۔ عسکر کی جمع ۔ معسکر ۔ لشکر گاہ

حل لغات
حنین ۔ آہ و زاری ۔ حن لفراق ۔ فرقت کے باعث آہ و زاری کی ۔ استن حنانہ وہ ستون جو حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں آہ و زاری کی تھی ۔

عرص ۔ ترش ہونا ۔ عرج ۔ لنگ ہونا ۔ لغزش کھانا ۔

وَلَهٗ ۲۵

حُنِیْنُ قُلُوْبُ الْعَارِفِیْنَ اِلَی الذِّکْرِ	۱	وَتَذْکَارُهُمْ وَقْتَ الْمُنَاجَاتِ لِلْعُسْرِ
نماز یاذ الٰہی کیلئے بے چین اور آہ و زاری کی حالت میں رہتے ہیں		اور ان کے اذکار فی مناجات رفع مصائب کیلئے ہوتے ہیں
هُمُوْمُهُمْ جَوَّالَةٌ بِمُعَسْکَرٍ	۲	بِهٖ اَهْلُ وُدِّ اللّٰهِ کَالْاَنْجُمِ الزُّهْرِ
ان کا سردار انکے لشکرگاہ کے ارد گرد گھومتا ہے		اس باعث عاشقان الٰہی درخشاں تاروں کی مانند ہوتے ہیں
فَمَا سَوَاءٌ اِلَّا بِقُرْبِ مَلِیْکِهِمْ	۳	وَلَا عَرَجُوْا مِنْ مَسِّ بُؤْسٍ وَّلَا ضُرٍّ
اپنے آقا سے انکی قرب کے باعث وہ شاداں و فرحاں رہتے ہیں		اور خوف یا تکلیف و مصیبت سے انہیں لغزش نہیں ہوتی
اَیَا نَفْحَةَ الْاَلْطَافِ مِنْ لُطْفِ رَبِّنَا	۴	وَیَا سُرْعَةَ الْیُسْرِ الْمُشَتِّتِ لِلْعُسْرِ
اے عطر بیز نسیم لطف جو ہمارے رب کے الطاف کا ایک کرشمہ ہے		اور اے مشکل کو پراگندہ کرنے والی سرعت
وَیَا رَحْمَةَ الْمَوْلَی السَّمَاوِیَّةِ الَّتِیْ	۵	تَهُبُّ هُبُوْبَ الرِّیْحِ مِنْ حَیْثُ لَا اَدْرِیْ
اور اے آقا کی آسمانی رحمت		جو ہوا کی مانند اس طرح لطیف چلتی ہے کہ میں اسکا احساس بھی نہیں کر سکتا
اِغَاثَةُ مَلْهُوْفٍ اَضَرَّتْ بِحَالِهٖ	۶	نَوَائِبُ لَا تَخْفَاكَ یَا عَالِمَ السِّرِّ
(اس) پریشان حال کی فریاد رس بنے جسکے حال کو		مصائب نے ضرر پہونچایا ہے اور جو عالم الغیب تجھ سے مخفی نہیں

حل لغات
نفحۃ ۔ خوشبو کی لپٹ ۔ ہوا کا جھونکا ۔ مشتت ۔ پریشان کن ۔ نائبۃ ۔ مصیبت ۔ نائب ۔ جمع
هبوب

وَلَمَّا دَهَانِي حَالِي وَاشْتَدَّ خَطْبُه	۷	شَكَوْتُ اِلٰى رُحْمَاكَ يَارَبِّ مِنْ ضُرِّيْ
جب میری حالت نے مجھے تنگ کر دیا اور میری مصیبت بڑھ گئی		تو میں اے بار الٰہا تیرے ہی رحم سے اپنی مصیبت کا شکوہ کیا
فَمَنْ ذَا الَّذِي اَرْجُوْ سِوَاكَ لِفَاقَتِيْ	۸	وَضُعْفِيْ فَدَارِكْنِيْ بِلُطْفٍ فِي الْاَمْرِ
ہنگام ضعف و فاقہ تیرے سوا کس سے امید رکھوں		پس تو ہی اپنے کرم سے میرے بارے میں میری دستگیری کا فرما
فَعَجِّلْ وَسَارِعْ يَاسَرِيْعُ بِحَلِّ مَا	۹	تَضَايَقَ بِيْ يَاوَاسِعَ الْفَضْلِ وَالنَّشْرِ
اے سریع میری تنگ حالی کی کشائش میں جلد فرما		تو نہایت فضل فرمانیوالا اور نیکی پھیلانے والا ہے
فَاَنْتَ الْقَرِيْبُ الْمُسْتَجِيْبُ لِمَنْ دَعَا	۱۰	غَنِيٌّ كَرِيْمٌ دَائِمُ الْعَفْوِ وَالسَّتْرِ
کہ تو مجھ سے نزدیک اور دعا قبول کرنیوالا ہے	-	تو بے نیاز ہے کریم ہمیشہ معاف اور ستر حال کرنیوالا ہے

نقح المبین [illegible] بحر ۲ اسرار ملک

وَلَهٗ ۲۶

عِلْمِيْ عَلٰى كُلِّ الْخَلَائِقِ يُنْشَرُ	۱	دُوْنَ الْوَرٰى وَاَنَا الْعَظِيْمُ الْاَكْبَرُ
علم من بہ تمام خلائق منتشر و پراگندہ است		سوائے خلق و من بزرگ اکبرام
وَمَنَاقِبِيْ بَيْنَ الْوَرٰى مَشْهُوْرَةٌ	۲	طُوْلَ الدَّوَامِ حِسَابُهَا لَا يُحْصَرُ
منقبت ہائے من درمیان خلق مشہور است		درازی دوام حساب آں مناقب بحاصرہ نمی کردہ شود

وَاَنَا الْكَبِيْرُ فِي الزَّمَانِ مُوَحَّدٌ	٣	بَيْنَ الْاَنَامِ مُعَظَّمٌ وَمُوَقَّرٌ
منم کبیر در زمانه یگانه ام		درمیان خلق تعظیم داده شده ام و توقیر کرده ام
كُلُّ الْبِلَادِ مَلَكْتُهَا وَحَكَمْتُهَا	٤	وَجَمِيْعُ اَهْلِ الْاَرْضِ عِنْدِيْ يَصْغُرُ
تمام بلاد را مالک شدم و حکم کرده آن ها را		و تمام اہل زمین نزد من خورد ہستند
اَنَا قَادِرِيٌّ قُدْرَتِيْ مَشْهُوْرَةٌ	٥	اَنَا قُطْبُ اَهْلِ الْاَرْضِ هُمْ بِيْ يُشْعَرُ
من قادری ام قدرت من مشہور است		من قطب اہل زمین ام ایشاں بسبب من بارہا آگاہی دارند
حُكْمُ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا فِيْ قَبْضَتِيْ	٦	وَهُمُوْ جَمِيْعًا مِنْ مَقَامِيْ يُقْصَرُ
حکم خلائق در قبضه من است		و تمام خلائق از مقام من قاصر ہستند
اِنِّيْ بِاَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى	٧	اَدْرِيْ وَمَا فِيْهَا بِطَرْفِيْ اَبْصُرُ
بدرستیکه من بجمیع کنارہائے آسمانہا بلند		میدانم آنچه ہست و آنچه در آں آسمانہا است بچشم خود می نگرم
اِنِّيْ عَلِيْمٌ بِالْبِحَارِ جَمِيْعِهَا	٨	وَبِكُلِّ غَيْمٍ فِيْ بِلَادٍ يُمْطَرُ
من دانا ام بجمله دریاہا را		و بجمیع ابرہا که در شہرہا می بارند
وَبِالْاَرَاضِيْ السَّبْعِ اِنِّيْ عَالِمٌ	٩	وَبِكُلِّ طَيْرٍ فِيْ فَلَاةٍ يَصْفِرُ
و به ہفت طبقه زمین بدرستیکه من عالم ام		و ہر پرنده که در بیابان آں زمین است آواز می کند

فِي رَوْضَةِ الْعِشْقِ الَّتِي مَا مِثْلُهَا	۱۰	رَوْضٌ وَفِيهَا كُلُّ عَقْلٍ يُنْهَرُ
در باغچه عشق که نیست مانند آن باغ		هیچ باغ دیگر و در آن روضه هر عقل حوبی می کند
فِي رَوْضَةٍ شَمْسِيَّةٍ قَمَرِيَّةٍ	۱۱	تَزْهُو وَفِيهَا كُلُّ عَيْنٍ تُقْمَرُ
در باغچه که شمسیه و قمریه باشد یعنی در وی همچو شمس و قمر است		سبز و سرخ می شود و در آن باغ هر چشم خیره می شود
قَامَ الْحَبِيبُ وَقَدْ تَمَايَلَ قَدُّهُ	۱۲	وَالْخَمْرُ مِنْ كَأْسِ الْمَحَبَّةِ يُقْطَرُ
ایستاده است درست بتحقیق میل کرده است قد او		و شراب از کاسه محبت قطره قطره می چکد
تُجْلَى مَحَاسِنُهُ عَلَى جَمِيعِهَا	۱۳	وَالْوَقْتُ خَالٍ لَيْسَ فِيهَا حَاضِرُ
ظاهر شدند تمام خوبی های او بر من		یعنی وقت خالی بود که نبود در آن هیچ حاضر
شَوْقِي وَذَوْقِي الْمُدَامُ وَلَذَّتِي	۱۴	وَمُشَاهَدِي وَجْهُ الْحَبِيبِ يُنَوِّرُ
شوق من ذوق من شراب مست و لذت من		و مشاهده من روی حبیب که منور می کند
وَهُنَاكَ نَادَانِي الْحَبِيبُ وَقَالَ لِي	۱۵	مَا شِئْتَ افْعَلْهُ فَأَنْتَ مُخَيَّرُ
در آن جا ندا کرد و حبیب مرا و گفت مرا		هر چه خواهی بکن پس تو اختیار داده شد
فَأَجَبْتُهُ رُوحِي فِدَاكَ وَمُهْجَتِي	۱۶	أَنَا فِي جَمَالِكَ دَائِمًا أَتَحَيَّرُ
پس جواب دادم او را که روح من فدای تو و جان من فدای تو		من در جمال تو همیشه تحیر می باشم

سلسلہ قصیدہ نمبر ۲۶

اَنَا آیَۃُ اللہِ الْعَظِیْمِ وَنُوْرُہٗ	۱۷	اَنَا رَحْمَۃٌ فِیْ کُلِّ اَرْضٍ تُنْشَرُ
من نشانِ خدائے بزرگ ام و نور او ایم		من آں رحمت ام کہ در ہر زمین پراگندہ شود
وَاَنَا سَوَالُ الْقَبْرِ ثُمَّ حِسَابُہٗ	۱۸	وَاَنَا جَمِیْعُ الْخَلْقِ عِنْدِیْ یُحْشَرُ
و سوال قبرام بستر حساب او یم		و تمام خلق نزدیک من حشر کردہ شوند
وَاَنَا الَّذِیْ مَحْبُوْبُ قَلْبِیْ زَارَنِیْ	۱۹	مِنْ غَیْرِ وَعْدٍ بَیْنَنَا یَتَقَرَّرُ
کسے کہ او محبوب دل من بود زیارت کرد مرا		بدون وعدہ کہ درمیاں ما مقرر شود
وَاَنَا سَقَانِیْ شَرْبَۃً مِّنْ کَفِّہٖ	۲۰	مِنْ خَمْرَۃٍ وَّلَھَا شُعَاعٌ اَحْمَرُ
بیا شاید مرا ایک شربت از کف خود		از شراب کہ آں شراب را شعاع سرخ بود
وَاَنَا تَجَلّٰی لِیْ حَبِیْبِیْ حَاسِرًا	۲۱	مِنْ غَیْرِ حُجُبٍ بَیْنَنَا یَتَسَتَّرُ
تجلی کرد برائے من دوست من درحالیکہ حاسر بود		بدون آں حجابہا کہ درمیان استر میکند دیدہ می اندازمد
وَاَنَا سَکِرْتُ بِکَاسِہٖ فِیْ خَمْرَۃٍ	۲۲	تَشْفِی السَّقِیْمَ وَمِثْلُھَا لَا یُعْصَرُ
من مست شدم بکاسہ او در شرابے		کہ شفای دہد بیمار را و مانند آں شراب افشردہ نہ شود

حل لغات

اجابت - قبول کرنا۔ مستجیب قبول کرنیوالا

غنی - بے نیاز - مداومت - ہمیشگی

عفو - درگذر - ستر - چھپانا

تشریح: اللہ مجیب الدعوات ہے دعائے مضطر جلد قبول

ہوتی ہے ارشاد باری ہے امن یجیب المضطر

اذا دعاہ۔ جب کوئی خشوع و خضوع اور تضرع

سے دعا کرنے والے کو جواب دیتا ہے الا اسکی دعا

کو قبول کر لیتا ہے ویکشف عنہ السوء

اور اسکی برائی کو دفع کر دیتا ہے یہ بھی اسی کا ارشاد

ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید

ہم اسکی رگ جان سے زیادہ قریب ہیں۔ مم

بے نیازی ہے اس سے رجوع

خشوع و خضوع اور تضرع سے اسکی دعا کے لئے

بڑی ضرورت ہے مظلوموں کی دعا

جلد قبول ہوتی ہے اگر بار بار دعا کرتے رہیں۔

مصرع اول	شمار	مصرع دوم
لَمَّا رَاَیتُ جَمَالَ وَجْهِکَ مُشْرِقًا	۲۳	اِنِّیْ وَحَقِّکَ عَنْکَ لَا اَتَصَبَّرُ
ہرگاہ دیدم جمال روئے تو و درحالیکہ من مشرف شدم		بدرستیکہ من قسم حق از تو صبر نہ می کنم
فَاَجَابَنِیْ تُعْطَی بِوَصْلِیْ دَایِمًا	۲۴	یَا عَاشِقِیْ فِی الْعِشْقِ اَنْتَ مُعَمَّرُ
پس جواب دادہ او را کہ بہرہ مند خواہی بوصل من ہمیشہ		اے عاشق من تو معمری یعنے دائما در عشق خواہی ماند
اِفْرَحْ وَامْرَحْ فِیْ رِیَاضِیْ دَائِمًا	۲۵	لَکَ مَا طَلَبْتَ وَکُلُّ سَعْیِکَ تُشْکَرُ
خوش باشی و سحت شادی کن در باغہائے من ہمیشہ		مر تراست آنچہ خواستی و تمام سعی تو ستودہ شود آنرا
فَجَعَلْتُ اَسْقِیْہِ وَیَسْقِیْنِیْ مَعًا	۲۶	وَالْکَاسُ فِیْ اَیْدِیْ سَنَاہُ یَزْہَرُ
پس شروع کردم کہ می نوشانیدم او را و می نوشانید مرا		و پیالہ در دستہائے نیست کہ روشنی آن پیالہ درخشانی می کند
وَالشُّرْبُ فِیْمَا بَیْنَنَا لَا یَنْقُصُ	۲۷	فِیْ کُلِّ وَقْتٍ دَایِمًا یَتَکَرَّرُ
شراب درمیان ما کم تر نشود و نہ نقصان پذیرد		در ہر وقت ہمیشہ تکرر می شود آن شراب

(ترجمہ از حضرت سید شاہ غلام علی قادری خلف اکبر و جانشین حضرت سید شاہ موسیٰ قادری

ماخوذ از درر الدین صـ۲۷۹ تا صـ۲۸۲ و نور القلوب)

حل لغات: کریم - سخی۔ یلیق - لائق ہوگی۔ زیبا ہوگی۔ تکرما - براہِ جود و کرم۔ یعبر - عبور۔ گذر جانا۔ ندماء - رفیق ساقی۔ ندماء، ندیم کی جمع۔ دور - گردش۔ کاس - پیالہ۔

حل لغات: حب - عشق، محبت۔ سکر - نشہ۔ خمار۔ تلف - برباد کرنا۔ ذبول - لاغری۔ دنف - بیماری۔

وله ٢٧ ردیف السین

انی اشح بها علی جلاسی	١	لا تسقنی وحدی فما عودتنی
میں اپنے ہمنشینوں کے ہمراہ پیا کروں		مجھے تنہا نہ پلا جبکہ تو نے مجھے خوگر بنا دیا ہے کہ
ان یعبر الندماء دور الکاس	٢	انت الکریم وھل یلیق تکرما
کہ اسکے ہم نشین دور جام سے محروم ہو کر اٹھ جائیں		تو کریم ہے کیا یہ بات کریم کیلئے زیبا ہے

وله ٢٨ ردیف الفاء

(بہجۃ الاسرار)

یحسن فیه الذبول والدنف	١	الحب سکر خماره التلف
(اور) جس میں لاغری اور بیماری خوش لگتی ہے		عشق وہ نشہ ہے جسکا خمار ہر شئے کو تلف کر دیتا ہے
ومن تطعمه اودی به التلف	٢	والحب کالموت یفنی کل ذی شغف
جو اس کا مزہ چکھتا ہے تو پھر تباہی بربادی اسکو گھیر لیتی ہے		محبت موت کیطرح ہر شغل محبت والے کو فنا کر دیتی ہے
لو لم یحبوا لما ماتوا وما تلفوا	٣	فی الحب ماتوا الا اصفوا محبتهم
اگر ان کی محبت سچی نہ ہوتی تو نہ وہ اسطرح مرتے نہ برباد ہوتے		جنکی محبت صادق ہوتی ہے وہ عشق محبت میں پہلے ہی فنا ہو جاتے ہیں

وله ۲۹ ردیف القاف

	مصرع اول	مصرع ثانی
۱	هَذا جَمالُ اللهِ فَاَیْنَ العَاشِقُ	وَجَرَتْ نَسِیمُ السِّرِّ فَاَیْنَ النَّاشِقُ
	حسن ایزد جلوہ گر ہے مگر مشتاق جمال تو کدھر ہے	نسیم عرفاں چل رہی ہے مگر اسے سونگھنے والے تو کہاں ہے
۲	یَا مُدَّعِی اِشْفَقْ بِنَا وَتَوَلَّنَا	بَادِرْ فَمَا هٰذَا التَّعَلِّیْ لَائِقُ
	اے دعویدار محبت ازراہ شفقت ہم سے رشتہ محبت جوڑ	اور اس بارے میں عجلت کے غرور و تعلی تجھے سزاوار نہیں
۳	اَنَا کُنْتُ فِی بَحْرِ المَحَبَّةِ صَادِقًا	مَا عَافَ قَلْبُكَ فِی حِمَایِ العَاشِقُ
	دیکھ مجھے، کس طرح میں بحر عشق میں ثابت قدم رہا	(لیکن تجھے کیا ہو گیا) کہ تیرے دل نے تیرے چاہنے والے کی پناہ نہ دی
۴	اَیْنَ الفُؤَادُ المُتَهَامُ یُجِیْبُنَا	اَیْنَ المُهِمُّ وَالمَحَبَّةُ صَادِقُ
	اے پراگندہ دل تو کہاں ہے میرے پاس آجا	تیرا عزم راسخ کہاں ہے تیری سچی محبت کدھر ہے
۵	وَلَقَدْ سَمَحْنَا بِالوِصَالِ فَاَیْنَ مَنْ	یَسْعٰی لِحَضْرَتِهٖ فَمِنَّا یُوَافِقُ
	ہم کامران وصل ہو گئے تو اب اسکے وصال کیلئے	جد و جہد کرنے والے آ ہماری رفاقت اختیار کر
۶	مَا حَائِمُ نَسْقِی وَحَارِ تَطْرُبُهٗ	دَامَتْ تَجَلِّیْ وَوَقْتِیْ رَائِقُ
	تاہم اے گرم گرم مئے عشق پلائیں اور آتش محبت میں پھینکدیں	کہ ہمیشہ ہمیشہ دیدار دوست حاصل ہے اور وقت بھی خوشگوار ہے

حل لغات
خلق - پیدا کیا - خلق - وجود - مکارم - اعلا ترین - سرّنی - مسرور کیا

وَلَهٗ ۳

ذاقَ خَلقی مَکارِمَ الاخلاقِ	۱	ثُمَّ بالصّدقِ سَرَّنی خلّاقی
میرے وجود نے مکارم اخلاق کا مزہ چکھا		پھر میرے خالق نے مجھے دولت صدق سے مسرور کیا
وبِحفظِ العهودِ والمیثاقِ		رُفِعَت رایتی علی العُشّاقِ
اور بپاس حفظ عہد وپیمان میثاق		میرا علم (جھنڈا) تمام عشاق پہ بلند ہوگیا

واقتدی بی جمیعُ تِلک رِفاقِ
اور تمام رفقانے میری اقتدا کی

انا حصنٌ لِاهلِ کُلِّ فریقی	۲	ومُعینٌ لِمن یکونُ رفیقی
میرے ہر گروہ کا محافظ حصن حصین ہوں		اور اپنے ہر رفیق کا مدد و معاون ہوں
فَفُقتُ لمّا جعلتُ صدقاً صدیقی		وتنحّوا اهلَ الهواءِ عن طریقی
جب میں نے صداقت کو اپنا شعار و دوست بنالیا تو سب سے سبقت لے گیا		اور اہل حرص وہوا میرے راستے سے ہٹ گئے

وافتتح عزمُ من یرومُ لحاقی
اور جو مجھ سے ملنا چاہتے تھے انکا عزم فتح ہوگیا

حل لغات
عہد - پیمان - جمع عہود - وثوق - مضبوط - میثاق - روز ازل - رایۃ - علم - جھنڈا

حل لغات
حصن - فصیل - قلعہ - عون - مدد - معین - معاون

خَمَرَتِی ذِکرُ حِبَّتِی مَالِكُ زُرْهَا ۳ یَا نَدِیمِی مَنْ عَارِفٌ اِخْتِبْرُهَا

میرے لئے یاد محبوب ہے (اے غافل) تجھے کیا ہوگیا تو ابھی اسکا مزہ چکھ — میرے ہمدم و ہم نشین عارف اسکو اختیار کر

وَکَرِیمٌ فِی طَیِّ سِرِّ نَشْرِهَا — سِرتُ فِی الحُبِّ سِیرَةً لَمْ یَسِرْهَا

اور اے کریم میرا حد راہ سلوک طے کر اور اسکو پھیلا — میں نے راہ عشق و سیر و سیاحت کی ہے کہ ابھی اسکو طے نہیں کیا

عَاشِقٌ فِی الهَوٰی عَلَی الاِطلَاقِ

کسی عاشق نے مطلقاً نہیں کی

سَیِّدِی قَدْ اَتَانِی کُلَّ فَرْضٍ ۴ وَبُلِی حَاسِدِی بِدَیْنٍ وَقَرْضٍ

میرا آقا وقت معینہ پر میرے پاس پہنچا — اور مجھ سے حسد کرنیوالا قرض کی مصیبت میں مبتلا کردیا گیا

وَسَرَتْ هِمَّتِی بِطُولٍ وَعَرْضٍ — وَسُعَاتِی تَجُولُ فِی کُلِّ اَرْضٍ

اور میری ہمت نے طول و عرض کی سیر کرلی — اور میرے نقیب دوسرے زمین میں جولاں ہوگئے (پھیل گئے)

وَطُبُولِی تُضْرَبُ فِی الآفَاقِ

اور میرے طبل آفاق میں بجائے جا رہے ہیں

حُلَّۃُ الغَوثِ دَایماً اَلبُسُ جِسمِی ٥ فِی رِجَالِ الوَقَارِ قَدسِی اِسمِی

خلعت غوثیت ہمیشہ میرے بدن کی پوشاک ہے باوقار مردان خدا میں میری ہوا چلتی ہے

انا سُلطَانُھُم وَمَن سَعدُ قِسمِی ضُرِبَت سِکَّۃُ المَحَبَّۃِ بِاِسمِی

میں انکا بادشاہ ہوں نیز انکے جوہرشن کو خوب چلا رہے ہیں محبت کے سکہ پر میرا ہی نام کندہ ہے

وَدَعَتنِی مَنَابِرُ العُشَّاقِ

اور تمام عشاق کے منبروں پر میرا ہی خطبہ پڑھا جاتا ہے

سَاقِی القَومِ یَا فَتَیٰ صَارَ سَاقِی ٦ حَبَّذَا حَبَّذَا حَبِیبِی وَرَاقِی

اے نوجوانو! اسنو میرا ساقی قوم کا ساقی ہو گیا ہے اے زہے میرے حبیب او زہے منزلت

مذ سقانی فصرت للحق راقی کان للقوم فی الزجاجۃ باقی

اس کا مجھے پلانا تھا کہ میں سوئے حق پڑھنے لگا (اب) شیشے میں کچھ نے قوم کے لئے رہ گئی تھی

انا وحدی شربت ما کان باقی

میں نے باقی ماندہ شراب بھی تنہا پی لی

حل لغات ۵
حلۃ۔ خلعت۔ منابر۔ منبر کی جگہ
عشاق۔ عاشق کی جمع۔ متذکرہ صدر
اشعار تشریح طلب نہیں ہیں اسلئے کہ
مقصود بیان واضح ہے۔

حل لغات ٦
فتیٰ۔ جوان۔ راقی۔ چڑھنے والا
زجاج۔ شیشہ

تشریح :-
مے عرفان و محبت بھرپور حضور کے حصہ
میں آئی۔ قصیدہ خمریہ میں انقلاب سے
مخاطب ہو کر حضور نے یہ انکشاف کیا کہ
شربتم فضلتی من بعد سکری
ولا نلتم علوی و اتصالی
یعنی میرے لئے نوشی کے بعد تم نے
بچا ہوا فضلہ پیا اور تم کو میری سربلندی
اور قرب حق حاصل نہ ہو سکی

ایک موقع پر یہ اعتراف فرمایا کہ حضرت جامی علیہ الرحمہ نے
حریفان بادہ ہا خوردند و رفتند
تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند
سے بھرے ہوئے مرغوں نے اپنے ذوق کی
مے خانہ کو خالی کر دیا اور چلے گئے۔

فوسا العزم والتقیٰ حملانی	۷	ومن السفل للعلا نقلانی
عزم وتقویٰ کے دونوں گھوڑوں نے مجھے اٹھالیا		اور مجھے پستی سے بلندی کی سمت لے گئے
وبسری تفاخر الثقلانِ		انا شمسٌ طلعتُ من جیلانی
کونین نے میرے اسرار معرفت پہ فخر کیا		میں آفتاب ہوں جو جیلان سے طلوع ہوا

اشرق القوم من ضیا اشراقی

اور پوری ملت میرے جگمگانے سے جگمگا اٹھی

انا فی ذی الوجود مالی ثانی	۸	انا نلتُ الھدیٰ وسبع المثانی
میں عالم توحید میں یکتا ہوں کوئی میرا ثانی نہیں		ہدایت اور سبع مثانی کی میں نے دولت پائی
انا داعی الدعا للرحمٰنِ		انا عبدُ القادرِ وزمانی
میں رحمان سے دعا مانگتا ہوں		میں قادر کا بندہ ہوں یہ زمانہ میرا زمانہ ہے

فیہ ادباءُ علی الدھور الباقی

جس میں ابد تک ادب دہندگان (یعنی عرفا و اولیاء) رہیں گے

وله ۳۱

إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الشَّيْخِ خَمْسُ فَوَائِدٍ	۱	وَإِلَّا فَدَجَّالٌ يَقُودُ إِلَى الْجَهْلِ
جب شیخ میں یہ پانچ صفات نہ ہوں		تو سمجھ لو کہ) وہ دجال ہے جو جہل کی سمت لیکر گھسیٹتا ہے
عَلِيمٌ بِأَحْكَامِ الشَّرِيعَةِ ظَاهِرًا	۲	وَيَبْحَثُ عَنْ عِلْمِ الْحَقِيقَةِ مِنْ أَصْلِ
(اولاً) وہ احکام شریعت کا ظاہری علم رکھتا ہو		(ثانیاً) علم حقیقت کے اصول سے بحث وتحقیق پر قادر ہو
وَيُظْهِرُ لِلْوَارِدِ بِالْبِشْرِ وَالْقِرَىٰ	۳	وَيَخْضَعُ لِلْمِسْكِينِ بِالْقَوْلِ وَالْفِعْلِ
(ثالثاً) جو لوگ آئیں انکے ساتھ خوشخوئی و مہمانداری سے پیش آئیں		(رابعاً) مسکین سے قولاً و فعلاً انکساری سے پیش آئے
فَذَاكَ هُوَ الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ قَدْرُهُ	۴	عَلِيمٌ بِأَحْكَامِ الْحَرَامِ مِنَ الْحِلِّ
وہی شیخ عالی قدر و ذی عظمت ہے		جو (خامساً) حرام اور حلال میں فرق کرسکتا ہو
يُهَذِّبُ طُلَّابَ الطَّرِيقِ وَنَفْسَهُ	۵	مُهَذَّبَةٌ مِنْ قَبْلُ ذُو كَرَمٍ حِيلِ
(ایسا) شیخ طالبان طریقت کو مہذب کرتا ہے		کیونکہ وہ خود ہی پہلے سے مہذب اور سرتاپا کرم ہوتا ہے اور باتدبیر

فتح المبین ص ۲۷، ۲۸ قلائد الجواہر ص ۱۳، ۱۴

حل لغات ۱
دجل۔ مکر۔ فریب۔ ہدایت۔ رہنمائی
رہبری۔ قائد۔ رہنما۔ یقود۔ رہنمائی
کر رہا ہے۔ گھسیٹ رہا ہے

حل لغات ۳
وارد ہونا یا آنا مراد مسافر یا مہمان
خضع۔ عاجزی۔ انکساری

وَلَـهٗ ۳۳

قُلْ لِمَنْ طَافَ بِكَاسَاتِ الْهَوٰى	۱	وَسَقَى الْعُشَّاقَ مِمَّا قَدْ نَهَلْ
اس شخص سے کہو جس نے جام محبت کا طواف کیا ہے		اور جس نے عاشقوں کو مئے عشق پلائی ہے
مَا مُقَامَاتُ الْمُحِبِّيْنَ سِوَىٰ	۲	لَا وَلَا الْعِلْمُ سَوَاءٌ وَالْعَمَلْ
کہ تمام عاشقوں کے درجات یکساں نہیں ہوتے		نہ وہ سب علم و عمل میں برابر ہوتے ہیں
لَيْسَ مَنْ لَوَّحَ بِالْوَصْلِ لَهٗ	۳	مِثْلُ مَنْ سَيْرَ بِهٖ حَتّٰى وَصَلْ
نہ طالب وصل اس شخص کے برابر ہیں		جس نے راہ سلوک طے کر کے منزل المقصود تک پہونچ گیا ہو
لَا وَلَا الْوَاصِلُ عِنْدِيْ مِثْلُ مَنْ	۴	قَرَّعَ الْبَابَ وَفِي الدَّارِ دَخَلْ
میرے نزدیک نہ اصل بھی اسکے جیسا نہیں		جس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور پھر گھر میں داخل ہو گیا
لَا وَلَا الدَّاخِلُ عِنْدِيْ مِثْلُ مَنْ	۵	صَارَ رِدَّهٗ فَهُوَ لِلسِّرِّ مَحَلْ
نہیں میرے نزدیک جو (گھر میں) داخل ہو گیا وہ بھی اسکے جیسا		جو (اپنے محبوب کا) ہمدم و ہمراز ہو گیا
لَا وَلَا مَنْ صَارَ رِدَّهٗ مِثْلُ مَنْ	۶	صَارَ اِيَّاهُمْ فَدَعْ عَنْكَ الْعِلَلْ
نہیں میرے پاس تو یہ ہمراز بھی اسکے برابر نہیں		جو ہمہ تن محبوب کا ہو گیا پس تو ان ساری علتوں کو ترک کر

اشعار تشریح طلب نہیں ہیں نہ ان میں کوئی
ایسا ادق لفظ آیا ہے جو حل طلب ہو
حضور نے ان اشعار میں سالکان راہ طریقت
اور عارفوں کے مدارج بیان فرماتے ہیں کہ
سب مدارج میں یکساں نہیں۔ فضلنا
بعضهم علی بعض یا فوق کل
ذی علم علیم۔ باری تعالیٰ نے ایک کو
دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ ایک
صاحب علم کو دوسرے صاحب علم پر ترجیح
دی ہے۔ ان میں فرق مراتب کا جو قائل
نہ ہو تو اسکو "زندیق" کا لقب دیا جائیگا
بعد الحق سے گر فرق مراتب نکنی زندیقی

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
فَمَحَوہُ مِنہُ عنہُ فانمحیٰ	۷	ثُمَّ لَمَّا اَثبَتُوہُ لَم یَزَل
اس کی خودی مٹادی گئی فنا ہوگئی		اور پھر جب اسکو بقا سے سرفراز کیا گیا تو وہ ہمیشہ کیلئے باقی ہو گیا

وَلہٗ ۳۴

(نشر العاطر)

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
رُفِعَ الحُجُبُ عَن بدُورِ الکَمَال	۱	مرحبًا مرحبًا بأَهلِ الجَمَالِ
بدورکمال سے حجابات اٹھادئے گئے		تو اہل جمال کو یہ نعمت مبارک باد
مَلَکُونِی بِحُبِّهِم وَرِضوابِی	۲	عَبدرِقٍّ فَسَدتُ بینَ المَوَالی
انہوں نے مجھے اپنی محبت کا مملوک بنالیا اور مجھ سے راضی ہوگئے		(اسکا یہ نتیجہ نکلا) کہ یہ بندہ آزاد تمام آقاؤں کا سردار ہوگیا
فَوحَوانی بِصِرفِ رَاحِ هَوَاهُم	۳	فتربیتُ فِی حُجُورِ الدّلَالِ
انہوں نے اپنی خالص مئے محبت پلاکر مجھے مسرور کردیا		اور میں نے ان کے آغوش ناز میں تربیت پائی
عَامِلُونِی بِلُطفِهِم فِی غَرَامِی	۴	فَحَلَی فی بصائرِ النّاس حالی
میرے راہ عشق میں انہوں نے مجھ سے لطف آمیز سلوک کیا		جسکی باعث میں لوگوں کی نظروں میں خوشحال ہوگیا
اِن اَرَادوا الصّدودَ یَفنی وجودی	۵	رَحِمُونی وَانعَمُوا بِالوِصَالِ
اگر وہ مجھے باز رکھتے تو میرا وجود ہی فنا ہوجاتا		(لیکن) انہوں نے مجھ پر رحم کیا اور اپنے وصال کی مجھے نعمت بخشی

وَاِذَا مَا ظَلَلْتُ عَنْهُمْ هَدُوْنِی	۶	هٰکَذَا هٰکَذَا تَکُوْنُ الْمَوَالِیْ
جب میں ان سے غافل ہوتا ہوں تو وہ میری رہنمائی کر کے اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں		ہاں ہاں آقا ایسے ہی ہوتے ہیں
سَادَتِیْ سَادَتِیْ بِحَقِّ عَلَیْکُمْ	۷	اِنَّنِیْ عِنْدَکُمْ عَزِیْزٌ وَّغَالِ
میرے آقا میرے سردار میرے حق کی تمہیں قسم		تمہارے نزدیک میں عزیز اور گران قدر ہوں
مَا بَقِیْ لِیْ حَبِیْبُ قَلْبِیْ سِوَاکُمْ	۸	مَاتَ وَهْمِیْ بِهٖ وَبَانَ خَیَالِیْ
تمہارے سوا میرے دل کا کوئی محبوب نہ رہا		میرا خیال تمہاری وجہ سے فنا ہو گیا اور میرا منشا ظاہر ہو گیا
بِحَیَاتِیْ عَلَیْکُمُوْ یَا سُقَاتِیْ	۹	رَوِّقُوْا الْکَاسَ اِنَّ حِبِّیْ مَلَالِیْ
مجھے پلانے والو! تمہیں میری حیات کی قسم		مجھے وہ خالص شراب دو جس کا ساغر میرے سے میرے محبوب نے پر کیا ہے
وَاَدِیْرُوْا الْکُؤُوْسَ بَیْنَ النَّدَامٰی	۱۰	بِجَمِیْعِ الْاَنَامِ سُکْرِیْ بِحَالِیْ
اور تمام ہم نشینوں جام مے کا دور چلاؤ		کہ تم لوگ میرا حال دیکھ کر مدہوش ہو جاتے ہیں

(بہجۃ الاسرار ص ۲۳۷)

ولہ ۳۵

طُفْ بِحَانِیْ سَبْعًا وَلُذْ بِذِمَامِیْ	۱	وَتَجَرَّدْ لِزَوْرَتِیْ کُلَّ عَامِ
بگیرد من طواف خانقاں کن تو وقف حرز نام ما بجاں کن		جریدہ شو زیارت ہائے ما را بہر حال و بہر سال از منا ہا

حل لغات
طواف۔ اطراف پھرنا۔ طف علی المنکم
ذروۃ۔ کسی چیز کی (فیروز اللغات)
خان۔ سرائے (فیروز اللغات)

#	مصرع اول	مصرع دوم
٢	اِنَّ سِرَّ الاسرارِ مِنْ سِرِّ سِرّی	کَعْبَتی رَاحَتی وَبَسْطی مُدامی
	تمامی راز واسرار ما یہ بود از سِتر اسرارم مقرر	نمودہ کعبہ من راحت من مدام است این فراغ وسعت
٣	کَشَفَ الحُجُبَ والسُّتُورَ لِعَیْنی	وَدَعَانِی لِحَضْرَۃِ وَمَقَام
	کشادہ او چون حجاب پردہ من بپیش چشم باشد جملہ روشن	مرا او خواند سوئے حضرت من مقام داد از قرب با خلاص
٤	فَخَرَقْتُ السَّبْعَ السُّتُورَ جَمیعاً	عِنْدَ عَرْشِ الْاِلٰہ کَانَ مَقَامی
	دریدم پردہ ہائے زیر وبالا۔ چو حاصل شد مرا اندا لقا ہا	رسیدم تا بعرش او شد مقامم۔ شدہ حاصل مرا او دوامم
٥	قَالَتِ الاَوْلِیاءُ جَمْعًا بِعَزْمٍ	اَنْتَ قُطْبٌ عَلٰی جَمِیعِ الاَنَامِ
	تمامی اولیا بالعزم گفتند۔ در توصیف تحقیقم بہ سفتند	کہ آ مخصوص تو آ کبود بہ سرود۔ تو ئی بر جملہ عالم قطب بر تر
٦	قُلْتُ کُفُّوا اَنْتُمْ اسْمَعُوا اَنْصُ قَوْلی	اِنَّمَا القُطْبُ خَادِمی وَغُلامِی
	گفتم پس بقوم من بتحقیق۔ شنید بحجت قولم بتصدیق	جز این نبود کہ تحقیق این چنین است غلام وخادم قطب جہان است
٧	کُلُّ قُطْبٍ وَکُلُّ شَیْخٍ وَفَرْدٍ	تَحْتَ حُکْمِی یَصْغُوا الطَیِّبَ کَلامِی
	تمامی قطب وشیخ وفرد اعظم۔ بود در زیر حکم جملہ عالم	بہ سوئے من ہمہ باشند بینا۔ کلام طیبم را جملہ شنوا
٨	کُلُّ قُطْبٍ یَطُوفُ بِالْبَیْتِ سَبْعًا	وَاَنَا البَیْتُ طَایِفٌ بِخِیَامی
	تمامی قطب طوف ہفتگانہ بہ بیت کعبہ من زدند رجال ہا	من آن خورشید پادشاہ سرفرازم۔ کنند طوف خیامم کعبہ بر ہم

اَنَا فِی مَجْلِسِی اَرَی الْعَرْشَ حَقًّا	٩	وَجَمِیْعُ الْاَمْلَاکِ فِیْهِ قِیَامٌ
منم بینا بسوئے عرش تحقیق۔ یہ تمکین نیست خود را بصد ق		ملائک جملگی در دے مقیم اند۔ بقرب و منزل خود مستقیم اند
سَائِرُ الْاَرْضِ کُلُّهَا تَحْتَ حُکْمِی	٨	وَهِیَ فِی قَبْضَتِی کَفَرْخِ الْحَمَامِ
تمامی ارض جملہ زیر حکم۔ مرا باشد برو احکام محکم		تمامی آن زمین بالا و از پست۔ بدستم چون کبوتر بچہ ہست
وَمُرِیْدِی اِذَا دَعَانِی بِشَرْقٍ	١١	اَوْ بِغَرْبٍ اَوْ نَازِلٍ بِحُطَامٍ
مریدم گر بشرق و غرب خواہد۔ ز نام از دل بقا ند		و یا در بحر اعظم گشتہ نازل۔ بگیرد نام پاک خود از دل
فَاَغِثْهُ لَوْ طَارَ فَوْقَ هَوَاءٍ	١٢	اَنَا سَیْفُ الْقَضَاءِ لِکُلِّ خِصَامٍ
فریاد رسی او را بحال دم۔ اگر او بپرید فوق ہوا		منم سیف قضا بر جملہ دشمن۔ فروغ قدرتم گشتہ ست روشن
فَرَسُ الْعِزِّ تَحْتَ سَرْجِ جَوَادِی	١٣	وَرِکَابِی عَالٍ وَغِمْدِی حُمَامِی
رہوار عزت میری زین سمجھا کے نیچے ہے		میرا رکاب بلند و بالا ہے میری تلوار میری حامی ہے
وَاِذَا مَا جَذَبْتُ قَوْسَ مَرَامِی	١٤	کَانَ نَارُ الْجَحِیْمِ مِنْهَا سِهَامِی
جب میں اپنی کمان مقصود کا چلہ کھینچتا ہوں		تو ان سے میرا نشانہ آتش دوزخ بنتا ہے
مَطْلَعُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَقْصَی الْغُرُوْبِ	١٥	خَطْوَتِی اَوْ اَقَلُّهَا بِاهْتِمَامٍ
آفتاب کے طلوع ہونے کی جگہ سے انتہائی غروب تک کے مقدم کا فاصلہ		میرے عزم و ہمت کے آگے ایک قدم بلکہ اس سے بھی کم ہے

حل لغات [١]
سائر۔ تمام۔ فرخ۔ بچہ
حمام۔ کبوتر

حل لغات [١٢]
استغاثہ۔ فریاد۔ اغثہ۔ میں اسکی فریاد رسی کروں گا۔ سیف۔ تلوار۔ خصم۔ دشمن
ایک نسخہ میں طار کے بجائے کان آیا ہے۔

حل لغات [١٣]
فرس۔ گھوڑا۔ رہوار۔ سرج۔ زین
جواد۔ زیادہ سخاوت کرنے والا۔
غمد۔ شمشیر۔ حمام۔ حمایت کرنے والا

حل لغات [١٤]
جذب۔ کشش۔ کھینچنا۔ مرام۔ مقصد
مرام۔ سہام۔ جمع سہم بمعنی تیر اور نشانہ ہے

حل لغات [١٥]
اقصٰی۔ انتہائی۔ آخری۔
خطوۃ۔ قدم

يَا مُرِيدِي لَكَ الهَنَا بِدَوَامٍ	۶	عَيْشُ عِزٍّ وَرِفْعَةٍ وَاحْتِرَامٍ
میرے مرید تیرے لئے دائمی مسرت		مسرت اور عزت اور عظمت و احترام مبارک
أَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ طَابَ وَقْتِي	۷	جَدِّيَ الْمُصْطَفٰى شَفِيعُ الْأَنَامِ
من عبد القادر خوش وقت دارم۔ یہ خوش وقتی تا روزگار م		محمد مصطفیٰ جد کرامت شفیع است شہنشاہ انام است
فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ فِي كُلِّ وَقْتٍ	۸	وَعَلٰى آلِهِ بِطُولِ الدَّوَامِ
آپ پر ہر وقت درود		اور آپ کی آل پر تا ابد ہمیشہ ہمیشہ

(بہجۃ الاسرار)

ولہ ۳۶

لِي هِمَّةٌ بَعْضُهَا تَعْلُو عَلَى الْهِمَمِ	۱	وَلِي هَوًى قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ
میری وہ ہمت ہے کہ اسکا اقل ترین حصہ تمام ہمتوں پر غالب و بالا ہے		اور میرا عشق لوح و قلم کی تخلیق کے پیشتر سے ہے
وَلِي حَبِيبٌ بِلَا كَيْفٍ وَلَا مِثْلٍ	۲	وَلِي مَقَامٌ وَلِي رُبْعٌ وَلِي حَرَمٌ
میرا حبیب بے چون و بے چگون ہے		اور میرے لئے ایک مقام ایک منزل اور ایک خاص حرم ہے
حُجُّوا إِلَى فَدَارِي كَعْبَةٌ نُصِبَتْ	۳	وَصَاحِبَا بَيْتِ عِنْدِي الْحَيُّ حَرَمِي
میرا قصد کرو کہ میرا گھر کعبہ ٹھیرایا گیا ہے		اور صاحبا البیت میرے پاس ہیں اور میرا صحن صحن حرم ہے

حل لغات
ضمائر ضمیر کی جمع ہے جس کا معنی دل میں پوشیدہ راز

حل لغات
حول۔ اطراف۔ ارد گرد۔ مشہرات۔ بے نیام

تشریح
فرسان سے نفس و شیطان مراد ہیں

لا تستقر ولا تصحو اضابره	٤	حتى يلوح له المحبوب كالعلم
اس کے راز کا پتہ چلایا جاسکتا ہے اور نہ اسکے اسرار عاطور پر واضح ہو سکتے ہیں		جب تک کہ خود محبوب علم کی طرح ظاہر نہ ہو جائے
وجدت حول الحمى فرسان معركة	٥	سيوفهم مشهرات قصدهم عدمي
میں نے چراگاہ کے ارد گرد جنگی سوار دیکھے		جنکی تلواریں بے نیام تھیں اور جو میرے نابود کرنا چاہتے تھے
فجلت فيهم وفي ايدي لهم تبر	٦	ولوا انهزاما بلحو الهزم بالرغم
میں ان میں کود پڑا ان کے مقابلہ کیلئے اور میرے ہاتھ میں تبر تھا		وہ پیٹھ پھیر کر شکست کھا کر خاک آلود ہو کر بھاگ نکلے
خضت البحار واظهرت جواهرها	٧	فلم ارى قدما تعلو اعلى قدمي
میں نے (معارف کے) دریاؤں میں غوطہ زنی کی اور انکے جواہر ظاہر کئے		میں نے کوئی ایسا قدم نہ دیکھا جس نے میرے قدم پر سبقت کی ہو
تلك عصاي التي فيها مآرب لي	٨	وقد اهش بها طورا على غنم
یہ میرا عصا ہے جس میں کئی فائدے ہیں		میں اس سے ایک ڈھنگ سے بکریاں ہانکتا ہوں
ان القها تتلقف كلما صنعوا	٩	اذا اتوني بسحر من كلامهم
اگر میں اسکو ڈالدوں تو انہوں نے جو بنایا وہ سب نگل جائے		جبکہ وہ اپنے سحر آفریں کلام سے میرا مقابلہ کریں

(فیوضات ربانیہ)

حل لغات
مآرب۔ فوائد

حل لغات
تلقف۔ نگلنا

وَلَهُ ۳۷

رُوحِی اَلِفَتْ بِحُبِّکُمْ فِی الْقِدَمِ	۱	مِنْ قَبْلُ وُجُودِهَا وَهِیَ فِی الْعَدَمِ
میری روح ازل ہی سے تمہاری محبت سے مانوس ہو چکی ہے		جبکہ اسکا وجود بھی نہ تھا اور وہ کتم عدم میں تھی
هَلْ یَجْمُلُ بِیْ مِنْ بَعْدِ عِرْفَانِکُمْ	۲	اَنْ اَنْقُلَ عَنْ طُرُقِ هَوَاکُمْ قَدَمِیْ
تمہیں جاننے کے بعد کیا مجھے زیبا ہے		کہ میں تمہاری راہ محبت سے اپنا قدم ہٹا لوں

(قلائد الجواہر ص۲۶ حیات جاودانی)

وَلَهُ ۳۸

وَمَا یَنْفَعُ الْاِعْرَابُ اِنْ لَمْ یَکُنْ تُقًی	۱	وَمَا ضَرَّ ذَا التَّقْوٰی لِسَانٌ مُعَجَّمٌ
پھر اعراب جاننا یعنی عالم ہو جانا مفید نہ ہوگا جب تک تقویٰ نہ ہو		اور اگر تقویٰ ہو علم نہ ہو زبان گونگی ہو تو بے علمی نقصان نہ دیگی

وَلَهُ ۳۹ ردیف النون

قلائد الجواہر ص۷۵

فَتَجَلّٰی لِیْ غَیْرُ مُحْتَجِبٍ	۱	وَانْجَلَتْ بِالنُّوْرِ اَذْهَانُ
بلا حجاب اس نے تجلی کی		جس کے نور سے ذہن چمک اٹھے

حل لغات: والهين - حیران و سرگشتہ، اردان - آستین

وتمشوا والهين به	٢	وجيوب القوم اردان
(اس تجلی کا یہ نتیجہ ہوا کہ) سب سرگشتہ ہو کر اس انداز سے چلنے لگے		کہ ان کے جیب و دامن (پھٹ کر) آستین بن گئے

ولہ ٣٩ ردیف الہا

(نفح المبین ص ... قلائد الجواہر ص ...)

انا راغب فيمن تقرب وصفه	١	ومناسب لفتى تلاطف لطفه
میں اس ذات کی رغبت رکھنے والا ہوں جس کے اسماء و صفات (ہم سے) قریب اور لیے		(نوجوان) سے منسوب ہوں جس کے الطاف نہایت لطیف ہیں
ومفاوض العشاق في اسرارهم	٢	من كل معنى لم يسعنى كشفه
اور عشاق کے اسرار میں فیض رساں ہوں		جس کا کسی طرح مجھ سے اظہار ممکن نہیں ہے
قد كان يسكرني مزاج شرابه	٣	واليوم يصحيني لديه صرفه
ابتدا مجھے اسکی آمیختہ شراب بھی مست کر دیتی تھی		اور آج خالص شراب بھی مجھے ہوشیار رکھتی ہے
واغيب عن رشدي باول نظرة	٤	واليوم استجليه ثم ازفه
میں ابتدا پہلی نظر ہی میں ہوش وحواس کھو بیٹھا تھا		مگر آج اس کے جلوے دیکھتا ہوں اور اسمیں گم ہو جاتا ہوں

(نفح المبین ص ٢٦ قلائد الجواہر ص ٢٨)

تشریح: ابتداءً عاشق جلوہ یار کی تاب نہیں لا سکتا ہے

وله ٤٠

فَاءُ الفقیر فَنَاءُہُ فی ذاتہ	١	وَفَراغُہُ مِن نَعْتِہ وصِفاتہ
فائے فقیر سے فنا فی اللہ مراد ہے		اور اپنے اسماء و صفات سے خالی ہو جاتا ہے
وَالقَافُ قُوَّۃُ قَلْبِہ لِحبیبہ	٢	وَقیامُہُ للہ فی مَرضاتِہ
اور قاف فقیر سے مراد اسکی قوت قلب ہے		اور رضائے الٰہی پر اسکا قیام ہے
وَالیاءُ یَرجُو ارَبَّہُ ویخافہُ	٣	وَیقُومُ بالتّقوٰی بحقّ تُقاتہ
اور یائے فقیر سے مراد اسکا رحمت الٰہی کا امیدوار ہونا اور اس سے ڈرنا ہے		اور تقوے پر جیسا چاہئے اس طرح قیام ہے
وَالرَّاءُ رِقَّۃُ قَلبِہ وصفاءُہ	٤	وَرجُوعُہُ للہ عن شَہَواتہ
اور رائے فقیر سے رقت اور صفائی قلب ہے		اور اپنی خواہشات سے رجوع الی اللہ ہوتا ہے

(بہجۃ الاسرار)

وله ٤١

اِن اَبطَاءت غارۃُ الارحام وَابتعدت	١	عَنَّا فاسرعُ شیءٍ غارۃُ اللہ
اگر اہل قرابت مدد میں دیر کریں اور کنارہ کشی اختیار کریں		تو خدا کا لشکر ہماری عاجلانہ امداد کیلئے کافی ہے

بسلسلہ صفحہ سابق
یہ آغاز عشق کی بات ہے پھر رفتہ رفتہ
عاشق میں جلوہ یار کی مشاہدہ [illegible] حیثیت پیدا ہو جاتی
ہے۔ صوفیاں کے نزدیک بھی دو حالتیں ہیں
حالت سکر۔ حالت صحو۔ حالت سکر ابتدائی
حالت ہے جو مقام فنا میں حاصل ہوتی ہے
جبکہ صوفی غلبۂ مشاہدات سے مست و بیخود
ہو جاتا ہے عام مجذوبوں کی یہی حالت ہوتی ہے
اس کے بعد سالک مقام بقا میں قدم رکھتا ہے
اور حالت صحو میں آ جاتا ہے۔

حل لغات
ابطاء - دیری - غارۃ - جماعت لشکر
گروہ - ابتعدت - دیر کرے - بچے دوری
اختیار کرے۔

یا غارۃ اللہ جدّی السیر مسرعۃ	۲	فی حل عقدتنا یا غارۃ اللہ
اے جند اللہ جلد از جلد		ہماری مشکلوں کو رفع کرنے کیلئے پہونچو
ضیق احاط بنا فی کل ناحیۃ	۳	واظلم جللا والحمد للہ
ہر طرف سے مصیبت نے ہمیں گھیر لیا ہے		اور تنگ و تاریک کر دیا ہے بہرحال خدا کا شکر ہے
لم یرتجی کشف ضیق ثم حادثۃ	۴	فی کل نائبۃ الا من اللہ
مصیبت اور حادثہ کے ازالہ کی کسی سے توقع نہیں		کی تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انسان سے
فثق بہ فی ملمات الامور ولا	۵	تجعل یقینک یوما غیر ما اللہ
پس تم الم انگیز امور میں اللہ پر بھروسہ کرو		اور بجز اللہ کے کسی پہ کسی دن بھی اعتماد نہ کر
ان الشدائد مہما ضاقت انفرجت	۶	لا تقنطن اذا من رحمۃ اللہ
یقیناً جب مصیبتیں شدید ہو جاتی ہیں تو آسان ہو جاتی ہیں		لہذا ہرگز اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا
کم من لطائف اولاھا الالٰہ وکم	۷	اشیاء لا تحصی من نعمۃ اللہ
اللہ تعالیٰ نے کتنی مہربانیاں عطا فرمائی ہیں		اور کتنی نعمتیں سرفراز کی ہیں جنکا شمار نہیں ہو سکتا
لہ علینا جزیل الفضل منتشرا	۸	فی کل جارحۃ فضل من اللہ
ہمارے حال پر اس کا احسان عظیم ہے		ہر اذیت و جارحیت میں اللہ کا فضل ہوتا ہے

فافزع سریعا بقلب محرق وجل	۹	مستعطفا خائفا من سطوة الله
پس سوز و گداز اور قلب بریاں سے گڑگڑا کر مانگو		اس کی رحمت کا امیدوار ہو کر اسکی سطوت سے ڈرتے ہوئے
وقل اذا ضاقت الاحوال مبتهلا	۱۰	برفع صوت الا یا غارة الله
اور جب کبھی کوئی پریشانی تنگ حال کرے تو الحاح و زاری سے		باآواز بلند خدا کے لشکر کو آواز دو
فلی خناق الذی قد ضاق فی عجل	۱۱	ونفسی کربتی یا غارة الله
اس مصیبت کو رفع فرما جو میرا گلا گھونٹ رہی ہے		اور میری بے چینی کو اے لشکر خداوندی دور فرما
مالی ملاذ ولا ذخر الوذ به	۱۲	ولا عماد ولا حرز سوی الله
میرے لئے کوئی پناہ دہندہ ہے اور کوئی ملجا و ماوی جس میں پناہ مانگوں		اور نہ بجز اللہ کے کوئی سہارا اور نگہبان ہے
ارجوه سبحانه ان لا یخیب لی	۱۳	ظنا فحسبی ما ارجوه فی الله
اللہ سبحانہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ مجھے محروم و مایوس نہ کریگا		اسکے متعلق میری گمان اور توقعات کے بارے میں
یا نفس قولی اذا ضاق الخناق الا	۱۴	یا غارة الله حثی یا غارة الله
اے نفس جب مصیبت تجھے تنگ کرے تو پکار اٹھ		اے اللہ کے خاص بندو آ کر الٰہی میری مدد کرو
کم وحتی وکم هذا التوان وکم	۱۵	کم ایها النفس اعراضا عن الله
یہ سہل انگاری اور یہ تساہل کب تک		اے نفس اللہ سے یہ روگردانی تا بکے

حل لغات

محرق۔ جلانے والا۔ مستعطف۔ رحم کا طالب

تشریح:

حل لغات

الوذ به۔ عماد۔ ستون۔ وسیلہ

حل لغات

رجاء۔ امید۔ توقع۔ آرزو۔ خیبة۔ ناکامی۔ مایوسی۔ محرومی

تشریح:

حل لغات

توانی۔ کاہلی۔ سستی۔ اعراض۔ روگردانی۔ انکار

آلا على عمر مني مضى فرطا	١٦	سبهللا لم يكن في طاعة الله
حیف اس زندگی پر جو بیکار گذر گئی		اور طاعت الٰہی میں نہ رہی
الوم نفسي وقلبي ربما رجعا	١٧	عن المعاصي بتوفيق من الله
میں اپنے نفس اور قلب کو ملامت کرتا ہوں بہت ممکن ہے		کہ یہ دونوں بتوفیق ایزدی گناہوں سے باز آئیں
فربما بكيا خوف الذنوب وما	١٨	قد اسلفا من خطيات الى الله
یہ اپنے گناہوں کے خوف سے اور اب تک		جو درحقیقت اللہ کی خلاف ورزی ہوئی رو پڑیں
فلم تزل طول ما عمرت متكلا	١٩	فما ينوبك من امر على الله
پس تو اپنے عرصۂ حیات میں بھروسہ		ہر بات میں جو تجھے تکلیف دے مضرت پہونچائے اللہ پر رکھ
الصبر درع حصين من تدرعه	٢٠	يكف المكاره والاسواء من الله
صبر ایک ایسا محافظ زرہ ہے جو اسکو پہن لیتا ہے		وہ اسکو مکروہات اور برائیوں سے بفضل الٰہی محفوظ ہونے کیلئے کافی ثابت ہوتا ہے
ما استعمل الصبر انسان فعضل به	٢١	رأيا ولا جاءه بوس من الله
جب تک انسان صبر سے کام لیتا رہے اور اصابت		رائے پر کاربند ہو تو انشاء اللہ اسکو کوئی خوف وہراس لاحق نہ ہوگا
الصبر في جملة الاشياء مغتنم	٢٢	وصاحب الصبر محمود من الله
صبر تمام امور میں مغتنم ہے		اور صبر کرنے والا بھی اللہ کے نزدیک قابل ستائش ہے

لاتایسی نفحۃ تاتی فربتما	۲۳	تاتیک بعد یاسٍ رحمۃ اللہ
مایوس نہ ہو کہ اکثر رحمت الٰہی کا جھونکا		مایوسی کے بعد تیرے پاس ضرور آئے گا
الحمد للہ حمداً دایماً ابداً	۲۴	والحمد للہ ثم الحمد للہ
تمام دائمی اور ابدی حمد پروردگار کے لئے		حمد بعد حمد کرات و مرات
الحمد للہ رب العالمین علی	۲۵	ماکان یلھمنی الحمد للہ
دونوں جہاں کے لئے حمد و ثنا		جس نے مجھے حمد و ثنا کرنے کی توفیق دی
ثم الصلوٰۃ بمحمود السلام علیٰ	۲۶	محمد المصطفیٰ من خیرۃ اللہ
پھر درود اور سلام محمود		محمد مصطفیٰ پر جو اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں
والآل والصحب ثم التابعین فھم	۲۷	فی سنۃ المجتبیٰ ذی سنۃ اللہ
اور آپ کی آل اور آپکے اصحاب پر تابعین پر کہ وہ		سنت احمد مجتبیٰ اور سنت الٰہی میں مشغول ہیں
ما حثحثت المرکب موتما لکاظمۃ	۲۸	تبغی جوار النبی الھادی الی اللہ
جب تک کاظمہ کی جانب سے بسرعت تمام سوار آتے رہیں		نبی اکرم کے جوار رحمت کی تلاش میں جو اللہ کیجانب رہنمائی کرنیوالے ہیں

المجموعۃ الفریدیہ ص ۳۰۹ - ۳۱۰

وَلَہٗ ۴۲ ردیف الھمزہ

یَا دَارَ اسماءِ بَانَتْ عَنْکِ اَسْمَاءُ	۱	وَاصبحتْ بعدَ ذاکَ الاُنسِ قَفْرَآءُ
اَے ایوانِ عظمت و رفعت تحقیق سے ادھشا و جود کا ظہور ہوا		اور اس پیام رفوت (انس و محبت) کے بعد آپ گیۓ چٹیل میدان نمایاں ہوگئے
بَانَتْ فَلَا الْبَانُ مُھْتَزٌّ وَشَمَائِلُہٗ	۲	کَلَّا وَلَا الرَّوْضَۃُ الْغَرَّاءُ غَنَّاءُ
اسکی محبوب کی استر و صورت شکل شمائل کا تہ درخت بان تشبیہ دی جا سکتی ہے		اور لہلہاتے اور دمکتے ہوئے چمن درختوں کی شاخیں ہل کر اسکی مدح سرائی کر سکتی ہیں

وَلَہٗ ۴۳

(قلائد الجواہر صفحہ)

یَا رَبِّ اَظْفِرْنِی بِنَیْلِ مَطَالِبِی	۱	مِنْ فَیْضِ جُوْدِکَ اَرْحَمَ الرُّحَمَاءِ
خداوند اظفروہ از عنایت ٭ بہ احصال مطالبہا از رحمت		ز فیض بخشش انعام و احسان ٭ الرحم الرحماء و سبحان
وَاَظْھِرْنِی جُوْدَانِی فِی الْوُجُوْدِ مُسَلَّطًا	۲	عِلْمًا وَ حِلْمًا مِنْ عَظِیْمِ عَطَاءِ
بکن ظاہرے بخششہا و اکرام ٭ تو ایشتی راہ و جود را زانعام		مسلط کن بمن از علم و حکمت ٭ عظیم است ایں عنایات و نعمت
وَاَلْبِسْنِی اَوْصَافَ الْکَمَالِ تَقَدُّمًا	۳	لِمَنْ سِرِّکَ الْمَخْزُوْنِ یَا مَوْلَایَ
لباسے از کمالات تم بپوشاں ٭ بہ اوصاف تقدس پاک پاکاں		ز ستر غیب و اسرار حقیقت۔ تو اے مولا ما خلاق قدرت

وَاکشِفنی انوارالحقائق جُملۃً	۴	الاکوان حتّٰی لا اَریٰ بغطائی
کشا بر من با نوار حقائق ۔ تمامی راز و اسرار حقائق		تماجلہ حقیقتہائے اکوان ۔ نہ بینم تا حجابِ خودیہ امکان
وَاکحُل باثمِدِ الشُّھود بصیرتی	۵	فجمالُ وجھکَ مُنیتی ومُنائی
زکحل شہود اے رب عزت ۔ بکن روشن مرا چشم بصیرت		جمالے روئے خوبت آرزویم ۔ کمال از آرزو و جستجویم
وَاشخصِنی انوارُ العُلوم اریٰ بھا	۶	مَرقُومۃ الاشیاءِ فی الآنائی
ز انوار علومم کن معین ۔ کہ تا بینم از و احوال روشن		تمامی بنگرم مرقوم و مقدم ۔ ز اشیا و جملہ اش در آں معلوم
یَاحیُّ یاقیّومُ اَحیِ مُھجَتِی	۷	بانوارِ ذاتِکَ یا سمیعَ دُعائی
بکن اے حی قیوم از عنایت ۔ دلم را زندہ از فیض کرامت		بنور پاک ذات از قرب قریب ۔ توئی شنوا دمالم راز رحمت
یَاذَالجَلال وذالجمال وذالعُلیٰ	۸	یاکامِلَ الاَوصَافِ والاَسماءَ
کریا ذو الجلال و ذو الجمال ۔ قدیر و کارساز ذو الجمال		دا کامل با وصاف کمالات ۔ واے اکمل بہر اسمائے حسنات
وصَلّ علَی المُختار خَیرِ عبَادِکَ	۹	المَبعُوث بالفرقانِ فِی الدُّنیا
اور تیرے بہترین بندے (احمد) مختار پہ درود بھیج		جو دنیا میں فرقان (حق و باطل کو جدا کرنیوالی کتاب) لیکر آئے

نوٹ:۔ آخری شعر کا حضرت جامی کا منظوم ترجمہ نہ مل سکا۔

ولہٗ

قصیدہ خمریہ

تذکرۃ الکرام" میں مولانا شاہ عبدالحق فرنگی محلی نے لکھا ہے کہ یہ قصیدہ عالم وجد و کیف کی ایک صدا ہے جس سے دل راحت محسوس کرتا ہے "فتوح الغیب" کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اس قصیدے کے بعض اشعار پڑھتے تو آخر میں ارشاد فرماتے ولا فخرا وھذا من فضل ربی۔ مولانا سید بہاء الدین جیلانی ثم المدنی نے "غنیۃ الطالبین" کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جو سالکان طریقت معمولاً اس قصیدہ کو بعد ذکر پڑھتے ہیں ان کے روحانی مراتب میں حیرت انگیز ترقی ہوتی ہے۔ خوف و ہراس کے موقع پر اس قصیدے کو پڑھنے سے سکون دل کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور خوف و ہراس کے بادل بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ	۱	فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ
داد جاناں درکفم جام وصال گفتم اے ساقی بمن کن انتقال		در عشقم جام وصل کبریا پس بگفتم بادہ ام را سویم آ
سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُوْسٍ	۲	فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ
پس بیامد پیش من جام وصال پس زخود رفتم میان الموالی		شد رواں در جام با شوقیم بحال ۔ والہ مستم شدم از سر حال
وَهِیْمُوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ	۳	فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَانِیْ
درکشید از شوق اے رندان حلال ۔ از خمار من بہ بخشید امیع ال		پینا بہ بزم عشق بیٹھے ... جام مالامال بخشید مرا ساقی خمخانہ فیض خدا

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوا	۴	بِحَالِی وَادْخُلُوا اَنْتُمْ رِجَالِی
پس گفتم جملہ اقطاب را۔ در حال من درآئید اے رجال		گفتم اے قطبان بیوں ان من۔ جملہ درآئید مردانِ من
شَرِبْتُمْ فَضْلَتِی مِنْ بَعْدِ سُکْرِی	۵	وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّی وَاتِّصَالِی
دُردِ کے از پیمانہ من خوردہ اید۔ مرشمارا نشہ ام باشد محال		شدہ ہم سرشارد سورم می چشید۔ رخصت تا قرب و علوم کشید
مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَلٰکِنْ	۶	مَقَامِی فَوْقَکُمْ مَازَالَ عَالٖ
گرچہ بس عالی است جاہائے شما۔ در مقام من بود وصف تعال		جائے تاں بالاولیکن جائیم بود۔ فوق تاں از روز اول تا ابد

صنعتِ اتصال تربیعی

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
اَنَا فِی حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِی	۷	یُصَرِّفُنِی وَحَسْبِی ذُو الْجَلَالِ
من یگانہ در جناب قربتم۔ پر مدارج می برد مرا بس ذو الجلال		یکہ در قربم خدا گرداننم۔ حال و کافی آں جلیل واحدم

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ	۸	وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِی
شاہ بازم من ز ہر پیر و جوال کیست آں کو یافتہ چوں من مثال		باز اشہب و شہباں چوں ہمام کیست در مرداں کہ چوں من یافت کام
کَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ	۹	وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ
خلعتم پوشاک حق با فص عزم ساخت سلطانم بہ تیجہ کمال		خلعتم با خوش نگار عزم داد - بر سرم صد تاج دارائی نہاد
وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ	۱۰	وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِی
اطلاعم دادہ بر راز قدیم - خواہم جمودہ باذل السؤال		آگہم فرمود بر راز قدیم - عہدہ داد و جملہ کامم آں کریم
وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا	۱۱	فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ
والیم بر جملہ اقطاب ساخت - حکم من جاری شدہ فی کل حال		والیم کردہ بر اقطاب جہاں - پس بہر حالت حکم من روان
فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ	۱۲	لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ
پس بہ دریا راز خود گر افگنم - خشک گردد چوں زمین پائمال		راز خود گر افگنم اندر بحار - جملہ گم گردد فرو رفتہ بحار
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ	۱۳	لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ
رازم از جلوہ دہم گردد جبال		پارہ پارہ گشتہ پنہاں در رمال
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ	۱۴	لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِ
پر تو راز افگنم گر بر آتشم		سرد خامش گردد از رازم سعیر

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّی فَوْقَ مَیْتٍ	۱۵	لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰے تَعَالٰی
باز خیزد بر مرده گر برافگنم		زنده بر خیزد باذن ذو الاکرام
وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ	۱۶	تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتٰی لِیْ
نیست شہرے نیست دہرے را مرور		تا نشاید بر دوام پیش از ظہور
وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ	۱۷	وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ
جملہ گوید با من از حال وصفت		از جدالم دست کوتاہ باید دست
مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ	۱۸	وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِ
بندہ ام خوش می سرا بیباک دست		ہر چہ خواہی کن کہ نسبت برترست
مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ	۱۹	عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ
رب من حق بندہ از ترسے منال		رفعتم آمد رسیدم تا منال
مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ	۲۰	عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ
بندہ ام ترسے مدار از بد سگال		سخت عزم و قاتلم وقت قتال
طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ	۲۱	وَشَاوُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَا لِیْ
نوبتم در خضری و غبرا زدند		شد نقیب موکبم بخت بلند

حل لغات ۲۳ خردل - رائی

حل لغات ۲۴ بدر - چودھویں رات کا چاند - بدر کمال

حل لغات ۲۵ درس - سبق - درست - میں نے سیکھا - صرت - میں ہوگیا - سعد - بھلائی نیکی - مولی - آقا

حل لغات ۲۶ رجال - مرد - جمع رجال

حل لغات اعلام - علم کی جمع - جھنڈا

بلاد الله ملكي تحت حكمي	۲۲	ووقتي قبل قلبي قد صفالي
ملک حق ملکم زیر فرمان من		وقت من شد صاف پیش از جان من
نظرت الى بلاد الله جمعا	۲۳	كخردلة على حكم اتصال
در نگاہم جملہ ملک ذوالجلال		دانہ خردل ساں بحکم اتصال
وكل ولي له قدم واني	۲۴	على قدم النبي بدر الكمال
ہر ولی را یک قدم دارند وما		بر قدم ہائے نبی بدر العلے
درست العلم حتى صرت قطبا	۲۵	ونلت السعد من مولى الموالي
درس کردم علم تا قطبے شدم		کرد مولائے موالی اسعدم
رجالي في هواجرهم صيام	۲۶	وفي ظلم الليالي كاللآلي
در تموز روز چیشم روزہ دار		در شب تیرہ چہ گوہر نور بار
انا الحسني والمخدع مقامي	۲۷	واقدامي على عنق الرجال
از حسن نسل من در مخدع مقام		پائے من بر گردن جملہ کرام
انا الجيلي محي الدين اسمي	۲۸	واعلامي على رأس الجبال
سوادم جیلاں ونام محی دین		رایتم بر کلہ ہائے کوہ بین

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِی	۲۹	وَجَدِّی صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ
نام مشہور است عبدالقادرم		عین بر فضل آں جدّ اکرم

وَلَهٗ ۳۶

سَقَانِی الْحُبُّ لَمَّا اَنْ سَقَانِی	۱	کُؤُسُ الْوَصْلِ مِنْ اَیْدِی الْغَوَانِ
میرے عشق نے جب پلانا تھا مجھے پلا دیا		جامہائے وصل میرے نازنین محبوب کے ہاتھوں سے
شَرِبْتُ الْکَاسَ مِنْ وَقْتِی بِعَزْمٍ	۲	فَصِرْتُ اِلٰی حَبِیْبِ الْقَلْبِ دَانٍ
میں فی الفور پیالا جبکہ پی لیا تو پی گیا		اور میرے سر دل محبوب سے قریب ہو گیا
وَقَرَّبَنِی وَاَسْقَانِی مُدَامًا	۳	وَنَادَمَنِی فَهِمْتُ مِنَ الْمَعَانِی
اور مجھے (میرے محبوب نے) نزدیک کر لیا اور مجھے مے پلائی		اور اس تقرب ہم نشینی نے مجھے سرگشتہ کر دیا
وَاَشْرَفَنِی التَّقَطُّبَ فِی حَیَاتِی	۴	کَذَا تَشْرِیْفُ هَیْبَتِهٖ کَسَانِی
اور مجھے اپنی زندگی میں خلعت قطبیت سے ممتاز کر دیا		اسی طرح اس نے اپنے لباس ہیبت جلال سے سرفراز کیا
وَاَعْلَامِی تَحَقَّقَ فِی الْبَرَایَا	۵	عَلٰی رُؤُسِ الْمَشَایِخِ فِی اَمَانِی
اور میرے علم مخلوق میں		اولیاء کے سروں پر جو میرے امان میں ہیں متحقق ہو گیا

نمبر	مصرعِ اول	مصرعِ ثانی
٦	وکملی فِی البَرایَۃِ من مُریدٍ	وسرّی شاع والسّاقی دعانی
	اور روئے زمین میں میرے ارادتمند پھیل گئے	اور میرے اسرار کی اشاعت ہو گئی اور میرے ساقی نے دعوت دی
٧	بلادُ اللہ مُلکی تحتَ حُکمی	ووقتی قد علی وصفِ الزّمان
	اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرے زیرِ حکم ہیں	اور میرا وقت ہر گزرے سے بہتر اور میرا زمانہ صاف و روشن ہے
٨	انا تاجُ الوجود علوتُ مجداً	بحفظِ العلمِ والسّبعِ المثانی
	میں سرتاجِ وجود ہوں میں نے سربلندی	علم (دین) اور (سبع مثانی) علمِ قرآن سے حاصل کی
٩	اُسودُ البرّ منّی قد اُہیبوا	بسرّی یحتمی قاصٍ ودانی
	شیرانِ جہاں مجھ سے لرزہ براندام ہوتے ہیں	قریب اور دور رہنے والے سب میرے حرف سے محفوظ اور در پناہ پاتے ہیں
١٠	وغُضتُ فی بحارِ الملکِ حتّی	رأیتُ الدُّرَّ فی ایدِ التّدانی
	میں نے ملک و ملکوت کے سمندروں میں غوطہ لگایا	اور ان کی تہہ میں جو موتی ملے وہ میرے ہاتھ میں آ گئے
١١	انا عبدُ القادرِ طاب وقتی	فمن مثلی ومحبوبی دعانی
	میں قادرِ مطلق کا بندہ ہوں میرا وقت پاکیزہ ہے	میرا کون مثل ہے مجھے میرے محبوب نے اس نام سے پکارا ہے

وَلَهٗ

دَعَانِی لِلْمُدَامِ وَمَاجَفَانِی	۱	وَاَدْنَانِی فَہِمْتُ مِنَ التَّدَانِی
مجھے دعوت مے دی اور اس بارے میں مجھ سے ناانصافی نہیں کی		اور مجھے اپنے قریب کر لیا تو اس قرب کے باعث میں سرگشتہ ہو گیا
وَقَرَّبَنِی وَاَسْقَانِی شَرَابًا	۲	وَغَیَّبَنِی فَغِبْتُ عَنِ الْعِیَانِ
مجھے قریب کر کے شراب پلا دی		اور میں ایسا بیخود ہوا کہ عوام کی نظروں سے اوجھل ہو گیا
وَاَسْکَرَنِی وَاَصْحَانِی جِہَارًا	۳	وَثَوْبَ وِقَارِہٖ حَقًّا کَسَانِی
مجھے مدہوش کر دیا اور پھر خود ہی ہوش میں لایا		اور سب مجھے خلعت وقار پہنا دی
وَسِرْتُ اِلَی الْمَعَالِی بِاجْتِہَادٍ	۴	لِدَرْسِ الْعِلْمِ وَالسَّبْعِ الْمَثَانِی
میں نے اپنی جد و جہد سے تمام بلند مراتب کی سیر کر لی		درس و تدریس علم اور سبع مثانی کی وجہ سے یہ مقام حاصل ہوا
وَقَرَّبَنِی حَبِیْبُ الْقَلْبِ مِنْہُ	۵	وَاَدْنَانِی اِلَیْہِ وَمَاجَفَانِی
مجھے جانانِ جاں نے خود سے نزدیک کر لیا		اور اپنی جانب کھینچ لیا اور کوئی جفا نہ کی
مُلُوْکُ الْاَرْضِ ہَابُوْانِی جَمِیْعًا	۶	وَقَدْ عَرَفُوْا عُلُوِّیْ فِیْ مَکَانِی
سلاطین جہاں مجھ سے لرزہ براندام ہوتے ہیں		کیونکہ انہوں نے میرے علو مرتبت کو جان لیا ہے

حل لغات
دعا - بلایا - بلبیا - مدام - شراب
جفا - ظلم - ناانصافی - دنی - قریب ہوا
ادنانی - مجھے قریب کر لیا

۷	وَمَنْ یُنْکِرْ عَلَیَّ فَقَدْ جَھِلْنِی	وَمَنْ یَرْعَی الزِّمَامِ فَقَدْ رَعَانِی
	جس نے میرا انکار کیا تو اس نے مجھے نہ پہچانا	اور جس نے میری شان کا لحاظ کیا تو گویا اس نے میرا حق ادا کیا
۸	فَیَا اَھْلَ الْھَوٰی ھَلْ مِنْ نَصِیْب	بِجَنَّاتٍ وَخَیْرَاتٍ حِسَان
	پس اے گروہ عشاق کیا تمہارا کوئی حصہ ہے	جنتوں اور خوبرو و نیک بی بیوں میں
۹	اَنَا الْمَشْھُوْرُ بَیْنَ النَّاسِ اِسْمِی	وَسِرِّی شَاعَ فِی اِنْسٍ وَجَانٍ
	میرا نام تمام خلق میں مشہور و معروف ہے	اور میرے معارف انس و جن میں پھیل چکے ہیں
۱۰	بِبَغْدَادٍ نَشَاْتُ وَرَاقَ وَقْتِی	اَنَا الْجِیْلِیُّ مَحْبُوْبِی عَطَانِی
	میرا مولد بغداد ہے میرا وقت آئینہ کی مانند صاف و شفاف ہے	میں جیلانی ہوں اور میرے محبوب نے مجھے سرفراز کیا
۱۱	وَعَبْدُ الْقَادِرِ مَشْھُوْرُ اِسْمِی	وَجَدِّی صَاحِبُ السَّبْعِ الْمَثَانِی
	عبد القادر میرا مشہور نام ہے	میرے جد امجد صاحب سبع مثانی ہیں
۱۲	وَاَکْرَمُ شَافِعٍ فِی کُلِّ عَاصِی	اِذَا وَجَبَ الْقِصَاصُ بِکُلِّ جَانٍ
	ہر خطاکار کے حق میں بڑا شافع ہوں	جبکہ ہر ذی روح سزائے قصاص کا مستوجب ہو جائے
۱۳	وَاَعْظَمُ مَنْ رَقِیْ لِلْعَرْشِ لَیْلًا	وَشَاھَدَ حَضْرَةَ الْمَوْلٰی عِیَانِی
	اور وہ نہایت بزرگ ہے جو ایک رات میں عرش اعلیٰ کی سمت بلند ہوئے	اور حضرت مولیٰ تعالیٰ کو بچشم سر دیکھا

تشریح
حضور غوثیت مآب نے اپنی علو مرتبت
اور قرب حق کا اظہار کر کے یہ ارشاد
فرما دیا ہے کہ جو آپ کی قدر و منزلت کا
لحاظ کرے گا اور آپ کے مسلک طریقت
کی پیروی کرے گا وہی کامران اور ان
نعمتوں کا مستحق ہوگا جن کا بیان سورہ
رحمن میں آیا ہے۔
سچ ہے ؎
با ادب با نصیب ۔ بے ادب بے نصیب

حل لغات ۔ فقر ۔ احتیاج ۔ ناداری ۔ اکوان کون کی جمع ہے یعنی عوالم ۔ اغنی ۔ غنی کر دیا ۔ بے نیاز کر دیا ۔ نسیان ۔ بھول ۔ انسانی ۔ مجھے بھلا دیا

حل لغات ۔ مذ ۔ جب سے ۔ ہوے ۔ خواہش ۔ عشق و محبت ۔ اعتراف کرنا ۔ اقرار کرنا ۔ معرفت ۔ شناسائی

واختم بالصلوٰة على التهامى	١٤	قصيدى قبل ان يبلى لسانى
اور میں ختم کرتا ہوں نبی ہاشمی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درود پر		میرے قصیدے کو قبل اس کے کہ میری زبان خشک ہو

وله ٤٧

(از قلمی نسخہ)

فقرى اليكم عن الاكوان اغنانى	١	وذكركم عن جميع الناس انسانى
میری اس احتیاج نے جو آپ سے وابستہ ہے مجھے دونوں جہاں سے بے نیاز کر دیا		اور آپ کی یاد نے سب لوگوں کو میرے دل سے بھلا دیا
ومذ عرفت هواكم واعترفت به	٢	انكرت من كان من عرفى وعرفانى
اور جب سے تمہارے عشق سے آشنا ہوا اور اسکا اقرار کیا		سب جاننے پہچاننے والوں سے میں نے علیحدگی اختیار کر لی
ان جاء جدب فانتم غيث مخمصتى	٣	او عز خطب فانتم عز سلطانى
اگر قحط و خشک سالی آئے تو آپ میرے لئے باران رحمت ہیں		یا کوئی حادثہ ٹوٹ پڑے تو آپ میرے لئے سرچشمہ قوت ہیں
وان يكن احد فى الناس منصرفا	٤	الى سواكم فمالى غيركم ثانى
اور اگر کوئی لوگوں میں سے روگردانی کرے		تو میرے لئے آپ کے سوا کوئی دوسرا نہیں

حل لغات ۔ جدب ۔ قحط ۔ خشک سالی ۔ غیث ۔ بارش ۔ خطب ۔ حادثہ ۔ مصیبت ۔ عز ۔ غلبہ ۔ عزیز ۔ غالب

تشریح ۔ جب بندہ خود کو مولی تعالی کے حوالہ کر دیتا ہے اور اپنے دل سے ساری امیدیں اور توقعات نکال دیتا ہے تو کارساز حقیقی خود اسکا کارساز ہو جاتا ہے

حل لغات ۔ منصرف ۔ پلٹنا ۔ منصرف ۔ پلٹنے والا ۔ ثانی ۔ دوسرا

وَلَهٗ ۲۸

مصرع اول		مصرع دوم
وَصَلْتُ اِلَى الْعَرْشِ الْمَجِيدِ بِحَضْرَتِي	۱	فَنَادَمَنِي رَبِّي حَقِيقًا وَنَادَانِي
رسیدم سوئے عرش پاک علیا۔ مقام حضرت مخصوص خود را		مقام قرب خود داد آں کریم۔ بصد قم خواند خود کرد او ندیم
وَتَوَّجَنِي تَاجَ الْوِصَالِ بِنَظْرَةٍ	۲	وَمِنْ خِلَعِ التَّشْرِيفِ الْقُرْبَ كَسَانِي
نهاده بر سرما تاج وصلت۔ بیک نظر کرم خلاق قدرت		مرا پوشاند خلاقم ز رحمت۔ بزرگی پاک خلعتہائے قربت
نَظَرْتُ لِعَرْشِ اللهِ وَاللَّوْحِ نَظْرَةً	۳	فَلَاحَتْ لِيَ الْاَفْلَاكُ وَاللهُ اَعْطَانِي
بدیدم سوئے عرش لوح برتر۔ بیک نظر آنچه دیدنی بود یکسر		شده روشن مرا ایں جملہ افلاک۔ عطا کرد ایں ز رحمت ایزد پاک
فَلَوْ اَنَّنِي اَلْقَيْتُ سِرِّي بِدِجْلَةٍ	۴	لَغَارَتْ وَغِيضَ الْمَاءُ مِنْ سِرِّ بُرْهَانِي
چو می انداختم اسرار خود را۔ بسوئے قعرہائے دجلہ دریا		فرو می رفت اندر آب دریا۔ بحجت ہائے سرم راز سر دریا
وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي بِمَيِّتٍ	۵	لَقَامَ بِاِذْنِ اللهِ حَيًّا وَنَادَانِي
و راز خود چو می انداختم ما بسوئے مردہا افسردہ دلہا		ہمی برخاست آں از حکم قادر۔ شده زنده مرا می خواند اکثر
وَلَوْ اَنَّنِي اَلْقَيْتُ سِرِّي عَلٰى لَظٰى	۶	لَاَخْمَدَتِ النِّيرَانُ مِنْ عِظَمِ سُلْطَانِي
اور اگر میں اپنے راز کو شعلہ پر ڈالوں		تو آگ میرے غلبۂ عظمت سے بجھ جائے

مصرعِ اول	شمار	مصرعِ ثانی
وَلَوْ اِنَّنِی اَلْقَیْتُ سِرِّی لِاَکْمَہٍ	۷	لَصَارَ بَصِیرًا مِنْ وُجُودِی عِرْفَانِی
اور اگر میں نابینا پہ اپنا راز ڈالوں		تو وہ میری عطا اور عرفان سے فوراً بینا ہو جائے
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی بِمُقْعَدٍ	۸	لَقَامَ مَشِیًّا قَاصِیًا کَانَ اَوْ دَانِی
اور اگر میں اپنا راز اپاہج پر ڈالوں		تو وہ کھڑا ہو کر چلنے لگے خواہ وہ دور ہو یا نزدیک
وَقَفْتُ عَلَی الْاِنْجِیلِ حَتّٰی شَرَحْتُہٗ	۹	وَفَسَّرْتُ تَوْرَاۃً وَاَسْطُرَ عِبْرَانِی
شدم من واقف اسرار انجیل ۔ بشرح صدق از اجمال و تفصیل		ہمہ توراة را خواندم بہ معنے ۔ ہمہ اسطر ہائے عبرانی زبانی
کَذَا السَّبْعَۃُ الْاَلْوَاحِ جَمْعًا فَہِمْتُہَا	۱۰	وَبَیَّنْتُ اٰیَاتِ الزَّبُوْرِ وَالْقُرْاٰنِ
ہمانند فہمیدم از ہفت الواح ۔ تمامی حفظ با تحقیق افتاح		بیان کردم زبور از جملہ عنواں ۔ و کردم بعد ازاں تفسیر قرآں
وَفَکَّیْتُ رَمْزًا کَانَ عِیْسٰی یَحُلُّہٗ	۱۱	بِہٖ کَانَ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَالرَّمْزُ سِرْیَانِی
مرا کفیت ان رمز بنمود ۔ کہ حل عیسیٰ زان رمز با بود		بہ آں میکرد زندہ مردگاں را ۔ بدہ آں رمز سریانی زبان
وَغُصْتُ بِحَارَ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ نَشْاَتِی	۱۲	اَخِیْ وَرَفِیقِیْ کَانَ مُوْسٰی بْنُ عِمْرَانٍ
نمودم ختم بہ تکمیلات اجداد ۔ بدریائے علم از قبل ایجاد		رفیقم بود آں موسیٰ بن عمر ۔ رفیق و مونس دیار و برادر
فَمَنْ فِیْ رِجَالِ اللّٰہِ نَالَ مَکَانَتِیْ	۱۳	وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْاَصْلِ رَبَّانِیْ
کہ خواہد بود از مرداں علیا ۔ تواند او رسد بر درجہ ما		جدم موم رسول پاک قدرت ۔ بعلم تربیت کردم از رحمت

نوٹ: تذکرہ صدر میں اشعار کا حضرت جامی
کا ترجمہ نہیں ملا لہٰذا اردو میں کر دیا گیا ہے۔

نوٹ: ایک نسخہ میں فکیت کے بجائے
حللت آیا ہے اور دوسرے مصرعے میں
الموتی کے بجائے المیت بھی دیکھنے میں آیا

اس کلام میں جو حضرت زرد علی شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے کتب خانہ سے ملا حسب ذیل مزید اشعار محفوظ ہیں۔

ورد و خراب و خستہ ہم ... لیکن ملامۃ ... معشوق ... سو ادی ادم ... اگر تم سا کوئی ... عام ہوا ہوں ان کے دیدار ... یا رب گناہ گاروں کا ... بندے کو ناز ... تو بندہ نواز ہے

	نمبر	
هُوَ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ	۱۴	نَبِيٌّ كَرِيمٌ مِنْ خُلَاصَةِ عَدْنَانِ
وہ مصطفےٰ مختار آل ہاشم سے ہیں		نبی کریم عدنان کے سلسلہ کے منتخب فرد ہیں
وَوَالِدَتِي الزَّهْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ	۱۵	أَبُوهَا رَسُولُ الْخَلْقِ عَزَّ بِهِمْ شَانِي
میری والدہ صاحبہ فاطمۃ الزہرا بنت محمد ہیں		جنکے والد بزرگوار رسول خلق ہیں جنکے باعث میری شان دوبالا ہو گئی
أَنَا الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ أَنَا شَمْسُ خَالِهَا	۱۶	أَنَا الْفَرْدُ قَدْ أَلْبَسْتُ فِي الْحُبِّ تِيجَانِي
میں چمکدار ستارہ ہوں میں حضرت زہرا کے گھرانے کا آفتاب ہوں		میں وہ فرد فرید ہوں کہ جس نے برگزیدہ عشق میں تاج پہنا ہے
أَنَا قُطْبُ أَقْطَابِ الْوُجُودِ حَقِيقَةً	۱۷	أَنَا بَازُهُمْ وَالْكُلُّ يُدْعَى بِغِلْمَانِي
میں حقیقتا قطب اقطاب وجود ہوں		میں انکا حاکم ہوں اور ان میں کا ہر ایک میرا خادم کہا جاتا ہے
سَلُونِي عَنِ الْمَسْرَى إِلَى ذُرْوَةِ الرِّضَا	۱۸	سَلُونِي عَنِ الْقَاصِي سَلُونِي عَنِ الدَّانِ
مجھ سے سدرۃ المنتہیٰ تک میری سیر کے بارے میں پوچھو		مجھ سے جو دور ہے اور جو مجھ سے نزدیک ہے اس سے میا فت کرو
سَلُونِي عَنِ الْعُلْيَا سَلُونِي عَنِ الثَّرَى	۱۹	وَعَنْ تَحْتِ تَحْتِ الْأِنْسِ وَالْجَانِ
مجھ سے بلندی کی اور مجھ سے پستی کے متعلق پوچھو		بلکہ نیچے سے نیچے تحت الثریٰ اور انس و جن کے بارے میں دریافت کرو
فَكَمْ لِي عَذُولٌ فِي مَحَبَّتِكُمْ	۲۱	مَا كَانَ مَا كَانَ فِي الْحُبِّ لِلْجَانِي
آپ کی محبت پر کتنوں نے مجھے میرے حال پر ... کی		پھر آپ کی محبت میں مجھ پر جو ملامت ہوئی سو ہوئی

تشریح ۲۰ :-
جب محبت آشکارا ہو گئی تو ہر طرف سے ملامت شروع ہو گئی۔ مگر عاشق صادق نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ خلق ہی کو دیکھ کر حضور ... ہوتی ہی کہ آرہے آرہے ہی کہ تم ... الکافرین
حضرت امام بوصیری فرماتے ہیں۔
یا لائمی فی الهوى العذري معذرة
منی الیک ولو انصفت لم تلم

أدمانيَ الوصلُ في حاناتِ جِلَّقِ	۲۱	حتّى غدوتُ طريحاً بينَ أدناني
تمہارے کوچۂ محبت میں وصل سے میں شاد کام ہوا		یہاں تک کہ میں نے خمہائے محبت کے درمیان صبح کی
شربتُ كأسينِ كأساً من محبّتكم	۲۲	وكأسُ صِرفٍ على مصروفِ أدناني
میں نے دو پیالے نوش کئے ایک آپکا کاسۂ محبت		اور دوسرا شراب خاص کا جو میخواروں میں گردش کر رہا ہے
قديمةٌ مُزِجَت روحي بها ودمي	۲۳	وهي التي لم تزل روحي وريحاني
ازل سے میری روح اور میرا خون اس شراب سے آمیختہ کر دئے گئے		اسلئے اب یہ ہمیشہ میری عین راحت و سرور و شادمانی کا موجب ہے
وتعشقُ الروحُ من حينِ أثرِها	۲۴	ويسكرُ السُّكرُ منّي حينَ يغشاني
مے محبت کے اثر سے میری روح کو عشق ہے		اور جب تک یہ مدہوشی ہوتی ہے تو سکر بھی خود حالت سکر میں ہوتا ہے
حديثُها من قديمِ العهدِ في أذُني	۲۵	فخلّني من حديثِ الحادثِ الفاني
میرے کانوں میں روز ازل سے اسکا ذکر ہے		پس مجھے دیگر تغیر پذیر اور فانی گفتگو سے معاف رکھو
أنا النديمُ الذي تمَّ السرورُ لهُ	۲۶	مَن كانَ يعشقُ ربَّ الحانِ يهواني
میں اسکا ہم نشین ہوں جس کا سرور کامل ابدی و سرمدی ہے		جو بھی اس میکدے کے ساقی و مالک کا عشق کا دم بھرتا ہے وہ میرا دم بھرتا ہے سارا زمانہ
أصبحتُ فرداً بفردٍ لا يناسبُني	۲۷	إلّا فتىً سرُّهُ في السرِّ ناجاني
میں فرد فرد ہو گیا میں کسی سے منسوب نہیں		بجز اس نوجوان کے جسکا بھید میرے بھید سے سرگوشی کیا کرتا ہے

شرح ۲۲ — [illegible] عشق الٰہی [illegible] روز ازل سے [illegible] دنیا [illegible] حقیقت [illegible]

شرح ۲۶ — [illegible] حضور پر نور صلی اللہ علیہ [illegible] لولاک لما خلقت الافلاک [illegible]

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۲۸	طُوفُوا بِقَبْرِیَۃِ لِلعَالَمِینَ غَنِیٌّ	عَنْ لَثْمِ تُرْبٍ وَاَحْجَارٍ وَاَرْکَانِ
	پس لہٰذا تم اس مزارِ انوار کا طواف کرو جس سے دونوں جہان کی زیارت کا ثواب ملتی ہے	تمام مٹی پتھر اور ارکان کے چومنے سے بے نیاز ہو جاتی ہے
۲۹	اِنْ یَسْئَلُوا عَنْ عُلُومِی قُلْتُ مَنْبَعُهَا	اَوْ یَسْئَلُوا عَنْ مَقَامِی قُلْتُ جِیلَانِ
	اگر لوگ میرے علوم کے بارے میں دریافت کریں تو میں وضاحت سے بیان کروں گا	یا وہ میرا مقام دریافت کریں تو کہدونگا کہ میرا مولا جیلان ہے
۳۰	ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی المُخْتَارِ سَیِّدِنَا	مُحَمَّدِ المُصْطَفٰی مِنْ بَلَدِ عَدْنَانِ
	پھر درود ہمارے مالک و مختار و سردار	محمد مصطفیٰ پر جو عدنانی ہیں

وَلَهٗ ۲۹

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۱	اَنَا القُرْآنُ وَالسَّبْعُ المَثَانِی	وَرُوحُ الرُّوحِ لَا رُوحُ الاَوَانِی
	میں قرآن اور سبع مثانی ہوں	اور میں جان جاں ہوں نہ کہ اجساد کی جان
۲	فَلَا تَنْظُرْ بِطَرْفِكَ نَحْوَ جِسْمِی	وَعُدَّ عَنِ النَّغَمِ بِالمَعَانِی
	پس اپنی نگاہ سے میرے جسم کو نہ دیکھ	بلکہ میرے باطنی نغموں کو شمار کر
۳	وَغُصْ فِی بَحْرِ ذَاتِ الذَّاتِ تَنْظُرْ	مَعَانِی مَا تَبَدَّتْ لِلعَیَانِ
	اور بحر ذات میں غوطہ زنی کر جب تو دیکھے گا	وہ اسرار جو عیاناً ظاہر نہیں ہوئے

وَاسرَارِی قِرأتُ مُلبِهَمَاتِ	۴	مُستَرَةٍ بِاَرْوَاحِ المَعَانی
اور میرے اسرار کی مثال ایسی ہے جیسے کسی مبہم عبارات کا پڑھنا		جو لطائف اسرار سے پوشیدہ ہے
فَمَن فَهِمَ الاِشَارَةَ فَلیَصُنهَا	۵	وَالّا سَوفَ یُقتَلُ بِالسِّنَانِ
جس نے یہ اشارت سمجھ لی تو اسکو ان اسرار کی صیانت کرنی چاہیئے		ورنہ وہ شریعت کے ہاتھ سے قتل کر دیا جائے گا
کَحَلّاجِ المَحَبَّةِ اِذ تَبَدَّتُ	۶	لَهُ شَمسُ الحَقِیقَةِ بِالتَّدَانِ
جس طرح منصور حلاج کا حال ہوا جب		ان پر آفتاب حقیقت جلوہ گر ہو گیا
فَقَالَ اَنَا هُوَ الحَقُّ الَّذِی لَا	۷	یُغَیِّرُ ذَاتَهُ مَرُّ الزَّمَانِ
اور وہ پکار اٹھے میں ہی وہ حق ہوں		جسکی ذات رفتار زمانہ سے متغیر نہ ہوگی

ماخوذ از بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۲۱

وَلَهُ ۵۰

اَصْبَحتُ اَلطَفُ مِن مَرِّ النَّسِیمِ سَرَی	۱	عَلَی الرِّیَاضِ وَکَادَ الوَهمُ یُوهِمُنِی
میں نسیم صبحگاہی کی رفتار سے زیادہ لطیف ہو گیا		جو گلستان پر چلا کرتی ہے اور قریب تھا کہ میرا وجود ہی موہوم ہو جاتا
مِن کُلِّ مَعنیً لَطِیفٍ اَجتَلِی قَدَحًا	۲	وَکُلُّ نَاطِقَةٍ فِی الکَونِ تُطرِبُنِی
ہر رمز لطیف سے میرا پیالہ لبریز ہے		اور دنیا کی ہر گویائی مجھے وجد میں لاتی ہے

حل لغات
صیانت - حفاظت - سنان - نیزہ

تشریح:
علمائے ظاہری اقوال و احوال پر فتوے صادر کرتے ہیں۔ علمائے باطن راز دار علم طریقت ہوتے ہیں منصور نے انا الحق کہا تو علمائے ظاہر نے فتوے دے کر ان کو سولی پر چڑھا دیا

تشریح:

حل لغات: لیالی جمع لیل، رات

ولہ ۵۱

الیس للانسان ان لیا لیا	۱	تمر بلا نفع فتحسب عن عمری
کیا انسان کیلئے یہ نقصان اور حیا کی بات نہیں کہ راتیں		بلا استفادہ کے بیکار گذاریں اور وہ عمر میں شمار اور محسوب ہوں

(قلائد الجواہر ص)

ولہ ۵۲

ساشربھا فی کل دیر و بیعۃ	۱	واظہر للعشاق دینی و مذہبی
میں ہر دیر و کلیسا میں مے محبت نوش کرونگا		اور عاشق پر اپنا مسلک و مشرب ظاہر کروں گا
واضرب فوق السطح بالدف جلوۃ	۲	لکاساتہا لا فی الزوایات مختبی
اور بلند و بالا مقام سے ببانگ دھل		ساغر محبت چھلکاؤں گا کسی گوشے یا کوٹھری میں چھپے بیٹھے نہیں

قلائد الجواہر ۲۳

ولہ ۵۳

وجودک افنیٰ بالحقیقۃ موجودی	۱	وانت مرادی فی الانام و مقصودی
تیرے وجود نے فی الحقیقت میرے وجود کو فنا کر دیا		اور تو ہی تمام خلق میں میرا مطلوب و مقصود ہے

حل لغات: فوق، اوپر۔ فوق السطح، بالائے سطح۔ کاسات جمع کاس، پیالہ۔ زاویہ، گوشہ

حل لغات: سفینہ۔ کشتی سفن جمع۔ استوا

تشریح: قیام کرنا، ٹھہرنا۔

تجلیت لی فی کل معنی یلوح لی	۲	ولا مشهد الا و معناک مشهودی
تو نے ہر طرح اپنی تجلیات سے مجھے روشن کر دیا		اب ایسا کوئی عالم مشہود نہیں جس میں تیرے جلوے مجھے نظر نہ آتے ہوں
جلست بسفن العشق فی بحر حبکم	۳	فمحت بها حتی استویت علی الجودی
میں آپ کے سمندر محبت میں سفینہ عشق میں بیٹھ گیا		اور کامیابی سے وہ کوہ جودی پر ٹھہر گیا
تعرض موسی القلب للنار یبتغی	۴	هدی قبسا لما اتی طورها نودی
موسیٰ قلب نے آتش (عشق) کی جستجو کی		تاکہ سوز و گداز محبت سے آشنا ہو یہاں تک کہ طور تک رسائی ہو گئی اور محبوب حقیقی نے ندا دی
رکبت براق الوجد فی عالم السری	۵	فما زال یمشی بی الی عرش توحیدی
میں عالم باطن میں براق وجد پر سوار ہوا		جو بلا وقفہ عرش توحید تک چڑھتا ہی گیا
فنادانی سرا فنودیت جهرة	۶	تجلی لی المحبوب ربی و معبودی
جب اس نے آہستہ ندا دی تمہیں نے باآواز بلند اسے پکارا		اور میرے رب اور محبوب معبود نے میرے لئے تجلی کی
انا قطب حامی الوقت عبد القادر	۷	فهذا مولدی فی الانام و مقصودی
میں قطب ہوں دستگیر زماں ہوں اور اس مقام پر رسائی سے میرا انشاد خلق کی دستگیری ہے		

ولہ

سادتی سادتی بحقی علیکم	۱	اننی عندکم عزیز و غالی
میرے آقا میرے سردار تمہیں میرے حق کی قسم		بالیقین میں تمہارے نزدیک عزیز و گراں قدر ہوں

مابقی لی حبیبُ قلبی سِواکُم	۲	مات وھمی بکم وبان خیالی
میرے قلب کے لئے آپکے سوا کوئی محبوب نہیں ہے		میرا خیال آپ میں فنا ہوگیا اور میرا تصور ظاہر ہوگیا
بحیاتی علیکمو یاسُقاتی	۳	رَوِّقوا الکاس اِنَّ حِبّی ملالی
مجھے بلانے والو! تمہیں میری حیات کی قسم		وہ خالص شراب دو جسکو میرے محبوب نے ساغر میں بھر دیا ہے
وَاَدیروا الکؤس بین النَّدامی	۴	فجمیعُ الاَنام سُکری بحالی
اور تمام ہم نشینوں میں ساغر چھلکاؤ		کہ تمام لوگ میری طرح مدہوش ہو جائیں

وله

اَلسُّکرُ راحی وذکرُ الحقّ مطلوبی	۱	وَقبلتی وَجہُ حِبّی فی الغیاھیب
مئے میری جان ہے اور حق میرا مقصود ہے		اور تاریکیوں میں رخ محبوب میرا قبلہ ہے
وجامعی مجلسی والدّرسُ سُنّتی	۲	ومِنبرِی فکرتی والعِلمُ مطلوبی
اور میری نشست درسگاہ میں ہوتی ہے اور درس تعلیم میرا طریقہ ہے		اور بر سر منبر اپنے افکار کو پیش کرتا ہوں کہ علم ہی میرا مطلوب
وحضرتی زَھرُ عزمی والصّفا قدحی	۳	وَالاُنسُ عُودی واَوتاری وَمشروبی
اور میری شگفتگی میرے عزم کی تر و تازگی اور صدق و صفا پیالہ ہے		اور انس و محبت میرا رباب و چنگ اور میرا مشروب ہے

حل لغات
مات - ختم ہوگیا - فنا ہوگیا - وھم - گمان
بان - ظاہر ہوگیا - عیاں ہوگیا
خیال

حل لغات
ساقی - پلانے والا - جمع سقاتی - رواق
صاف اور خالص - ملا - بھر دیا

تشریح
فیض کی تجلی کی تیری اندھیری راتوں میں
بتاتے ہیں راتیں ہی کو وجود اتری کلام میں

مستی از شراب ارغوانی
مستی عاشقان جاودانی

ہر لحظہ تجھ کو یاد کرکے جا بجا ہوں میں
دیکھتی ہیں تیرے جام آئے جا بجا ہوں میں

تشریح
حضرت امام غزالی درسگاہ نظامیہ کی صدارت
ترک کرنے کے چار سال بعد پیران عبدالقادر جیلانی
نے اس کرسی صدارت کو زینت دی اور علوم دین
کی تعلیم دینے کے علاوہ ایک عرصہ دراز تک برسر منبر
معارف و حقائق کے خطبات سے دلوں کو تسکین بخشی۔

حل لغات
حضرۃ - سرسبزی - زھر - تازگی - قدح - پیالہ
عود - رباب - اوتار - چنگ

تشریح
من عال دل خود را با عشق کو ایم گفت
پس قصہ اگر گویم با چنگ و رباب اولیٰ

نمبر	مصرع اول	مصرع دوم
۴	وَسِرْتُ فِی مَوْکَبِ التَّصْرِیفِ فِی مَلَاءٍ	مِنْ فَوْقِ شَرْحِ اِشَارَاتِی وَتَرْقِیبِی
	اور میں صاحبانِ تصرف کے جلوس میں ملاءِ اعلیٰ کی سیر کی	جسکی شرح نہ اشارہ و کنایہ سے ممکن ہے نہ لفظاً و معنیً
۵	وَالْاَوْلِیَاءُ سُعَاتِی کُلُّهُمْ خَدَمِی	مِنْ تَحْتِ حُکْمِی جَمِیعًا حَوْلَ مَرْکَبِی
	اور تمام اولیاء میرے پیشکار اور میرے خادم ہیں	سب میرے زیر حکم ہیں یہ سب میری سواری کے ارد گرد رہتے ہیں
۶	اِذَا تَکَلَّمْتُ مِنْ عَزْمِی عَلَی جَبَلٍ	اَضْحَی هَبَاءً نَثَارًا مِنْ تَرَاقُبِی
	جب میں پہاڑ پر اپنے عزم و حوصلہ کی بات کرتا ہوں	تو وہ میری کڑک سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے
۷	اَللّٰهُ قَرَّبَنِی مِنْ فَوْقِ مَنْزِلَتِی	وَقَالَ لِی طِبْ بِاَوْقَاتِی وَتَقْرِیبِی
	اللہ تعالیٰ نے مجھے بلند و بالا دولت قرب سے سرفراز کیا ہے	اور مجھے خوش وقتی اور قرب پر ان پر مسرت کیلئے ارشاد فرمایا ہے
۸	وَعَبْدُ قَادِرِ اِسْمِی وَنِلْتُ مَنْزِلَتِی	وَجَدِّی الْمُصْطَفٰی رُوحِی وَمَحْبُوبِی
	اور میرا نام عبد قادر ہے اور میں نے بڑا مرتبہ پایا ہے	میرے جد امجد (محمد) مصطفیٰ ہیں جو میری روح اور میرے محبوب ہیں

(ماخوذ از قلمی نسخہ)

ولہ من دقایقہ

غنیۃ الطالبین میں مرقوم ہے کہ جو شخص یہ اشعار ہر روز چھ بار اور ایک روایت کے مطابق سات بار پڑھے گا تو وہ بے شمار عجائب دیکھے گا مگر صدق نیت، اخلاص، رابطہ اور توجہ قلب شرط ہے۔

نمبر	مصرع اول	مصرع دوم
۱	قَلْبِی قُطْبِی وَقَالَبِی لُبَانِی	سِرِّی خِضْرِی وَعَیْنُهُ عِرْفَانِی
	میرا دل میرا قطب ہے اور میرا قالب میرا خیابان	میرا راز میرا خضر (راہ) ہے اور اسکا چشمہ میرا عرفان ہے

حل لغات ۴

موکب۔ جلوس۔ ملاء کے لفظی معنی بھر نے کے ہیں اس کے خلاف خلا ہے یہاں ملاء اعلیٰ مراد ہے۔

تشریح ۱۔

وصال و عشق الٰہی کی کیفیت کا اظہار ناممکن و محال ہے بقول جگر مراد آبادی سے

عشق اک ایسی چیز ہے جو حرف و حکایت میں نہیں
لفظ و معنی میں نہیں سیرت و صورت میں نہیں

تشریح ۵۔

امروز آں شاہ شہاں آید سوئے گلستاں
چابک سواراں یک طرف مسکین گدایاں یکطرف

حل لغات ۷

قریب۔ نزدیکی۔ منزل۔ اترنے کی جگہ، درجہ۔ طب۔ ٹھیک ہو جا۔ خوش ہو جا

هارون عقلي وكليمي روحي	٢	فرعون نفسي والهوى هاماني
ہارون میری عقل ہے اور کلیم میری روح ہے		میرا فرعون میرا نفس ہے اور میری خواہش نفس میرا ہامان ہے

وله

هذه المنظومة تسمى بالوسيلة ووقت قراءتها قبل الذكر ۔ وقال وحيد العصر السيد وحيد القادري الموسوي الجيلاني ان هذه القصيدة مجربة لقضاء الحوائج

بسم الله الرحمن الرحيم

نظرت بعين الفكر في خان حضرتي	١	حبيبا تجلى للقلوب فحنت
میں نے اپنے گھر ہی میں جب بنظر تفکر دیکھا		یہ پایا کہ ایک حبیب نے دلوں پہ تجلی اور اپنے رحمتوں کی بارش کی ہے
سقاني بكاس من مدامة حبه	٢	فكان من الساقي خماري وسكرتي
مجھے (میرے حبیب نے) اپنی مئے محبت کا ساغر پلایا		تو مجھے بھی نشہ چڑھ گیا میرے ساقی کے خمار سے
ينادمني في كل يوم وليلة	٣	وما زال يرعاني بعين العناية
ہر روز و شب وہ مجھے دولت قرب سے آراستہ کرتا ہے		اور ہمیشہ اپنی چشم عنایت سے نگرانی فرماتا ہے
ضريحي بيت الله من جاء زاره	٤	يهرول يحظى بعز ورفعة
میری آخری آرام گاہ (قبر) بیت اللہ جسکی زیارت کرتے ہو		دوڑتا ہوا آتا ہے عزت و رفعت سے حصہ پاتا ہے

وَامری بامر الله قلت کن فیکن	٥	وکل بامر الله حکمی وقدرتی
اور میرا حکم اللہ کے حکم سے ہے میں کسی چیز کو کہتا ہوں ہو جا تو ہو جاتی ہے		میرا حکم ہو یا میری قدرت سب اللہ کے حکم سے ہے
فاصبحت فی الواد المقدس جالسا	٦	علی طور سینا قد سموت بخلوتی
میں نے بیٹھے ہوئے وادی مقدس میں صبح کی		طور سینا پر اور میری خلوت گزینی سے میرا رتبہ بلند ہوگیا
وطافت بی الاکوان من کل جانب	٧	فصرت لها اهلا بکل فضیلتی
تمام کائنات ہر جانب سے میرا طواف کرنے لگی		اور میں بہمہ فضیلت اس کا اہل ہوگیا
ولی علم فی ذروة المجد قاسم	٨	رفیع البنا یهوی به کل امتی
میرا جھنڈا بالائے سر کوہ عظمت کھڑا لہرا رہا ہے		یہ وہ مقام رفعت ہے جسکی طرف ہر قوم بقصد عقیدت دوڑ رہی ہے
فلا علم الا من بحار وردتها	٩	ولا نقل الا من صحیح روایتی
کوئی ایسا علم نہیں جو ان سمندروں سے ہو جسکو میں نے پار کیا ہے		اور کوئی ایسی روایت نہیں جو میری صحیح روایت سے نہ ہو
علی الدرة البیضاء کان اجتماعنا	١٠	وفی قاب قوسین اجتماع احبتی
افق اعلیٰ پر ہمارا اجتماع تھا		مقام قاب قوسین میں تمام احباب مجتمع تھے
وعاینت اسرافیل واللوح والرضا	١١	وشاهدت انوار الجلال بنظرتی
اور میں نے اسرافیل اور لوح محفوظ اور مقام رضا کو دیکھا		اور اپنی نظر سے انوار جلال دیکھے

حل لغات

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
وشاهدت ما فوق السموات كلها	۱۲	كذا العرش والكرسي في قبضتي
اور میں آسمانوں کے اوپر سب دیکھ لیا		چنانچہ اس طرح عرش و کرسی کو بھی طے کر لیا
وكل بلاد الله ملكي حقيقة	۱۳	واقطابها من تحت حكمي وطاعتي
اور دیکھا جائے تو فی الحقیقت اللہ کے تمام شہر میرے ملک ہیں		اور اس کے اقطاب میرے زیر حکم و اتباع ہیں
وذكري جلا الابصار بعد غشائها	۱۴	واحيي فواد الصب بعد القطيعة
اور میرے ذکر نے نگاہوں کو ان پر پردہ پڑنے کے بعد روشن کر دیا		اور عاشقوں کے دل ٹوٹ جانے کے بعد انکو زندگی بخشی
حفظت جميع العلم صرت طرازه	۱۵	على خلعة التشريف في حسن حلتي
میں نے تمام علوم حفظ کر لئے یہاں تک کہ علامہ روزگار ہوگیا		اور مجھے میری پسندیدہ خلوتی میں خلعت بزرگی سے نوازا گیا
قطعت جميع الحجب للحب قاصدا	۱۶	وما زلت ارقي سائرا في محبتي
میں نے رہگذر عشق کا قصد کیا اور سارے حجابات چاک کر دئے		اور اس رہ عشق و محبت میں ہمیشہ بڑھتا اور چلتا ہی گیا
تجلى لي الساقي وقال الي قم	۱۷	فهذا شراب الوصل في خان خمرتي
ساقی نے میرے لئے تجلی کی اور کہا کہ اٹھ اور میری طرف آ		کہ تیرے لئے میکدے میں مئے وصال رکھی ہے
تقدم ولا تخشى كشفنا حجابنا	۱۸	تملى هنيئا بالشراب ورويتي
آگے بڑھ خوف نہ کر ہم نے پردے اٹھا دئے ہیں		لہذا خوشگوار شراب اور میری رویت کا جواب راقب ہو

حل لغات

جلاء۔ روشن کر دیا۔ منور کر دیا

غشاء۔ پردہ۔

صب۔ عاشق۔

فواد۔ دل۔

حل لغات

حصلت۔ واحد متکلم میں نے حاصل کیا۔

صرت۔ میں ہو گیا۔ طراز۔ لب لباب

شرافت۔ بزرگی۔

حل لغات ۱۹
قدوم۔ آگے بڑھا۔ تقدم۔ آگے بڑھنا۔ میدان
رغبت۔ تسلی۔ [illegible]۔ رغبت
ہنیئا۔ خوشگوار۔ قرآن میں ہنیئاً مریئاً آیا ہے۔

حل لغات ۲۰
شطحیات۔ بڑھ چڑھ کے کلمات۔ نفیس
پاکیزہ۔ لطیف۔ قرآن میں شراباً طہوراً آیا ہے۔

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۱۹	وَ قَبَّنِی السَّاقِی الیہ وقال لی	تلذذ بہذا الکاسِ وادنُ بحضرتی
	اور ساقی نے جام محبت مجھ سے قریب کر دیا اور کہا	اس جام سے لطف اندوز ہو اور میرا قرب حاصل کر
۲۰	شطحتُ بہا شرقاً و غرباً و قبلۃً	و برّاً و بحراً من نفایس خمرتی
	میں مشرق و مغرب اور کعبہ	اور خشکی و تری میں شراب طہور کی لطافت کے اثر سے نعرے بلند کرنے لگا
۲۱	وشاہدتُ معنیً لو بدا کشفُ سرّہ	لصمّ الجبالِ الرّاسیاتِ لدکّت
	اور میں نے علم باطن کے وہ اسرار دیکھے کہ اگر انکو ظاہر کیا جائے	تو بلند سے بلند پہاڑ بھی پاش پاش ہو جائے
۲۲	ومطلع الشمسِ الافقِ ثمّ مغیبہا	واقطار ارض اللہ فی حال خطوتی
	آفتاب کے طلوع پھر غروب ہونے کی جگہ	اور اللہ کی زمین کے کنارے میرے لئے ایک قدم کی مسافت ہے
۲۳	اُقلّبہا فی راحتی لکورۃٍ	اطوفُ بہا سبعاً علی قدرِ لمحۃ
	میں اپنے کف دست میں اس کو ایک کرہ (گیند) کی مانند	اور ایک لمحہ میں اس کے سات چکر لگاتا ہوں
۲۴	انا قطبُ اقطابُ الوجودِ حقیقۃً	علی سائرِ الاقطابِ عزّی و حرمتی
	میں حقیقت میں قطب الاقطاب ہوں عالم وجود کا	تمام اقطاب پر میری عزت و حرمت لازم ہے
۲۵	توسّل بنا فی کلّ ہولٍ و شدّۃٍ	اُغیثُک فی الاشیاءِ طراً بہمّتی
	ہر پریشانی و مشکل میں ہم سے توسل کر	میں اس بارے میں یہ ملا اپنی ہمت سے تیری مدد کروں گا

حل لغات ۲۱
صمّ۔ خاموش، ساکت۔ راسیات۔ بلند
لدکت۔ یقیناً پارہ پارہ ہو جائے گی۔

نوٹ: یہ امام اربعین اور واقطع ارض اللہ منقول ہے میں نے فیوضات ربانیہ سے واقطار ارض اللہ نقل کیا ہے۔

حل لغات ۲۳
راحۃ۔ ہتھیلی۔ کف دست۔ کورۃ۔ گیند گولہ۔ چونکہ زمین عام طور پر گول بولا جاتا ہے [illegible] اس کرہ کے اطراف سات چکر لگانا [illegible] مقام [illegible]

تشریح ۲۴
وجود کی قبل ہوئے بعد ہوئے یا ہونگے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

حل لغات ۲۵
توسل۔ وسیلہ۔ ہول۔ پریشانی۔ شدت۔ سختی۔ مشکل۔ اغیثک۔ تیری فریاد [illegible]۔ طراً۔ جملہ [illegible]

تشریح
جہاں ساری امیدیں سب سہارے ٹوٹ جاتے ہیں
وہاں سب کام آتا ہے سہارا غوث اعظم کا (محمود)
مدد کا وقت ہے [illegible] پریشانی
[illegible] غوث صمدانی
(حضرت کامل)

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
انا لمریدی حافظ ما یخافه	٢٦	واحرسه من کل شر و فتنة
میں ہر اس چیز سے جو اسکو خوفزدہ کرے اپنے مرید کا حافظ ہوں		اور میں ہر برائی و فتنہ میں اسکی نگرانی کروں گا
مریدی اذا ما کان شرقا و مغربا	٢٧	اغثه اذا نادانی من کل بلدة
میرا مرید مشرق میں ہو یا مغرب میں		کسی شہر سے وہ مجھے پکارے تو میں اسکی فریاد کو پہونچونگا
فیا منشدا للنظم قله ولا تخف	٢٨	فانک محروس بعین العنایة
پس اے اس نظم کے پڑھنے والے اسے پڑھتا جا اور خوف نہ کر		کیونکہ تو میری چشم عنایت کی پناہ میں ہے
فکن قادری الوقت لله مخلصا	٢٩	تعیش سعیدا صادقا بمحبتی
تو اپنے وقت کا اللہ کیلئے خلوص دل قادری ہو جا		میری محبت سے تو صدق و صفا کی زندگی بسر کریگا
ونثنی صلاة الله ثم سلامه	٣٠	علی خیر خلق الله جدی و نسبتی
اور ہم صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں		اللہ کے بہترین مخلوق پر جو میرے دادا ہیں جن سے میں مشہور ہوں
وجدی رسول الله اعنی محمدا	٣١	انا عبد قادر دام عزی و رفعتی
اور میرے دادا رسول اللہ (سیدنا) محمد صلعم ہیں		میں عبد القادر ہوں اللہ اس عزت و رفعت کو ہمیشہ رکھے

بہجۃ الاسرار ۔ فتوحات ربانیہ

نوٹ: یہ شعر بہجۃ الاسرار سے منقول ہے ۔ نیز فتاویٰ رضویہ میں آخری شعر حسب ذیل ہے ۔

ولہ

ولما صفا قلبي وطابت سريرتي	١	ومني دنا صحوي لفتح بصيرتي
اور جب میرا دل منور ہو گیا اور میری نیت ستھری ہو گئی		اور میری فتح بصیرت کے لئے مجھ سے محبت میرے نزدیک ہو گئی
شهدت بان الله والى ولايتي	٢	وقدمني بالتصريف في كل حالتي
گواہی بر اینکہ سبحان بود والی ولایت من را		تصرف امورم داد سبقت بہ جملہ سابقاں در کل حالت
سقاني ربي من كؤوس شرابه	٣	واسكرني حقا فهمت بسكرتي
مرا نوشانید علاقم زرحمت بہ پیمانہ کاسۂ جوش قربت		تمام کرد مست از نشۂ خاص بہ خواہش خود ہستم مستی ز اخلاص
وملكني كل الجنان وما حوى	٤	وكل ملوك العالمين رعيتي
مرا مالک بہ ہر اک جہاں ساخت بود قدم اندر و بر افراخت		منم بر جملہ عالم شاہ حاکم رعیت ہائے ما شاہان عالم
وشادس ملكي سار شرقا ومغربا	٥	وصرت لاهل الكون غوثا ورحمة
نقیب ملک من تا شرق در سیر ز شرق و غرب در حکم بہ تسخیر		شدم بر اہل عالم غوث رحمت خدایم ساخت مخصوصم بقدرت
وجالت خيولي في الاراضي جميعها	٦	وزفت لي الكاسات من كل وجهتي
اور میرے گھوڑوں نے تمام اقطاع ارض میں جولانگیں لگائیں		اور میرے لیے ہر طرف ساغر چھلکائے گئے

حل لغات ٢
صفا۔ صاف ہوا۔ طابت۔ پاک ہوا
دنو۔ نزدیک ہونا۔ بصارت۔ چشم ظاہر کی بینائی۔ بصیرت۔ چشم قلب کی بینائی
قدام۔ سبقت دینا۔ تصرف۔ یہ معنے اردو میں بھی مستعمل ہے

پہلا شعر حضرت جامی کے نسخہ میں نہیں ہے یہ بعض قلمی نسخہ میں ملا تو تحریر کر دیا۔ دونوں اشعار کا مفہوم یہ ہے کہ صفائی قلب اور نیک نیتی اور ارشادی حاصل ہو تو بصیرت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ علم باطن کے اسرار منکشف ہونے لگتے ہیں جب حضور غوثیت مآب نے ان اوصاف میں کمال حاصل کیا تو آپ کو تصرف فی الکون کی طاقت و قوت دی گئی

حل لغات ٣
سقانیہ۔ پلانا۔ سقانی۔ مجھے پلایا
ہام ھیم۔ سرگشتہ ہونا

تشریح:
مے الفت سے اپنی خم کے خم سیر کر دیا
رہے لاکھوں برس ساقی ترا آباد میخانہ

حل لغات ٤
ملک۔ مالک بنا دیا۔ زیر تسلط کر دیا
احاطہ کرنا۔ گھیر لینا۔ محیط۔ گھیرنے والا

حل لغات ٥
شادس۔ نقیب۔ غوث۔ فریادرس
سار۔ سیر کیا

حل لغات ٦
جول۔ دوڑنا۔ جیل۔ گھوڑا۔ ارض۔ زمین
جمع اراضی
دونوں نسخوں میں زفت کے بجائے وزفت آیا ہے
لیکن چونکہ بعض نسخہ میں وزفت کا لفظ آیا ہے
اسلئے میں نے زفت کو ترجیح دی ہے۔

وَدُقَّتْ لِی الرَّایَاتُ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ	۷	وَاَهْلُ السَّمَا وَالْاَرْضِ یَعْلَمُ سَطْوَتِی
زمین و آسمان میں میرے جھنڈے		اور آسمان و زمین والے میری سطوت جان گئے
رُفِعْتُ عَلٰی مَنْ یَدَّعِی الْحُبَّ فِی الْوَرٰی	۸	فَقَرَّبَنِی الْمَوْلٰی فَاَقْرِبْ بِدَوْلَتِی
بلندم من بر فقیہائے اولیٰ . ہر کو سازد اندر حب دعویٰ		مطایم کرد مولیٰ قرب قربت . بیا از قرب من برگیر دولت
وَمَنْ کَانَ قَبْلِی یَدَّعِی فِیْکُمُ الْهَوٰی	۹	یُطَاوِلُنِی اِنْ کَانَ یَقْوٰی لِسَطْوَتِی
اور جو مجھ سے پہلے گذر چکا ہے وہ تمہارے درمیان عشق کا مدعی ہے		تو وہ میرے مقابل آئے اگر وہ اپنی سطوت میں مجھ سے طاقتور ہے
شَرِبْتُ بِکَاسَاتِ الْغَرَامِ سُلَافَةً	۱۰	بِهَا اَنْعَشْتُ قَلْبِی وَحِسِّی وَمُهْجَتِی
میں نے جامہائے عشق سے مئے خوشگوار نوش کی ہے		جس سے دل جسم اور جان تینوں بیخود ہو گئے
وَفِی حَانِنَا فَادْخُلْ تَرَی الْکَاسَ دَائِرًا	۱۱	وَمَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ اِلَّا بَقِیَّتِی
میرے میکدے میں داخل ہو جا تجھے وہاں جام کا دور چلتا ہوا نظر آئیگا		(لیکن حقیقت پوچھو تو) دوسرے عشاق نے میری پس خوردہ شراب نوش کی
وَصِرْتُ اَنَا السَّاقِی لِمَنْ کَانَ حَاضِرًا	۱۲	اُدِیْرُ عَلَیْهِمْ کَرَّةً بَعْدَ کَرَّةٍ
اور ہر حاضر کے لئے میں ساقی ہو گیا		اور ان کو جام پہ جام پلاتا گیا
وَقَفْتُ بِبَابِ اللّٰهِ وَحْدِی مُوَحِّدًا	۱۳	وَنُوْدِیْتُ یَا جِیْلَانِی اُدْخُلْ لِحَضْرَتِی
میں تنہا باب ایزدی پر اس کے توحید کے گن گاتا ہوا ٹھہر گیا		اور مجھے ندا دی گئی کہ اے جیلانی میری بارگاہ میں حاضر ہو جا

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون [illegible]

انا كنتُ في العُليا بنُورِ محمّدٍ	١٤	وفي قابَ قوسينِ اجتماعِ احبّتي
میں عالم بالا میں نور محمد کے ہمراہ تھا		اور اسوقت میں جبکہ قاب قوسین یعنی شب اسریٰ میں محبوبان الٰہی کا اجتماع ہوا
انا كنتُ في العُليا بنورِ محمّدٍ	١٥	بمكنونِ علمِ الله قبلَ النّبوة
منم بودہ بہ علویا کے قدرت ۔ بنور احمدی ہمراز رحمت		بمکنونات علم اللہ بقدرت ۔ بقبل القبل از قبل نبوت
انا قادريُّ الوقتِ قطباً مُبجّلا	١٦	يطوفُ لي الافلاكُ في حينِ حضرتي
منم قادر بوقت و قطب اعظم ۔ کہ دائم وقت ما باشد مقرین		طواف ما کنند افلاک بجد ۔ بہ گرد حضرتم ہر وقت کاہے
مَلكتُ بلادَ الله شرقاً ومغرباً	١٧	وانْ شئتُ افنيتُ الانامَ بلحظتي
بلاد خود بہ ملکم دار مولیٰ ۔ ز شرق و غرب تا اقصیٰ و علیا		اگر خواہم کنم نابود عالم ۔ بیک نظرم ہمہ احقر و اعظم
وانظرُ ما في اللّوحِ مِن كلِّ آيةٍ	١٨	وماقد رأيتُ مِن شهودٍ بمقلتي
اور میں ہر آیت لوح محفوظ دیکھ لیا ہوں		اور عالم شہود کی ساری چیزوں کو اپنے گوشہ چشم سے نظارہ کرتا ہوں
نظرتُ الى الدّنيا جميعاً وجدتُها	١٩	كخردلةٍ في وسطِ كفّي وراحتي
نظر کردم بسوئے جملہ دنیا ۔ تمامی یافتم بہ جملہ اجزا		چو تخم خردلہ در دست من ہست ۔ [illegible]
ولا جامعُ الّا ولي في خطبتي	٢٠	ولا مسجدُ الّا ولي فيه ركعتي
نباشد جامعے ہر منبرے را ۔ کہ ما باشد درد ورش خطبۂ ما		نباشد مسجدے در عرصۂ جہاں ۔ کہ وادے [illegible]

نوٹ ۔ حضرت جامی کے نسخہ میں اس شعر کے بجائے یہ شعر ہے

تشریح ۱۸

حدیث میں وارد ہے کہ من کان اللہ کان اللہ له اس کا ہو جاتا ہے جو اللہ کا ہو جاتا ہے ۔ قرب نوافل کی حدیث ہے لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل فکنت سمعه الذی یسمع بی وکنت بصره الذی یبصر بی وکنت لسانه الذی ینطق بی وکنت یده الذی یبطش بی [illegible]

[illegible]

ولا شیخ الا انّنی قد اقمتہ	۲۱	ولا قطب الّا کان تمت ولایتی
نباشد ہیچ شیخ ذوالکرامات - مگر من تا ایشں کردم ما اثبات		نہ کس قطبے شرف از ابتدا دا - مگر خود را بہ تخت من شمارد
فمن خاد عنّی ضلّ سعیا وفاتہ	۲۲	مُناہ ولا یحظی بسلطان عزّتی
زمن کس مکر کردہ گشت گمراہ - شدہ فوت آں سعی کہ کردہ گمراہ		نیامد راہ در قوتی دامراز - بعز سلطنت دارم کہ ممتاز
واعطانی الرّحمٰن من علم غیبہ	۲۳	ثمانین علما غیر علمی حقیقتی
ز رحمت با عطایم کرد رحماں - ز علم غیب خود افزوں ز امکاں		ز غیب آموختہ ہشتاد علم - بجز علم حقیقی در تعلّم
ولولا رسول اللہ بالعہد سابق	۲۴	لاغلقت ابواب الجحیم بعظمتی
اور اگر رسول اللہ کا پہلے عہد نہ ہو چکا ہوتا		تو میں اپنی عظمت سے جہنم کے دروازے بند کر دیتا
انا اوّل المکنون فی علم خالقی	۲۵	انا آخر المبعوث فی سرّ قدرتی
منم خود اول پاکان حضرت - بعلم ایزدی ممتاز قدرت		ولیکن آخر مبعوث دہرم - بفوق عرش کرسی گشتہ سرم
ولی نشأۃ فی الحبّ من قبل آدم	۲۶	وسرّی سری فی الکون من قبل نشأتی
بگویند آں خدا کردہ بعالم - بہ حب خویش مارا قبل آدم		بدہ اسرار من در سر تحقیق - انیس حلقتم از روئے تحقیق
ومن قبل قبل الآن فی درج العلی	۲۷	مقیما وفی الفردوس مسموع کلمتی
بدم پیشین زمانہ - بدرجات العلا ہستم یگانہ		بدم من در مقامات ستودہ - کلام ما بہ جنت شد شنیدہ

انا کنتُ مع نوحٍ با علیٰ سفینۃ	۲۸	بحاراً و طوفاناً علیٰ کفِّ قدرتی
منم بودہ بہ نوح ہمرہ بیگماں ۔ چہ او میرفت در کشتی بہ طوفاں		ہمہ دریا و طوفاں را بحکمت ۔ خدا ہم داد اندر دست قدرت
انا کنتُ مع ابراھیم مُلقیٰ بنارہٖ	۲۹	وما بردَ نیرانُ الّا بدعوتی
بہ ابراہیم بودم اندر آتش ۔ دراں اندا ختند در عین آتش		بہ برد و بارد شدہ نار از دعایم ۔ الٰہی بردی بودہ دعایم
انا کنتُ مع اسمٰعیل فی الذبح شاھداً	۳۰	وما نزل الکبش الّا بتقیتی
بدم من در خیال خوب تذبیح ۔ بدر دور حق اسمٰعیل تصریح		نہ گشتہ آں گوسفند از غیب نازل ۔ گر گشت از دعوائم ہم حاصل
انا کنتُ مع یعقوب فی حزن یوسفٍ	۳۱	ولا اجتماع الاثنان الّا بدعوتی
بہ یعقوب نبی بودیم ہمدم ۔ چو او در حزن یوسف بود پر غم		نہ گشتہ جمع آں ہر دو ممکن ۔ مگر از خواندن و طلبیدن من
وکنتُ مع موسیٰ فی مناجات ربہٖ	۳۲	وکان عصاہ من عصایٰ استمدت
بدم من ہمرہ موسیٰ عمراں ۔ چو می کرد او مناجاتے بہ یزداں		نہ بودہ آں عصائے او بہ ممکن ۔ مگر بودہ نشان تکیہ من
انا کنتُ مع ایوب فی زمن البلا	۳۳	وما برءت بلوہ الّا بدعوتی
بدم ہمراہ ایوب پیمبر ۔ چہ او اندر بلائے بود یکسر		نہ گشتند آں بلا با بود از غیب ۔ گر از دعوتم شد رد لاریب
وکنتُ و عیسیٰ کان فی المھد ناطقا	۳۴	واعطی داؤد حلاوۃ نغمتی
بدم من ہمرہ عیسیٰ مریم ۔ کہ او در مہد میکرد تکلم		عطا کردست بر داؤد سبحاں ۔ ز شیریں نغمہ ہائے من ہاں

نوٹ ۔ ایک نسخہ میں ...

شرح ۱ ۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اس حقیقت کا اظہار اس طرح فرمایا ہے ۔

انت الذی لما توسل آدم
من زلۃ فازھو اباک
وبک الخلیل دعا فعادت نارہ
بردا وقد خمدت بنور سناک
ودعاک ایوب لضر مسہ
فازیل عنہ الضر حین دعاک
وکذاک موسیٰ لم یزل متوسلا
بک فی القیامۃ محتمیا بحماک

والرسل والانبیاء وکل خلق فی الوریٰ
والاملاک تحت لواک

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
انا الذّکر المذکور ذکرًا الذکر	۳۵	انا الشّاکر المشکور شکرًا بنعمۃ
میں ذاکر بھی ہوں مذکور بھی اور ذاکر کے لئے ذکر بھی		میں شاکر بھی ہوں مشکور بھی نعمت الٰہی کا شکر گزار
انا العاشق المعشوق فی کلّ مضمر	۳۶	انا السّامع المسموع فی کلّ نغمۃ
میں عاشق بھی ہوں اور معشوق بھی ہر ضمیر قلب میں		میں سامع بھی ہوں اور ہر نغمہ میں مسموع بھی
انا الواحد الفرد الکبیر بذاتہ	۳۷	انا الواصف الموصوف علم الطریقۃ
میں واحد اور بذات خود فرد اعظم ہوں		میں واصف ہوں بھی اور علم طریقت سے موصوف ہوں
وما قلت ھذا القول فخرًا وانّما	۳۸	اتی لی الاذن حتیٰ تعرفون حقیقتی
بگفتم آنچہ از اسرار خود ما بود فخر مدام ایں قول ما را		زہر ایں صدا دادم بہر گوش کہ یابند از حقیقت من ہوش
وما قلت حتیٰ قیل لی قل ولا تخف	۳۹	فانت فی مقامی الولایۃ
نہ گفتم ہیچ از من تا کہ سبحان بگفت اگر مشو از غیر ترساں		بحکم آنکہ مخصوصی بقدرت ولی اللہ تو ئی عہد جلالت
فاعطانی الھویٰ اجلّ ولایۃ	۴۰	ولم یعطھا غیری لیوم القیامۃ
مرو کرد عطا مولیٰ ولایت جلیل و اعظم و بالا نہایت		نہ دادہ تا قیامت بہ غیرم ازاں عظمت کہ دادہ شد بہ ہرم
مریدی لک البشریٰ تکون علی الوفا	۴۱	اذا کنت فی ھمّ فتنجو بھمّتی
میرے مرید تجھے بشارت ہو تو راہ صدق و صفا پہ رہ		جب تو مبتلائے غم و اندوہ ہو جائے تو میری ہمت دستگیری سے نجات پا جائے گا

تشریح:- یہ اشعار مقام فنا فی اللہ سے متعلق ہیں [illegible]
جن اشعار مقام [illegible] میں فرماتے ہیں
مولانا روم مثنوی [illegible] از درجہ
رد [illegible] انا الحق [illegible]
[illegible] بود [illegible]
جنید [illegible] ہو جاتے تو حالت [illegible]
اس مقام وحدانیت کا ایسے [illegible] کلام
اظہار ہو جاتا ہے۔

تشریح:- حضرت شیخ اکبر [illegible]
حضور مقام ولایت [illegible]
جس کسی اولیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مرید [illegible] آ [illegible]

مُرِیْدِیْ تَمَسَّکْ بِیْ وَکُنْ بِیْ وَاثِقًا	۴۲	لَاَحْمِیْکَ فِی الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیَامَۃِ
مرید من زدست استقامت۔ بگیر دامن من زیادہ محبت		منم سازیم در دنیا حمایت۔ شفاعت می کنم روز قیامت
اَنَا لِمُرِیْدِیْ حَافِظٌ مِمَّا یَخَافُہٗ	۴۳	وَاُنْجِیْہِ مِنْ شَرِّ الْاُمُوْرِ وَبَلْوَۃِ
میں ہر اس چیز سے جو اسکو خوفزدہ کرے اپنے مرید کا حافظ ہوں		میں تمام شر و فساد اور بلاؤں سے اسکو بچا لونگا
وَکُنْ یَا مُرِیْدِیْ حَافِظًا لِعُھُوْدِنَا	۴۴	اَکُنْ حَاضِرَ الْمِیْزَانِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
اور اے میرے مرید دیکھنا ہمارے عہدوں کی پابندی کرنا		میں بروز قیامت میزان کے پاس تیری دستگیری کرونگا
وَاُوْصِیْکُمْ کَسْرُ النُّفُوْسِ فَاِنَّھَا	۴۵	مَرَاتِبُ عِزٍّ عِنْدَ اَھْلِ الطَّرِیْقَۃِ
میں تم کو کسر نفسی کی تاکید کرتا ہوں		کہ اہل طریقت کے نزدیک یہی عزت و وقار کے رتبے ہیں
وَمَنْ حَدَّثَتْہُ نَفْسُہٗ بِتَکَبُّرٍ	۴۶	تَجِدْہُ صَغِیْرًا فِیْ عُیُوْنِ الْاَقِلَّۃِ
اور جو اپنے نفس کو تکبر میں ملوث کرے		وہ سب کی نگاہوں میں ذلیل و خوار ہو جاتا ہے
وَمَنْ کَانَ فِیْ حَالَاتِہٖ مُتَوَاضِعًا	۴۷	مَعَ اللّٰہِ عِزَّتُہٗ جَمِیْعُ الْبَرِیَّۃِ
اور جو اپنے احوال میں متواضع اور منکسر المزاج رہے		وہ تمام مخلوق اور خدا کی نظروں میں باعزت ہو جاتا ہے
وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ طٰہٰ مُحَمَّدٌ	۴۸	اَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ شَیْخُ کُلِّ طَرِیْقَۃِ
اور میرے جد امجد رسول اللہ محمد طٰہٰ لقب ہیں		اور میں قادر مطلق کا بندہ اور ہر طریقت کا شیخ ہوں

بہجۃ الاسرار، فیوضات ربانیہ قلمی نسخہ

بحمداللہ قصائد غوثیہ معہ ترجمہ و تشریح ختم ہوئے۔

معارف اسلامیہ ٹرسٹ کی دیگر مطبوعات

۱۔ مشکواۃ النبوۃ ۔ تصنیف "حضرت سید شاہ غلام علی قادری الموسوی"

یہ کتاب فن تذکرہ میں ذخیرۃ العلم (انسائیکلو پیڈیا) کی حیثیت رکھتی ہے جس میں (۶۵۳) اکابرین امت کے وقائع زندگی وارشادات درج ہیں۔ یہ کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی تھی فارسی سے اردو میں اس کا آٹھ جلدوں میں ترجمہ کر کے زیور طبع سے اس کو آراستہ کیا گیا ہے۔ ہدیہ حسب ذیل ہے۔

جلد اول ۲۰ روپے	جلد دوم ۲۰ روپے	جلد سوم ۱۵ روپے
جلد چہارم ۲۳ روپے	جلد پنجم ۲۰ روپے	جلد ششم ۲۵ روپے
جلد ہفتم ۲۲ روپے	جلد ہشتم ۳۰ روپے	

۲۔ ظہور نور (نیا میلاد نامہ) تالیف مولانا سید مناظر احسن گیلانی ہدیہ ۱۰ روپے

۳۔ فضائل مصطفےٰ ۔ تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری ہدیہ ۱۲ روپے

۴۔ مسلک دیوبند (اکابرین دیوبند کی نگارشات کے آئینہ میں) ہدیہ ۷ روپے

۵۔ کلام عارف ۔ مع تذکرہ اجداد وحید العصر مولانا سید وحید القادری الموسوی اور ان کے اجداد کی مختصر سوانح حیات اور کلام

۶۔ اسلام کا عالمگیر پیام (انگریزی میں) تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری ہدیہ ۱۴ روپے

۷۔ فردوس ۔ مولانا ابو الفضل سید محمود قادری کا منتخبہ نعتیہ کلام (اردو و فارسی) ہدیہ ۱۰ روپے

۸۔ علم غیب تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری ہدیہ ۲۰ روپے

۹۔ مسدسات اشرف ۔ مفتی میر اشرف علی خلف اکبر حضرت شائق کے منقبتی مسدسات ہدیہ ۲/۵۰ روپے

۱۰۔ فیصلہ ہفت مسئلہ ۔ مولود، عرس مرجعہ فاتحہ، جماعت ثانیہ امکان کذب جیسے مسائل پر حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی کا فتوی ہدیہ ۱/۵۰ روپے

۱۱۔ استعانت ۔ کتاب و سنت اور اجماع اکابرین ملت کی روشنی میں تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری ہدیہ ۱۸ روپے

۱۲۔ رشحات قدسیہ کلام فصاحت التیام محبوب سبحانی غوث صمدانی سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔ مترجم و شارح۔ مولانا ابو الفضل سید محمود قادری ہدیہ ۳۵ روپے

(ملنے کے پتے)

۱۔ اردو اکیڈیمی آندھرا پردیش اے سی گارڈس حیدرآباد
۲۔ اردو ہال حمایت نگر ،،
۳۔ بک سائٹ عابد روڈ ،،
۴۔ الکتاب پبلشرز گن فونڈری ،،
۵۔ حبیب اینڈ کو ۔ کنٹل منڈی نامپلی اسٹیشن روڈ ،،
۶۔ اسٹوڈنٹس بکڈپو چار مینار ۔ حیدرآباد
۷۔ حسامی بکڈپو چارکمان ،،
۸۔ مینار بک ڈپو چار مینار و چارکمان ،،
۹۔ حیدر اینڈ سنس چارکمان ،،